بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 67

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ بدر قادیان
The Weekly BADAR Qadian

شمارہ 15،14

شرح چندہ
سالانہ 700 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ
یا 80 ڈالر امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

17،24 رجب 1439 ہجری قمری • 5،12 شہادت 1397 ہجری شمسی • 5،12 اپریل 2018ء

ارشاد باری تعالیٰ

یٰۤاَیُّہَا النَّاسُ کُلُوۡا مِمَّا فِی الۡاَرۡضِ حَلٰلًا طَیِّبًا ۫ۖ وَّلَا تَتَّبِعُوۡا خُطُوٰتِ الشَّیۡطٰنِ ؕ اِنَّہٗ لَکُمۡ عَدُوٌّ مُّبِیۡنٌ

(سورۃ البقرہ:169)

ترجمہ: اے لوگو! اس میں سے حلال اور طیب کھاؤ جو زمین میں ہے۔ اور شیطان کے قدموں کے پیچھے نہ چلو یقیناً وہ تمہارا کھلا کھلا دشمن ہے۔

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر وعافیت ہیں۔

حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 30 مارچ 2018 کو مسجد بیت الفتوح لندن سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

نماز میں یہ دعا خدا تعالیٰ نے سکھلائی ہے اور فرض کر دی ہے کہ اس کے بدوں نماز نہیں ہوسکتی کہ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ یعنی ایسا نہ ہو کہ ہم مُنۡعَمۡ عَلَیۡہِ ہونے کے بعد مَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ ہو جاویں پس ہمیشہ خدا تعالیٰ کی بے نیازی سے ڈرتے رہنا چاہئے

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

۱۲۶۔نشان۔لودہانہ میں ایک صاحب میر عباس علی نام تھے جو بیعت کرنے والوں میں داخل تھے۔ چند سال تک انہوں نے اخلاص میں ایسی ترقی کی کہ اُن کی موجودہ حالت کے لحاظ سے ایک دفعہ الہام ہوا اَصۡلُھَا ثَابِتٌ وَ فَرۡعُھَا فِی السَّمَآءِ اس الہام سے صرف اس قدر مطلب تھا کہ اُس زمانہ میں وہ راسخ الاعتقاد تھے اور ایسے ہی انہوں نے اُس زمانہ میں آثار ظاہر کئے کہ اُن کے لئے بجز میرے ذکر کے اور کوئی ورد نہ تھا اور ہر ایک میرے خط کو نہایت درجہ متبرک سمجھ کر اپنے ہاتھ سے اُس کی نقل کرتے تھے اور لوگوں کو وعظ و نصیحت کرتے تھے اور اگر ایک خشک ٹکڑا بھی دستر خوان کا ہو تو متبرک سمجھ کر کھا جاتے تھے اور سب سے پہلے لدھیانہ سے وہی قادیان میں آئے تھے۔ ایک مرتبہ مجھ کو خدا تعالیٰ کی طرف سے دکھایا گیا کہ عباس علی ٹھوکر کھائے گا اور برگشتہ ہو جائے گا۔ وہ میرا خط بھی اُنہوں نے میرے ملفوظات میں درج کر لیا۔ بعد اس کے جب اُن کی ملاقات ہوئی تو انہوں نے مجھ کو کہا کہ مجھ کو اس کشف سے جو میری نسبت ہوا بڑا تعجب ہوا کیونکہ مَیں تو آپ کے لئے مرنے کو تیار ہوں میں نے جواب دیا کہ جو کچھ آپ کے لئے مقدر ہے وہ پورا ہوگا۔ بعد اس کے جب وہ زمانہ آیا کہ میں نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا تو وہ دعویٰ اُن کو ناگوار گزرا۔ اول دل ہی دل میں پیچ و تاب کھاتے رہے بعد اس کے اس مباحثہ کے وقت کہ جو مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب سے لدھیانہ میں میری طرف سے ہوا تھا اور اس تقریب سے چند دن اُن کو مخالفوں کی صحبت بھی میسر آگئی تو نوشتۂ تقدیر ظاہر ہو گیا اور وہ صریح طور پر بگڑ گئے اور پھر ایسے بگڑے کہ وہ یقین دل کا اور وہ نورانیت مُنہ کی جو تھی وہ سب جاتی رہی اور ارتداد کی تاریکی ظاہر ہوگئی اور مُرتد ہونے کے بعد ایک دن وہ لدھیانہ میں پیر افتخار احمد صاحب کے مکان پر مجھے ملے اور کہنے لگے کہ آپ کا اور ہمارا اس طرح پر مقابلہ ہوسکتا ہے کہ ایک حجرہ میں ہم دونوں بند کئے جائیں اور دس دن تک بند رہیں پھر جو جھوٹا ہوگا مر جائے گا۔ میں نے کہا میر صاحب ایسی خلاف شرع آزمائشوں کی کیا ضرورت ہے کسی نبی نے خدا کی آزمائش نہیں کی مگر مجھے اور آپ کو خدا دیکھ رہا ہے وہ قادر ہے کہ بطور خود جھوٹے کو سچے کے روبرو ہلاک کر دے اور خدا کے نشان تو بارش کی طرح برس رہے ہیں اگر آپ طالب صادق ہیں تو قادیان میں میرے ساتھ چلیں۔ جواب دیا کہ میری بیوی بیمار ہے میں جا نہیں سکتا اور شاید یہ جواب دیا کہ کسی جگہ گئی ہوئی ہے یاد نہیں رہا۔ میں نے کہا کہ اب بس خدا کے فیصلہ کے منتظر رہو پھر اُسی سال میں وہ فوت ہو گئے اور کسی حجرہ میں بند کئے جانے کی ضرورت نہ رہی۔ پس یہ خوف کا مقام ہے کہ آخر عباس علی کا کیا انجام ہوا اور اس قدر ترقی کے بعد ایک ہی دَم میں تنزل کے گڑھے میں پڑ گیا۔ اور اُس کے حالات سے یہ تجربہ ہوا کہ اگر کسی شخص کی نسبت خوشنودی کا بھی الہام ہو تو بسا اوقات خوشنودی بھی کسی خاص وقت تک ہوتی ہے☆ یعنی جب تک کہ کوئی خوشنودی کے کام کرے جیسا کہ خدا تعالیٰ قرآن شریف میں کافروں پر جا بجا غضب ظاہر فرماتا ہے اور جب اُن میں سے کوئی مومن ہو جاتا ہے تو معاً وہ غضب رحمت کے ساتھ بدل جاتا ہے اور اسی طرح کبھی رحمت غضب کے ساتھ بدل جاتی ہے اِسی وجہ سے حدیث شریف میں آیا ہے کہ ایک شخص بہشتیوں کے اعمال بجا لاتا ہے یہاں تک کہ اس میں اور بہشت میں ایک بالشت کا فرق رہ جاتا ہے اور دراصل قضا و قدر میں وہ جہنمی ہوتا ہے تو آخر کار کوئی ایسا عمل یا کوئی ایسا عقیدہ اس سے سرزد ہو جاتا ہے کہ وہ جہنم میں ڈالا جاتا ہے اِسی طرح ایک شخص بہشتی ہوتا ہے اور جہنمیوں کے عمل کرتا ہے یہاں تک کہ اُس میں اور جہنم میں صرف ایک بالشت کا فرق رہ جاتا ہے اور آخر کار اُس کی تقدیر غالب آجاتی ہے اور پھر وہ نیک عمل بجا لانا شروع کرتا ہے اور اسی پر اُس کی موت ہوتی ہے اور بہشت میں داخل کیا جاتا ہے اور اس پیشگوئی کی سچائی کا یہ ثبوت ہے جس سے کوئی مخالف انکار نہیں کر سکتا کہ وہ کتاب میر عباس علی کی جس میں اُس نے اپنے ہاتھ سے میری یہ پیشگوئی لکھی ہے (جو پوری ہوگئی) وہ اب تک موجود ہے اور میں نے اُس کی وفات کے بعد اُس کو ایک مرتبہ خواب میں دیکھا کہ سیاہ کپڑے پہنے ہوئے ہے جو سر سے پیر تک سیاہ ہیں اور مجھ سے قریباً سو قدم کے فاصلہ پر کھڑا ہے اور مجھ سے مدد کے طور پر کچھ مانگتا ہے میں نے جواب دیا کہ اب وقت گزر گیا اب ہم میں اور تم میں بہت فاصلہ ہے تو میرے تک پہنچ نہیں سکتا۔

۱۲۷۔نشان۔ایک شخص سہج رام نام امرت سر کی کمشنری میں سر رشتہ دار تھا اور پہلے وہ ضلع سیالکوٹ میں صاحب ڈپٹی کمشنر کا سر رشتہ دار تھا اور وہ مجھ سے ہمیشہ مذہبی بحث کیا کرتا تھا اور دین اسلام سے فطرتاً ایک کینہ رکھتا تھا اور ایسا اتفاق ہوا کہ میرے ایک بڑے بھائی تھے انہوں نے تحصیلداری کا امتحان دیا تھا اور امتحان میں پاس ہو گئے تھے اور وہ ابھی گھر میں قادیان میں تھے اور نوکری کے امیدوار تھے ایک دن مَیں اپنے چوبارہ میں عصر کے وقت قرآن شریف پڑھ رہا تھا جب میں نے قرآن شریف کا دوسرا صفحہ اُلٹانا چاہا تو اسی حالت میں میری آنکھ کشفی رنگ پکڑ گئی اور میں نے دیکھا کہ سہج رام سیاہ کپڑے پہنے ہوئے اور عاجزی کرنے والوں کی طرح دانت نکالے ہوئے میرے سامنے آ کھڑا ہوا جیسا کہ کوئی کہتا ہے کہ میرے پر رحم کرا دو میں نے اس کو کہا کہ اب رحم کا وقت نہیں۔ اور ساتھ ہی خدا تعالیٰ نے میرے دل میں ڈالا کہ اسی وقت یہ شخص فوت ہو گیا ہے اور کچھ خبر نہ تھی۔ بعد اس کے میں نیچے اُترا اور میرے بھائی کے پاس چھ سات آدمی بیٹھے ہوئے تھے اور ان کی نوکری کے بارہ میں باتیں کر رہے تھے میں نے کہا کہ اگر پنڈت سہج رام فوت ہو جائے تو وہ عہدہ بھی عمدہ ہے۔ ان سب نے میری بات سُن کر قہقہہ مار کر ہنسی کی کہ کیا چنگے بھلے کو مارتے ہو۔ دوسرے یا تیسرے دن خبر آگئی کہ اُسی گھڑی سہج رام ناگہانی موت سے اِس دنیا سے گزر گیا۔

☆ اسی لئے ہر وقت نماز میں یہ دعا خدا تعالیٰ نے سکھلائی ہے (اور فرض کر دی ہے کہ اس کے بدوں نماز نہیں ہوسکتی) کہ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ یعنی ایسا نہ ہو کہ ہم مُنۡعَمۡ عَلَیۡہِ ہونے کے بعد مَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ ہو جاویں۔ پس ہمیشہ خدا تعالیٰ کی بے نیازی سے ڈرتے رہنا چاہئے۔ منہ

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، جلد 22، صفحہ 307)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

قرآن مجید کی آیات روشنی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اُمتی نبی آسکتا ہے!!

اخبار بدر کے شمارہ نمبر 10 اور 11 میں ہم نے مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت پر اعتراضات کا جواب دیا ہے۔ مولانا صاحب اپنے مضمون میں لکھتے ہیں کہ:

”اگر چہ اس بات پر پوری اُمت مسلمہ کا اجماع و اتفاق ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلسلہ نبوت تمام ہو چکا ہے۔ آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا اور اگر کوئی شخص آپ کے بعد نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے یا کوئی اس دعویٰ کو قبول کرتا ہے تو وہ دائرہ اسلام سے باہر ہے۔ اس لئے مسلمانوں کے تمام مکاتب فکر سنّی، شیعہ، دیوبندی، بریلوی، مقلدین اور غیر مقلدین اس بات پر متفق ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے جو اپنے نبی ہونے کا دعویٰ کیا تھا وہ بالکل غلط تھا اور جو لوگ ان کے نبی یا مصلح ہونے پر یقین رکھتے ہیں اپنے آپ کو احمدی کہتے ہیں اور جنہیں مسلمان قادیانی کہا کرتے ہیں وہ مسلمان نہیں ہیں۔ ان کی جماعت مسلمان فرقوں اور جماعتوں میں سے ایک جماعت نہیں ہے بلکہ یہ ایک ایسا گروہ ہے جس نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے خلاف بغاوت کی ہے اور انہیں اعداءِ اسلام کی طرف سے اسلام کو کمزور کرنے اور شریعت محمدی پر حملہ کرنے کے لئے اُٹھایا گیا ہے۔ اسی لئے یہود و نصاریٰ سے لیکر ہمارے ملک کے فرقہ پرستوں تک اسلام سے بغض رکھنے والے تمام لوگ ان کی پشت پر ہیں۔“ (روزنامہ انقلاب ممبئی 8 دسمبر 2017)

اس کے جواب میں ہم نے سب سے پہلے بانی دیوبند مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کا حوالہ ان کی کتاب ”تحذیر الناس“ سے پیش کیا تھا کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی کی آمد کے قائل تھے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ مولانا صاحب کا دارالعلوم دیوبند سے گہرا تعلق ہے۔ انہوں نے دارالعلوم دیوبند میں دَورہ حدیث مکمل کیا اور ان کے دادا عبدالاحد صاحب دارالعلوم دیوبند کے فاضل تھے۔ ہم اُمید کرتے ہیں کہ مولانا صاحب کم از کم بانی دیوبند کے حوالہ پر ضرور سنجیدگی سے غور فرمائیں گے۔ پھر بعد اس کے ہم نے اور بھی متعدد بزرگانِ اُمت کے حوالے پیش کئے تھے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اُمتی نبی کی آمد کے قائل ہیں۔ آج ہم قرآن مجید کی رُو سے اِمکانِ نبوت کے کچھ دلائل پیش کرتے ہیں۔

(1) اللہ تعالیٰ سورۃ الحج میں فرماتا ہے اَللّٰہُ یَصۡطَفِیۡ مِنَ الۡمَلٰٓئِکَۃِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ ؕ (الحج:۷۶) یعنی اللہ تعالیٰ فرشتوں میں سے اور انسانوں میں سے بھی رسول چُنتا ہے اور چُنے گا۔ اس آیت میں یَصۡطَفِیۡ فعل مضارع کا صیغہ ہے جو حال اور مستقبل دونوں زمانوں کے لئے ہے۔ یہ آیت بتاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ آئندہ بھی انسانوں میں سے رسول چن سکتا ہے۔ یہ آیت صاف امکانِ نبوت پر دلالت کرتی ہے۔

(2) سورہ آل عمران کی آیت 180 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: مَا کَانَ اللّٰہُ لِیَذَرَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ عَلٰی مَاۤ اَنۡتُمۡ عَلَیۡہِ حَتّٰی یَمِیۡزَ الۡخَبِیۡثَ مِنَ الطَّیِّبِ ؕ وَمَا کَانَ اللّٰہُ لِیُطۡلِعَکُمۡ عَلَی الۡغَیۡبِ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ یَجۡتَبِیۡ مِنۡ رُّسُلِہٖ مَنۡ یَّشَآءُ ۪ فَاٰمِنُوۡا بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖ ۚ وَاِنۡ تُؤۡمِنُوۡا وَتَتَّقُوۡا فَلَکُمۡ اَجۡرٌ عَظِیۡمٌ۔ (آل عمران:۱۸۰) یعنی (یہ) ممکن (ہی) نہ تھا کہ جس حالت پر تم (لوگ) ہو اللہ اس پر جب تک کہ وہ (اللہ) ناپاک کو پاک سے علیحدہ نہ کر دیتا (تم جیسے) مومنوں کو چھوڑ دیتا۔ اور اللہ تمہیں غیب پر ہرگز آگاہ نہیں کر سکتا تھا۔ ہاں! اللہ اپنے رسولوں میں سے جسے چاہتا ہے چن لیتا ہے۔ سو تم اللہ (پر) اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ۔ اور اگر تم ایمان لاؤ گے اور تقویٰ اختیار کرو گے تو تمہیں بڑا اجر ملے گا۔

سورۃ آل عمران مدنی سورۃ ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے کم از کم تیرہ سال بعد نازل ہوئی جب کہ پاک اور ناپاک میں ابوبکرؓ و ابوجہل میں، عمرؓ اور ابولہب میں، عثمانؓ اور عتبہ و شیبہ وغیرہ میں کافی تمیز ہو چکی تھی۔ مگر خدا تعالیٰ اس کے بعد فرماتا ہے کہ وہ مومنوں میں پھر ایک دفعہ تمیز قائم کریگا، مگر اس طور سے نہیں کہ ہر مومن کو الہامًا بتادے کہ فلاں مومن اور فلاں منافق ہے، بلکہ فرمایا کہ رسول بھیج کر ہم پھر ایک دفعہ یہ تمیز کر دینگے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد سے ایک دفعہ یہ تمیز ہوگئی۔ اِس آیت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایک اور تمیز قائم کرنے کی اللہ تعالیٰ خبر دیتا ہے۔ پس اس سے سلسلہ نبوت ثابت ہے۔

(3) سورہ نساء آیت 70 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَمَنۡ یُّطِعِ اللّٰہَ وَالرَّسُوۡلَ فَاُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمَ اللّٰہُ عَلَیۡہِمۡ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیۡقِیۡنَ وَالشُّہَدَآءِ وَالصّٰلِحِیۡنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیۡقًا یعنی جو (لوگ بھی) اللہ اور اس رسول کی اطاعت کریں گے وہ ان لوگوں میں شامل ہوں گے جن پر اللہ نے انعام کیا ہے یعنی انبیاء اور صدّیقین اور شہداء اور صالحین (میں) اور یہ لوگ (بہت ہی) اچھے رفیق ہیں۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اطاعت کے نتیجہ میں چار انعامات کا وعدہ فرماتا ہے۔ نبی، صدیق، شہید اور صالح۔ یہاں الرّسول سے مُراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور اس آیت میں آپ کی اتباع میں اُمتی نبی کی آمد کا وعدہ دیا گیا ہے۔

(4) اللہ تعالیٰ سورہ اعراف آیت 36 میں فرماتا ہے: یٰبَنِیۡۤ اٰدَمَ اِمَّا یَاۡتِیَنَّکُمۡ رُسُلٌ مِّنۡکُمۡ یَقُصُّوۡنَ عَلَیۡکُمۡ اٰیٰتِیۡ ۙ فَمَنِ اتَّقٰی وَاَصۡلَحَ فَلَا خَوۡفٌ عَلَیۡہِمۡ وَلَا ہُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ۔ یعنی اَے آدم کے بیٹو! اگر تمہارے پاس تم میں سے رسول بنا کر بھیجے جائیں اس طرح کہ وہ تمہارے سامنے میری آیات پڑھ کر سناتے ہوں تو جو لوگ تقویٰ اختیار کریں اور اصلاح کریں ان کو (آئندہ کے لئے) کسی قسم کا خوف نہ ہوگا، اور نہ وہ (ماضی کی کسی بات پر) غمگین ہوں گے۔

اس آیت میں آئندہ نبی کے مبعوث ہونے کی صورت میں تقویٰ اور اصلاح کی تعلیم دی گئی ہے کہ تقویٰ اختیار کرتے ہوئے اُسے مان لینا اور اپنی اصلاح کرنا۔ پھر ایسے متقی پر نہ تو کوئی خوف ہوگا اور نہ کوئی حزن۔ امام جلال الدین سیوطیؒ لکھتے ہیں: فَاِنَّہٗ خِطَابٌ لِاَھۡلِ ذَالِکَ الزَّمَانِ وَلِکُلِّ مَنۡ بَعۡدَھُمۡ (تفسیر اتقان جلد۲ صفحہ ۳۶ مصری) کہ یہ خطاب اس زمانہ اور اگلے زمانہ کے تمام لوگوں کو ہے۔

(5) سورہ فاتحہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ یعنی اے اللہ! ہمیں سیدھا راستہ دکھا، اُن لوگوں کو راستہ جن پر تُو نے انعام کیا اور سورہ نساء آیت 70 میں اللہ تعالیٰ انعامات کے ذیل میں نبوّت، صدیقیت، شہادت اور صالحیت کا ذکر فرماتا ہے۔ پس ثابت ہوا کہ نبوت کا انعام بھی اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ میں باقی رکھا ہے۔

(6) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یٰۤاَیُّہَا الرُّسُلُ کُلُوۡا مِنَ الطَّیِّبٰتِ وَاعۡمَلُوۡا صَالِحًا (المومنین:۵۲) یعنی اَے رسولو! پاک کھانے کھاؤ اور نیک کام کرو یہ جملہ ندائیہ ہے جو حال اور مستقبل پر دلالت کرتا ہے اور لفظ رُسُل بصیغہ جمع کم از کم ایک سے زیادہ رسولوں کو چاہتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو اکیلے رسول تھے۔ آپؐ کے زمانہ میں بھی کوئی اور رسول نہ تھا۔ لہٰذا ماننا پڑیگا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد رسول آئینگے ورنہ کیا خدا تعالیٰ وفات یافتہ رسولوں کو یہ حکم دے رہا ہے کہ اُٹھو! اور پاک کھانے کھاؤ اور نیک کام کرو۔

(7) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَلَقَدۡ جَآءَکُمۡ یُوۡسُفُ مِنۡ قَبۡلُ بِالۡبَیِّنٰتِ فَمَا زِلۡتُمۡ فِیۡ شَکٍّ مِّمَّا جَآءَکُمۡ بِہٖ ؕ حَتّٰۤی اِذَا ہَلَکَ قُلۡتُمۡ لَنۡ یَّبۡعَثَ اللّٰہُ مِنۡۢ بَعۡدِہٖ رَسُوۡلًا ؕ کَذٰلِکَ یُضِلُّ اللّٰہُ مَنۡ ہُوَ مُسۡرِفٌ مُّرۡتَابُۨ۔ الَّذِیۡنَ یُجَادِلُوۡنَ فِیۡۤ اٰیٰتِ اللّٰہِ بِغَیۡرِ سُلۡطٰنٍ اَتٰہُمۡ ؕ کَبُرَ مَقۡتًا عِنۡدَ اللّٰہِ وَعِنۡدَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا ؕ کَذٰلِکَ یَطۡبَعُ اللّٰہُ عَلٰی کُلِّ قَلۡبِ مُتَکَبِّرٍ جَبَّارٍ۔ (المومن:۳۵،۳۶)

اور یوسف اس سے پہلے دلائل کے ساتھ تمہارے پاس آچکا ہے مگر تم جو کچھ وہ تمہارے پاس لایا تھا اس کے بارہ میں شک ہی میں رہے یہاں تک کہ جب وہ فوت ہو گیا تو تم نے (مایوسی سے) کہنا شروع کیا کہ اللہ اس کے بعد کوئی رسول مبعوث نہیں کرے گا اسی طرح اللہ ہر حد سے گزرنے والے (اور) شبہ کرنے والے کو گمراہ قرار دیتا ہے۔ جو لوگ اللہ کی آیتوں میں بغیر کسی دلیل کے جو اُن کے پاس (اللہ کی طرف سے) آئی ہو بحثیں کرتے ہیں (اُن کو معلوم ہونا چاہئے کہ) یہ اللہ کے نزدیک اور مومنوں کے نزدیک بہت برا ہے اسی طرح اللہ متکبر انسان کے پورے کے پورے دل پر مہر لگا دیتا ہے۔

قرآن مجید میں پہلے انبیاء علیہم السلام اور اُن کی جماعتوں کے واقعات محض قصّے کہانی کے طور پر بیان نہیں ہوتے بلکہ عبرت کے لئے آتے ہیں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے مَا یُقَالُ لَکَ اِلَّا مَا قَدۡ قِیۡلَ لِلرُّسُلِ مِنۡ قَبۡلِکَ (حٰمٓ السجدہ:۴۴) یعنی اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کے متعلق بھی وہی کچھ کہا جائیگا جو آپ سے پہلے رسولوں کے متعلق کہا گیا۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے متعلق جیسا کہ بتایا جا چکا ہے لَنۡ یَّبۡعَثَ اللّٰہُ مِنۡۢ بَعۡدِہٖ رَسُوۡلًا (المومن:۳۵) کہا گیا پس ضرور تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بھی یہی کہا جاتا کہ آپؐ کے بعد خدا تعالیٰ کوئی نبی نہیں بھیجے گا۔

(8) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَاِذۡ اَخَذَ اللّٰہُ مِیۡثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَاۤ اٰتَیۡتُکُمۡ مِّنۡ کِتٰبٍ وَّحِکۡمَۃٍ ثُمَّ جَآءَکُمۡ رَسُوۡلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَکُمۡ لَتُؤۡمِنُنَّ بِہٖ وَلَتَنۡصُرُنَّہٗ (اٰلِ عمران:۸۲) اور (اس وقت کو بھی یاد کرو) جب اللہ نے (اہل کتاب سے) سب نبیوں والا پختہ عہد لیا تھا کہ جو بھی کتاب اور حکمت میں تمہیں دوں پھر تمہارے پاس کوئی (ایسا) رسول آئے جو اس کلام کو پورا کرنے والا ہو جو تمہارے پاس ہے تو تم ضرور ہی اس پر ایمان لانا اور ضرور اس کی مدد کرنا۔

حضرت امام رازی رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں: فَحَاصِلُ الۡکَلَامِ اِنَّہٗ تَعَالٰی اَوۡجَبَ عَلٰی جَمِیۡعِ الۡاَنۡبِیَاءِ الۡاِیۡمَانَ بِکُلِّ رَسُوۡلٍ جَآءَ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَھُمۡ۔

(تفسیر کبیر جلد ۲ صفحہ ۲۲۷، مطبوعہ مصر زیر آیتِ بالا)

یعنی خلاصہ کلام یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء پر یہ بات واجب کر دی کہ وہ ہر اُس رسول پر ایمان لائیں جو اُنکی اپنی نبوت کا مصدّق ہو۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی یہ عہد لیا گیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَاِذۡ اَخَذۡنَا مِنَ النَّبِیّٖنَ مِیۡثَاقَہُمۡ وَمِنۡکَ وَمِنۡ نُّوۡحٍ وَّاِبۡرٰہِیۡمَ وَمُوۡسٰی وَعِیۡسَی ابۡنِ مَرۡیَمَ (الاحزاب:۸) کہ ہم نے جب نبیوں سے عہد لیا۔ تو آپ سے بھی لیا اور حضرت نوح اور ابراہیم اور موسیٰؑ اور عیسیٰ بن مریم علیہ السلام سے بھی عہد لیا۔ اگر آپؐ کے بعد نبوت بند تھی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ عہد نہیں لینا چاہئے تھا مگر آپ سے بھی اس عہد کا لینا امکانِ نبوت کی دلیل ہے۔

(تفصیل کیلئے دیکھئے مکمل تبلیغی پاکٹ بک از مکرم ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم صفحہ 247 تا 267)

باقی صفحہ 10 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

اِسلام میں اعلیٰ اخلاق اپنانے، اچھے اخلاق ہر موقع پر ظاہر کرنے، گھروں میں بھی اور معاشرے میں بھی اور ہر سطح پر اعلیٰ اخلاق دکھانے، اپنوں اور غیروں سے اچھے اخلاق کا مظاہرہ کرنے کی جتنی تعلیم دی گئی ہے اور کسی چھوٹے سے چھوٹے پہلو کو بھی نہیں چھوڑا گیا، کسی اور مذہب میں اس طرح تفصیل سے ان کا بیان نہیں کیا گیا، لیکن بدقسمتی سے مسلمان ہی ہیں جو اس لحاظ سے عموماً نچلے ترین درجہ پر سمجھے جاتے ہیں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عمل سے بھی اور مختلف مواقع پر بار بار اپنی اُمّت کو اخلاق کے اعلیٰ معیاروں کو حاصل کرنے پر زور دیا ہے، مسلمان عمومی طور پر رسول کی محبت کا دعویٰ تو کرتے ہیں لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی باتوں اور سنّت پر عمل نہ ہونے کے برابر ہے، مسلمانوں کی اسی حالت کے پیشِ نظر جب یہ حالات ہونے تھے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھیجا، لیکن اس طرف بھی یہ لوگ توجہ دینے سے انکاری ہیں

ان کی یہ حالت ہم احمدیوں کو اس طرف توجہ دلانے والی ہونی چاہئے کہ ہم اپنی تمام تر کوششوں کے ساتھ اعلیٰ اخلاق کو اپنانے کی کوشش کریں، تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ اعلیٰ اخلاق کو اپنانے کی کوشش کریں جو اسلام کی تعلیم ہے اور جس کا اُسوہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے قائم فرمایا یا کسی بھی رنگ میں ان باتوں کے بارے میں نصیحت فرمائی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کے حوالہ سے بعض بنیادی اخلاق کی تعلیم اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارفع و اعلیٰ اخلاق کے پاکیزہ نمونوں کا تذکرہ اس ضمن میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کے حوالہ سے اخلاق کی تعریف اور مختلف اخلاق کو اپنانے کی نصائح

مکرم شیخ عبدالمجید صاحب ابن مکرم شیخ عبدالحمید صاحب حلقہ ڈیفنس سوسائٹی کراچی کی وفات، مرحوم کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 02؍مارچ 2018ء بمطابق 02؍امان 1397 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن، یوکے

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔

اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ۔

اسلام میں اعلیٰ اخلاق اپنانے، اچھے اخلاق ہر موقع پر ظاہر کرنے، گھروں میں بھی اور معاشرے میں بھی اور ہر سطح پر اعلیٰ اخلاق دکھانے، اپنوں اور غیروں سے اچھے اخلاق کا مظاہرہ کرنے کی جتنی تعلیم دی گئی ہے اور کسی چھوٹے سے چھوٹے پہلو کو بھی نہیں چھوڑا گیا، کسی اور مذہب میں اس طرح تفصیل سے ان کا بیان نہیں کیا گیا۔ لیکن بدقسمتی سے مسلمان ہی ہیں جو اس لحاظ سے عموماً نچلے ترین درجہ پر سمجھے جاتے ہیں۔ غیر مسلم ان پر انگلی اٹھاتے ہیں کیونکہ جو کچھ وہ کہتے ہیں ان کے عمل اس کے خلاف ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عمل سے بھی اور مختلف مواقع پر بار بار اپنی اُمّت کو اخلاق کے اعلیٰ معیاروں کو حاصل کرنے پر زور دیا ہے۔ مسلمان عمومی طور پر رسول کی محبت کا دعویٰ تو کرتے ہیں لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی باتوں اور سنّت پر عمل نہ ہونے کے برابر ہے۔ مسلمانوں کی اسی حالت کے پیشِ نظر جب یہ حالات ہونے تھے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھیجا۔ لیکن اس طرف بھی یہ لوگ توجہ دینے سے انکاری ہیں بلکہ بعض لوگ مخالفت میں بعض جگہوں پر یا بعض ملکوں میں انتہا پر پہنچے ہوئے ہیں اور معمولی اخلاق سے ہٹ کر، بلکہ ایک اخلاق سے نیچے گرے ہوئے شخص سے بھی گھٹیا بن کر، انتہائی گندی اور غلیظ زبان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے ماننے والوں کے لئے استعمال کرتے ہیں اور اس کا نتیجہ بھی یہ دنیا میں ہر جگہ بھگت رہے ہیں۔ جیسا کہ مَیں نے کہا غیر مسلم ان پہ انگلی اٹھاتے ہیں۔ ان کی یہ حالت ہم احمدیوں کو اس طرف توجہ دلانے والی ہونی چاہئے کہ ہم اپنی تمام تر کوششوں کے ساتھ اعلیٰ اخلاق کو اپنانے کی کوشش کریں۔ تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ اعلیٰ اخلاق کو اپنانے کی کوشش کریں جو اسلام کی تعلیم ہے اور جس کا اُسوہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے قائم فرمایا یا کسی بھی رنگ میں ان باتوں کے بارے میں نصیحت فرمائی ہے۔ ورنہ پھر ہمیں احمدی ہونے اور کہلانے کا کوئی فائدہ نہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل کو ہم دیکھیں تو حیرت انگیز معیار نظر آتے ہیں۔ آپ کے گھریلو حالات کو دیکھیں تو کہیں آپ اپنی بیوی کے دوسری بیوی کے چھوٹے قد کا مذاق اڑانے پر سخت ناپسندیدگی کا اظہار فرماتے ہیں کہ کسی کو جذباتی تکلیف نہیں دینی چاہئے۔ (سنن ابوداؤد کتاب الادب باب فی الغیبۃ حدیث 4875) تو کہیں اس بات پر ایک بیوی کو سمجھا رہے ہیں کہ معمولی سی بھی ناپسندیدگی کا اظہار دوسری بیوی کے کسی کام پر نہیں ہونا چاہئے۔ (سنن ابن ماجہ کتاب الاحکام باب الحکم فیمن کسر شیئا حدیث 2333) کہیں آپ بچوں کے اخلاق بلند کرنے کی نصیحت فرماتے ہیں کہ لوگوں کے پھلوں کے درختوں پر پتھر مار کر ان کا کچا پکا پھل جو ہے وہ ضائع نہ کرو۔ آپ نے ایک بچے کو فرمایا کہ اگر بہت بھوک لگی ہوئی ہے برداشت نہیں ہوتا تو درخت سے نیچے گری ہوئی پکی کھجوریں ہیں وہ اٹھا کر کھا لو۔ لیکن ساتھ ہی یہ نصیحت بھی فرمائی کہ سب سے اچھی بات یہ ہے کہ مَیں تمہیں دعا دیتا ہوں کہ تمہیں ایسی حالت کی نوبت بھی نہ آئے کہ تمہیں نیچے سے اٹھا کے کھجوریں کھانی پڑیں۔ تم مجبور ہی نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ تمہارے لئے سامان فرماتا رہے۔ (سنن ابی داؤد کتاب الجہاد باب من قال انہ یاکل مما سقط حدیث 2622) اس دعا کے ساتھ بچے کو بھی توجہ دلا دی کہ اپنی ضروریات کے پورا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرو، نہ کہ غلط طریقے سے لوگوں کے مالوں کو اٹھاؤ۔ کیونکہ گو مجبوری میں بعض دفعہ اس طرح کی چیزیں جو نیچے زائد پڑی ہیں جائز بھی بن جاتی ہیں لیکن آپ نے فرمایا کہ اعلیٰ اخلاق اختیار کرو اور یہی نیکی ہے۔ پھر ایک بچے کو تیزی سے کھانے اور اپنا ہاتھ کھانے کی پلیٹ پر یا تھالی پر پھیرنے کی وجہ سے فرمایا کہ پہلے بسم اللہ پڑھو، اپنے دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے سامنے سے کھاؤ۔ (صحیح البخاری کتاب الاطعمۃ باب التسمیۃ علی الطعام ...... الخ حدیث 5376) پس بچوں کی تربیت بھی اس رنگ میں کرنی چاہئے تا کہ بڑے ہو کر ان میں اعلیٰ اخلاق پیدا ہوں۔

پھر جھوٹ ایک گناہ ہے اور سچائی ایک نیکی ہے اور خُلق ہے۔ اس کو بچپن سے ہی بچوں کے دلوں میں قائم کرنے کے لئے آپ نے اس طرح نصیحت فرمائی کہ ایک صحابی اپنے بچپن کا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر تشریف لائے اور مَیں اپنے بچپن کی وجہ سے تھوڑی دیر بعد ہی گھر میں آپ کی موجودگی میں ہی کھیلنے کے لئے باہر جانے لگا تو میری ماں نے مجھے اس بابرکت ماحول سے دُور جانے سے روکنے کے لئے کہا کہ اِدھر آؤ۔ ابھی یہیں رہو۔ مَیں تمہیں ایک چیز دوں گی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر فرمایا کہ تم اسے کچھ دینا چاہتی ہو؟ میری ماں نے کہا کہ ہاں میں اسے ایک کھجور دوں گی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر فرمایا کہ اگر تمہارا یہ ارادہ نہ ہوتا اور تم صرف بچے کو بلانے کے لئے یہ کہتی تو تم پھر جھوٹ بولنے کا گناہ کرنے والی ہوتی۔ (سنن ابی داؤد کتاب الادب باب فی التشدید فی الکذب حدیث 4991) اب اس بچے پر بھی اس چھوٹی عمر میں سچائی کی اہمیت اور جھوٹ سے نفرت واضح ہوگئی اور بڑے ہونے تک انہوں نے یہ بات یاد رکھی اور اس کے بعد بیان فرمائی کہ میرے دل میں یہ اہمیت تھی۔

ایک مرتبہ ایک شخص کو فرمایا کہ اگر تم ساری برائیاں نہیں چھوڑ سکتے تو جھوٹ بولنا چھوڑ دو۔ ایک برائی کم از کم چھوڑو۔ (تفسیر کبیر امام رازی جلد 8 جزء 16 صفحہ 176 تفسیر سورۃ التوبۃ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت 2004ء) اب ہم دیکھتے ہیں کہ کیا آجکل کے مسلمانوں کے یہ معیار ہیں کہ اس باریکی سے جھوٹ سے بچیں اور سچائی کو قائم کریں بلکہ ہمیں اپنے بھی جائزے لینے چاہئیں کہ کیا ہمارے یہ معیار ہیں۔ ایک روایت میں آتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گناہ کبیرہ کے بارے میں بتاتے ہوئے فرمایا کہ گناہ کبیرہ یہ ہے کہ اللہ کا شرک کرنا۔ والدین کی نافرمانی کرنا اور پھر راوی کہتے ہیں کہ آپ ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے یہ باتیں کر رہے تھے تو اٹھ کر بیٹھ گئے اور فرمایا کہ غور سے سنو۔ جھوٹ اور جھوٹی گواہی۔ پھر آپ نے فرمایا جھوٹ اور جھوٹی گواہی۔ اور بار بار فرمایا۔ راوی کہتے ہیں کہ آپ یہ کہتے چلے گئے اور ہم نے خواہش کی کہ کاش حضور صلی اللہ علیہ وسلم اب خاموش ہو جائیں۔

(صحیح البخاری کتاب الادب باب عقوق الوالدین من الکبائر حدیث 5976)

پھر ہم اس رنگ میں بھی آپ کے اخلاق کا مظاہرہ دیکھتے ہیں۔ برداشت اور صبر کا کیا معیار ہے اور کس طرح آپ نصیحت فرماتے تھے۔ایک بدّو مسجد میں پیشاب کرنے لگا۔لوگ اس کی طرف روکنے کے لئے دوڑے۔آپ نے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو اور جہاں پیشاب کیا ہے وہاں پانی بہا دو۔پھر آپ نے فرمایا کہ تم لوگوں کی آسانی کے لئے پیدا کئے گئے ہو نہ کہ تنگی کے لئے۔اس پر وہ بدّو ہمیشہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفقت کا ذکر کیا کرتا تھا۔

(سنن الترمذی ابواب الطہارۃ باب ما جاء فی البول یصیب الارض حدیث 147)

آجکل تو لگتا ہے کہ مسلمان حکومتیں بھی، علماء بھی، گروہ بھی، دنیا میں تنگی پیدا کرنے کے لئے سب سے بڑھے ہوئے ہیں۔ نہ چھوٹی بات پہ آسانیاں پیدا کرنے والے ہیں نہ بڑی بات پہ۔ایک موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم یہ معلوم کرنا چاہتے ہو کہ تم برا کر رہے ہو یا اچھا کر رہے ہو تو پھر اپنے ہمسائے کی طرف دیکھو کہ وہ تمہارے بارے میں کیا رائے رکھتے ہیں۔(سنن ابن ماجہ کتاب الزہد باب الثناء الحسن حدیث 4222) پھر افسروں کو فرمایا کہ تمہارے اعلیٰ اخلاق کا تب پتا چلے گا جب تم اپنے آپ کو قوم کا خادم سمجھو گے اور اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ عوام کی خدمت کرو گے۔(کنز العمال جلد 6 صفحہ 710 حدیث 17517 مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ بیروت 1885ء) یہ معیار ہمارے لیڈروں میں اور افسروں میں کہاں نظر آتے ہیں۔پس ہمارے جو جماعتی عہدیدار ہیں ان کو بھی اس بات کی طرف توجہ دینی چاہئے۔

پھر جب تمام طاقتیں آپ کو مل گئیں اور عرب پر فتوحات ہو گئیں تو ہم آپ کے معیار کا یہ حال دیکھتے ہیں۔فتح مکہ کے موقع پر آپ نے کس طرح اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کیا کہ دشمنوں کو بھی معاف کر دیا۔ایسے دشمن جو جانی دشمن تھے جنہوں نے مسلسل تکلیفیں دی تھیں اور پھر یہی معافی جو ہے وہ بہت سوں کے اسلام لانے کا موجب بن گئی۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلیٰ ترین معیار کا، اعلیٰ ترین اخلاق کے معیار کا، ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ

’’اللہ جلّ شانہٗ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرماتا ہے اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ (القلم:5) یعنی تُو ایک بزرگ خُلق پر قائم ہے۔سو اسی تشریح کے مطابق اس کے معنی ہیں یعنی یہ کہ تمام قسمیں اخلاق کی‘‘ (کون سی قسمیں) ’’سخاوت (ہے)، شجاعت (ہے)، عدل (ہے)، رحم، احسان، صدق، حوصلہ وغیرہ‘‘ (یعنی حوصلے سے کسی چیز کو برداشت کرنا) ’’تجھ میں جمع ہیں۔غرض جس قدر انسان کے دل میں قوتیں پائی جاتی ہیں جیسا کہ ادب، حیا، دیانت، مروّت، غیرت، استقامت، عفت، زہادت، اعتدال، مؤاسات یعنی ہمدردی۔ ایسا ہی شجاعت، سخاوت، عفو، صبر، احسان، صدق، وفا وغیرہ۔ جب یہ تمام طبعی حالتیں عقل اور تدبّر کے مشورے سے اپنے اپنے محل اور موقع پر ظاہر کی جائیں گی تو سب کا نام اخلاق ہوگا۔اور یہ تمام اخلاق درحقیقت انسان کی طبعی حالتیں اور طبعی جذبات ہیں اور صرف اس وقت اخلاق کے نام سے موسوم ہوتے ہیں کہ جب محل اور موقع کے لحاظ سے بالارادہ ان کو استعمال کیا جائے‘‘۔(اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 333) ایک عادتاً نہیں بلکہ ہر خلق جو ہے اس کو اس لحاظ سے استعمال کیا جائے کہ اس کے نیک نتیجے پیدا ہوں۔بعض دفعہ سزا دینی پڑتی ہے تو سزا اس ارادے سے کہ نیک نتائج پیدا ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اعلیٰ اخلاق دکھانے کی مختلف حالتوں کا ذکر فرماتے ہوئے فرمایا کہ: اعلیٰ اخلاق کا دو حالتوں میں پتا لگتا ہے۔ ابتلاؤں میں بھی اور تنگی کی حالت میں بھی، ابتلاؤں اور تنگی کی حالت میں اور انعام اور کشائش کی حالت میں۔ ابتلاء اور تنگی میں جو صبر اور اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کا نمونہ دکھائے وہ اعلیٰ اخلاق کا مالک ہے اور انعام اور حکومت میں جو عاجزی اور انصاف قائم کرے وہ اعلیٰ اخلاق والا کہلا سکتا ہے اور یہ دونوں حالتیں ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں روشن ہو کر ظاہر ہوتی ہیں۔جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی کہا کہ کس طرح فتح مکہ کے موقع پر اپنے جانی دشمنوں کو بھی معاف کر دیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ’’انسان کے اخلاق ہمیشہ دو رنگ میں ظاہر ہو سکتے ہیں یا ابتلا کی حالت میں اور یا انعام کی حالت میں۔ اگر ایک ہی پہلو ہو اور دوسرا نہ ہو تو پھر اخلاق کا پتا نہیں مل سکتا۔ چونکہ خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق مکمل کرنے تھے اس لئے کچھ حصہ آپ کی زندگی کا مکی ہے اور کچھ مدنی۔مکہ کے دشمنوں کی بڑی بڑی ایذا رسانی پر صبر کا نمونہ دکھایا اور باوجود ان لوگوں کے کمال سختی سے پیش آنے کے پھر بھی آپ ان سے حلم اور بردباری سے پیش آتے رہے اور جو پیغام خدا تعالیٰ کی طرف سے لائے تھے اس کی تبلیغ میں کوتاہی نہ کی۔ پھر مدینہ میں جب آپ کو عروج حاصل ہوا اور وہی دشمن گرفتار ہو کر پیش ہوئے تو ان میں سے اکثروں کو معاف کر دیا۔ باوجود قوتِ انتقام پانے کے پھر انتقام نہ لیا۔(ملفوظات جلد 6 صفحہ 195، 196۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کا مزید ذکر کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ:

’’ان باتوں کو نہایت توجہ سے سننا چاہئے۔ اکثر آدمیوں کو میں نے دیکھا اور غور سے مطالعہ کیا ہے کہ بعض سخاوت تو کرتے ہیں لیکن ساتھ ہی غصہ وَر اور زُود رنج ہیں‘‘ (بڑے سخی ہیں لوگوں کو دیتے بھی ہیں لیکن ساتھ غصہ بھی آ جاتا ہے اور ذرا ذرا سی بات پر ناراضگی بھی آ جاتی ہے۔کسی کو دیا تو اس کے بعد پھر احسان بھی جتا دیا۔ناراضگی ہوئی تو)۔فرمایا کہ ’’بعض حلیم تو ہیں لیکن بخیل ہیں۔بعض غضب اور طیش کی حالت میں ڈنڈے مار مار کر گھائل کر دیتے ہیں مگر تواضع اور انکسار نام کو نہیں۔بعض کو دیکھا ہے کہ تواضع اور انکسار تو ان میں پرلے درجہ کا ہے مگر شجاعت نہیں ہے......‘‘ (عاجزی ہے، انکساری ہے لیکن بہادری نہیں۔ ذرا سی کوئی بات موقع آئے تو فوراً بزدلی دکھانے لگ جاتے ہیں)۔فرمایا کہ ہر انسان جامع صفات بھی نہیں ہوتا۔ یہ ٹھیک ہے۔لیکن ساتھ یہ بھی ہے کہ ’’بالکل محروم بھی نہیں ہے۔‘‘ اور پھر آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ان اخلاق کے بارے میں سب سے اکمل نمونہ اور نظیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے جو جمیع اخلاق میں کامل تھے اسی لئے آپ کی شان میں فرمایا۔اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد 1 صفحہ 132۔133۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس تکالیف کے زمانہ میں بھی آپ نے اخلاق دکھلائے اور صبر کا وہ مظاہرہ کیا کہ دنیا حیران ہو گئی اور تمام عرب کی حکومت ملی جیسا کہ فرمایا کہ میں نے تو تمام ظلم کرنے والوں کو معاف کر دیا۔پس اخلاق کے اعلیٰ معیار ہیں جو ہر حالت میں ایک حقیقی مسلمان کو، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ماننے والے کو ہمیشہ سامنے رکھنے چاہئیں اور دکھانے چاہئیں۔اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہماری کس طرح رہنمائی فرمائی ہے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کے بارے میں فرماتے ہوئے یہ بھی فرماتے ہیں کہ یہ اعلیٰ اخلاق ایسے تھے جنہوں نے لوگوں کو اپنا گرویدہ کر لیا اور ایک اعجاز دکھایا۔پھر آپ ہمیں فرماتے ہیں کہ اگر تم اس سنت پر چلتے ہوئے اپنے اخلاق اچھے کر لو اور ہر خُلق کو موقع اور محل کے مطابق استعمال کرو تو تم بھی اعجاز دکھانے والے بن سکتے ہو۔

آپ فرماتے ہیں ’’خوارق پر تو کسی نہ کسی رنگ میں لوگ عذرات پیش کر دیتے ہیں اور اس کو ٹالنا چاہتے ہیں۔ لیکن اخلاقی حالت ایک ایسی کرامت ہے جس پر کوئی انگلی نہیں رکھ سکتا اور یہی وجہ ہے کہ ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے بڑا اور قوی اعجاز اخلاق ہی کا دیا گیا۔ جیسے فرمایا اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ۔‘‘ فرمایا کہ ’’یوں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر ایک قسم کے خوارق قوت ثبوت میں جملہ انبیاء علیہم السلام کے معجزات سے بجائے خود بڑھے ہوئے ہیں۔مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاقی اعجاز کا نمبر ان سب سے اوّل ہے جس کی نظیر دنیا کی تاریخ نہیں بتلا سکتی اور نہ پیش کر سکے گی‘‘۔فرمایا کہ ’’مَیں سمجھتا ہوں کہ ہر ایک شخص جو اپنے اخلاق سیّئہ کو چھوڑ کر (برے اخلاق کو چھوڑ کر) عادات ذمیمہ کو ترک کر کے خصائل حسنہ کو لیتا ہے۔‘‘ (اچھی خصلتیں اپنے اندر پیدا کر لیتا ہے۔) ’’اس کے لئے وہی کرامت ہے‘‘ (تو یہ بہت بڑی کرامت ہے۔ اگر اس طرح کر لو کہ برے اخلاق کو چھوڑ دو اور نیکیاں اپنے اندر پیدا کر لو۔) ’’مثلاً اگر بہت ہی سخت تُند مزاج اور غصہ وَران عاداتِ بد کو چھوڑتا ہے اور حلم اور عفو کو اختیار کرتا ہے یا اِمساک کو چھوڑ کر سخاوت اور حسد کی بجائے ہمدردی حاصل کرتا ہے تو بیشک یہ کرامت ہے‘‘۔(سخت مزاج آدمی ہے۔غصہ ور آدمی ہے۔ یہ بری عادتیں ہیں انکو چھوڑ کر نرمی اور معاف کرنے کی صفت اختیار کرتا ہے یا کنجوسی کو چھوڑ کر سخاوت کرتا ہے، اپنے ہاتھ کو روک کے رکھنے کی بجائے اور حسد کے بجائے ہمدردی کرتا ہے تو اگر ایسی تبدیلی پیدا کر لو تو یہ ایک کرامت پیدا ہو جاتی ہے اور پھر نتیجے بھی دکھاتی ہے۔‘‘ اور ایسا ہی خودستائی اور خود پسندی کو چھوڑ کر جب انکساری اور فروتنی اختیار کرتا ہے تو یہ فروتنی ہی کرامت ہے‘‘ (اپنے آپ کی تعریف کرنا یا اپنے آپ کو اظہار کرنا یا تعریف کروانا ان باتوں کو چھوڑ کر عاجزی اختیار کرو تو یہ کرامت بن جائے گی)

فرمایا کہ ’’پس تم میں سے کون ہے جو نہیں چاہتا کہ کراماتی بن جاوے۔ مَیں جانتا ہوں ہر ایک یہی چاہتا ہے۔تو بس یہ ایک مدامی اور زندہ کرامت ہے۔انسان اخلاقی حالت کو درست کرے کیونکہ یہ (ایک) ایسی کرامت ہے جس کا اثر کبھی زائل نہیں ہوتا بلکہ نفع دُور تک پہنچتا ہے۔مومن کو چاہئے کہ خَلق اور خَالِق کے نزدیک اہلِ کرامت ہو جاوے۔ بہت سے رِند اور عیّاش ایسے دیکھے گئے ہیں جو کسی خارق عادت نشان کے قائل نہیں ہوئے لیکن اخلاقی حالت کو دیکھ کر انہوں نے بھی سر جھکا لیا ہے اور بجز اقرار اور قائل ہونے کے دوسری راہ نہیں ملی۔ بہت سے لوگوں کے سوانح میں اس امر کو پاؤ گے کہ انہوں نے اخلاقی کرامات ہی کو دیکھ کر دین حق کو قبول کر لیا۔‘‘ (ملفوظات جلد1 صفحہ 141-142، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) بظاہر عموماً دنیادار بھی اخلاق دکھا رہے ہوتے ہیں۔لیکن جس بات کو اخلاق کا نام دیا جاتا ہے وہ حقیقت میں عموماً ایک دکھاوا ہوتا ہے اور صرف اپنے آپ کو اچھا ثابت کرنے کیلئے یہ کر رہے ہوتے ہیں جہاں اپنے ذاتی مفادات بھی نہ ہوں وہاں اپنے آپ کو اچھا ثابت کرتے ہیں۔دل میں کچھ اور ہوتا ہے۔ یا پھر بعض دفعہ کسی بڑے افسر کے سامنے یا بڑے امیر آدمی کے سامنے اس طرح اظہار کرتے ہیں کہ بڑے اچھے اخلاق ہیں حالانکہ وہ مداہنت ہے۔ایسی چیز ہے جو کمزوری ہے اور خوف کے مارے یا بزدلی کی وجہ سے ایسی باتیں کر رہے ہوتے ہیں۔آپ نے فرمایا کہ اسلام کی تعلیم یہ نہیں ہے کیونکہ یہ اسلام کے سچے اخلاق نہیں ہیں۔ بلکہ اعلیٰ خُلق یہ ہے کہ دل سے اس بات کا اظہار ہو رہا ہو، اگر ہمدردی ہے تو دل سے ہو، اگر دوسری باتوں کا اظہار ہے تو دل سے ہو۔

چنانچہ اس بات کو بیان فرماتے ہوئے آپ نے ایک موقع پر فرمایا کہ: ’’اخلاق دو قسم کے ہوتے ہیں۔ایک تو وہ ہیں جو آجکل کے نو تعلیم یافتہ پیش کرتے ہیں کہ ملاقات وغیرہ میں زبان سے چاپلوسی اور مداہنہ سے پیش آتے ہیں

کلامُ الامام

’’اسلام حقیقی معرفت عطا کرتا ہے
جس سے انسان کی گناہ آلود زندگی پر موت آجاتی ہے۔‘‘

(ملفوظات، جلد4، صفحہ 344)

طالب دعا: ناصر احمد ایم.بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم.اے (جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک)

کلامُ الامام

’’جب تک مسلمان قرآن شریف کے پُورے متّبع
اور پابند نہیں ہوتے وہ کسی قسم کی ترقی نہیں کر سکتے۔‘‘

(ملفوظات، جلد4، صفحہ 292)

طالب دعا: مصدق احمد، امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

اوردلوں میں نفاق اور کینہ بھرا ہوا ہوتا ہے۔ یہ اخلاق قرآن شریف کے خلاف ہیں۔

دوسری قسم اخلاق کی یہ ہے کہ سچی ہمدردی کرے۔ دل میں نفاق نہ ہو اور چاپلوسی اور مداہنہ وغیرہ سے کام نہ لے۔ جیسے خدا تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ اللّٰہَ یَاۡمُرُ بِالۡعَدۡلِ وَالۡاِحۡسَانِ وَاِیۡتَآیِٔ ذِی الۡقُرۡبٰی (النحل:91) تو یہ کامل طریق ہے"۔ (عدل کرو۔ انصاف سے کام کرو۔ جو حقیقت ہے اس کو بیان کرو۔ پھر ایسی صورتیں پیدا ہوتی ہیں جہاں احسان کرنے کی ضرورت ہے وہاں احسان کرو۔ پھر اس سے آگے بڑھو تو دوسروں سے اس طرح سلوک کرو ایسے اخلاق دکھاؤ جس طرح ایک ماں اپنے بچے سے کرتی ہے یا کوئی بہت قریبی رشتہ دار قریبی رشتے سے کرتا ہے۔) تو فرمایا کہ "یہ کامل طریق ہے اور ہر ایک کامل طریق اور ہدایت خدا کے کلام میں موجود ہے جو اس سے روگردانی کرتے ہیں وہ اور جگہ ہدایت نہیں پا سکتے۔ اچھی تعلیم اپنی اثر اندازی کے لئے دل کی پاکیزگی چاہتی ہے۔ جو لوگ اس سے دُور ہیں اگر عمیق نظر سے ان کو دیکھو گے تو ان میں ضرور گند نظر آئے گا۔"

(ملفوظات جلد 6 صفحہ 200۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس اس کے لئے دل کی پاکیزگی کی ضرورت ہے۔ اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی رضا اور اس کے حکموں پر چلانے کی ضرورت ہے۔ فرمایا کہ "زندگی کا اعتبار نہیں ہے۔ نماز، (اور) صدق وصفا میں ترقی کرو۔" (ملفوظات جلد 6 صفحہ 200۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) اپنی عبادتوں میں ترقی کرو۔ اپنے سچائی کے معیار کو بڑھاؤ۔ اپنی ہر بات میں سچائی پیدا کرو۔ بعض لوگ پوچھتے ہیں کہ نیکیاں کیا ہیں؟ بعض سمجھتے ہیں کہ صرف ظاہری نمازیں اور عبادت ہی نیکی ہے یا معمولی اخلاق دکھا دیئے تو بڑی نیکی ہو گی اور دوسرے بہت سارے بنیادی اخلاق کی پرواہ نہیں کرتے۔ اس پر بڑے خوبصورت انداز میں روشنی ڈالتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

"اخلاق دوسری نیکیوں کی کلید ہے۔" (ایک چابی ہے اس کی) "جو لوگ اخلاق کی اصلاح نہیں کرتے وہ رفتہ رفتہ بے خیر ہو جاتے ہیں" (ان سے پھر کوئی خیر نہیں ہوتی فائدہ نہیں پہنچتا۔) فرمایا کہ "میرا تو یہ مذہب ہے کہ دنیا میں ہر ایک چیز کام آتی ہے۔ زہر اور نجاست بھی کام آتی ہے۔ اسٹرکنیا بھی کام آتا ہے۔ اعصاب پر اپنا اثر ڈالتا ہے۔ مگر انسان جو اخلاقِ فاضلہ کو حاصل کر کے نفع رساں ہستی نہیں بنتا" (یہ زہر بھی کام آسکتے ہیں۔ گند بھی کام آ سکتا ہے لیکن اخلاق فاضلہ کو حاصل کرتا ہے۔ اگر انسان ایسا نہیں کرتا اور لوگوں کو فائدہ نہیں پہنچاتا) تو فرمایا کہ "ایسا ہو جاتا ہے کہ وہ کسی بھی کام نہیں آ سکتا۔" (پس انسان تبھی کام آ سکتا ہے جب اس میں اعلیٰ اخلاق ہوں)

فرماتے ہیں کہ: "مردار حیوان سے بھی بدتر ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اس کی تو کھال اور ہڈیاں بھی کام آ جاتی ہیں۔ اس کی تو کھال بھی کام نہیں آتی اور یہی وہ مقام ہے جہاں انسان بَلۡ ہُمۡ اَضَلُّ (الاعراف:180) کا مصداق ہو جاتا ہے۔" (انتہائی گری ہوئی چیز بن جاتا ہے۔) "پس یاد رکھو کہ اخلاق کی درستی بہت ضروری چیز ہے کیونکہ نیکیوں کی ماں اخلاق ہی ہے۔" (ملفوظات جلد 2 صفحہ 76۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اگر اخلاق پیدا ہوں گے تو دوسری نیکیاں کرنے کی بھی توفیق ملے گی۔ روزمرہ معاملات میں یہ اخلاق کس طرح ظاہر ہوتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ: "بعض آدمیوں کی عادت ہوتی ہے کہ سائل کو دیکھ کے چِڑ جاتے ہیں۔" (کوئی سوالی آئے تو اس کو دیکھ کے چِڑ جاتے ہیں۔ کوئی ضرورت مند آئے تو اس کو دیکھ کر چڑ جاتے ہیں۔) "اور کچھ مولویت کی رگ ہو تو اس کو بجائے کچھ دینے کے سوال کے مسائل سمجھانا شروع کر دیتے ہیں"۔ (مسائل بیان کرنے شروع کر دیتے ہیں بجائے اس کے کہ اس کو دیں۔ مانگنے والا آیا ہے تو وہ اس سے علمی باتیں شروع کر دیں گے یا سوال کرنے کی برائیاں اور اچھائیاں بیان کرنی شروع کر دیں گے۔) فرمایا "اور اس پر اپنی مولویت کا رعب بٹھا کر بعض اوقات سخت سست بھی کہہ بیٹھتے ہیں۔ افسوس ان لوگوں کو عقل نہیں اور سوچنے کا مادہ نہیں رکھتے جو ایک نیک دل اور سلیم الفطرت انسان کو ملتا ہے۔ اتنا نہیں سوچتے کہ سائل اگر باوجود صحت کے سوال کرتا ہے تو وہ خود گناہ کرتا ہے" (اگر کوئی سوالی ایسا ہے جو صحت کے باوجود سوال کرنے آیا ہے تو اس کا گناہ اس کے سر ہے۔ تمہارے پاس کچھ ہے، مانگ رہا ہے تو اس کو دے دو۔) "اس کو کچھ دینے میں تو گناہ لازم نہیں آتا۔ بلکہ حدیث شریف میں لَوۡ اَتَاکَ رَاکِبًا کے الفاظ آئے ہیں۔ یعنی خواہ سائل سوار ہو کر بھی آوے تو بھی کچھ دے دینا چاہئے اور قرآن شریف میں وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنۡہَرۡ (الضحیٰ:11) کا ارشاد آیا ہے کہ سائل کو مت جھڑک۔" فرمایا کہ "اس میں یہ کوئی صراحت نہیں کی گئی کہ فلاں قسم کے سائل کو مت جھڑک اور فلاں قسم کے سائل کو جھڑک۔ پس یاد رکھو کہ سائل کو نہ جھڑکو" (سوالی، سوال کرنے والے کو نہ جھڑکو) "کیونکہ اس سے ایک قسم کی بداخلاقی کا بیج بویا جاتا ہے۔ اخلاق یہی چاہتا ہے کہ سائل پر جلد ہی ناراض نہ ہو۔ یہ شیطان کی خواہش ہے کہ وہ اس طریق سے تم کو نیکی سے محروم رکھے اور بدی کا وارث بنا دے"۔

پھر آپ فرماتے ہیں: "غور کرو کہ ایک نیکی کرنے سے دوسری نیکی پیدا ہوتی ہے اور اسی طرح پر ایک بدی دوسری بدی کا موجب ہو جاتی ہے۔ جیسے ایک چیز دوسری چیز کو جذب کرتی ہے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ نے یہ تجاذب کا مسئلہ" (یہ جذب کرنے کا مسئلہ) "ہر فعل میں رکھا ہوا ہے۔ پس جب سائل سے نرمی کے ساتھ پیش آئے گا اور اس طرح پر اخلاقی صدقہ دے دے گا۔" (سائل سے نرمی کے ساتھ جب تُو پیش آئے گا اور اس طرح پر اخلاقی صدقہ دے دے گا) "تو قبض دُور ہو کر دوسری نیکی بھی کر لے گا۔" (یعنی جو دل میں ایک روک پیدا ہو جاتی ہے وہ دُور ہو جائے گی اور پھر دوسری نیکیوں کی بھی توفیق ملے گی) "اور اس کو کچھ دے بھی دے گا۔"

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 75۔76۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر ہمارے معاشرے میں عموماً والدین کے بارے میں یہ سوال ہوتا ہے۔ والدین اگر احمدی نہیں یا مخالفت کر رہے ہیں تو ان کا احترام کس طرح آپ نے قائم فرمایا۔ آپ نے شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی کو ان کے والد کے بارے میں دریافت فرماتے ہوئے نصیحت فرمائی کہ "ان کے حق میں دعا کیا کرو۔ ہر طرح اور حتی الوسع والدین کی دلجوئی کرنی چاہئے اور ان کو پہلے سے ہزار چند زیادہ اخلاق اور اپنا پاکیزہ نمونہ دکھلا کر اسلام کی صداقت کا قائل کرو۔" (کیونکہ وہ مسلمان نہیں تھے اس لئے ان کو اپنا نمونہ دکھاؤ تا کہ وہ اسلام کی سچائی کے قائل ہو جائیں) "اخلاقی نمونہ ایسا معجزہ ہے کہ جس کی دوسرے معجزے برابری نہیں کر سکتے۔ سچے اسلام کا یہ معیار ہے کہ اس سے انسان اعلیٰ درجہ کے اخلاق پر ہو جاتا ہے اور وہ ایک ممیّز شخص ہوتا ہے۔ شاید خدا تعالیٰ تمہارے ذریعہ ان کے دل میں اسلام کی محبت ڈال دے۔ اسلام والدین کی خدمت سے نہیں روکتا۔ دنیوی امور میں جن سے دین کا حرج نہیں ہوتا ان کی ہر طرح سے پوری فرمانبرداری کرنی چاہئے۔ دل وجان سے ان کی خدمت بجالاؤ"۔

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 175۔ حاشیہ نمبر 1۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

آپ نے ایک موقع پر فرمایا کہ اخلاق ہی ہیں جو انسان اور جانوروں میں فرق کرتے ہیں۔ اس بات کو بیان فرماتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ:

"اوّل چارپایہ کیفیت اور کمیت میں فرق نہیں کر سکتا اور جو کچھ آگے آتا ہے اور جس قدر آتا ہے کھاتا ہے۔ جیسے کتّا اس قدر کھاتا ہے کہ آخر قَے کرتا ہے"۔ (کیا کیفیت ہونی چاہئے۔ کس حالت میں ہونی چاہئے۔ کس طرح ہونی چاہئے اور اس میں کوئی فرق نہیں کرتے۔ کتّے کی مثال دی کہ اس کو یہ نہیں پتا کتنا کھانا ہے۔ وہ کھاتا ہے تو کھاتا چلا جاتا ہے اور آخر قَے کر دیتا ہے۔ یہاں ہم نے دیکھا ہے کہ بعض لوگوں کا یہی حال ہے۔ لالچ ختم ہی نہیں ہوتی اور جائز اور ناجائز طریقے سے چاہے وہ کھانا ہو یا لوگوں کا مال ہو کھانے کی کوشش کرتے ہیں)

فرمایا کہ "دوسرا یہ کہ اَنعام حلال اور حرام میں تمیز نہیں کرتے" (ایک تو یہ ہے کہ ان کو یہ فرق نہیں پتا کہ کیسی حالت رہنی چاہئے۔ کس طرح رہنی چاہئے۔ روحانیت کیا کہتی ہے اور کس حد تک تمہیں اپنے جائز ذرائع سے کھانے اور کمانے کی اجازت دیتی ہے۔ صرف یہی نہیں ہے کہ جیبیں بھرتے چلے جاؤ اور اپنے خزانے بھرتے چلے جاؤ بلکہ اس کا اندازہ ہونا چاہئے۔ دوسری بات یہ ہے کہ جانور حلال اور حرام میں تمیز نہیں کرتا۔ فرمایا کہ "ایک بیل (مثلاً بیل کی مثال ہے) کبھی یہ تمیز نہیں کرتا کہ یہ ہمسایہ کا کھیت ہے اس میں نہ جاؤں"۔ (کھلا بیل ہے، جانور ہے گھاس چر رہا ہے تو اپنے کھیت سے اگر باڑ نہیں لگی ہوئی تو دوسرے کھیت میں بھی چلا جائے گا۔ اس کو تمیز ہی نہیں ہے۔) تو فرمایا کہ "ایسا ہی ہر ایک امر جو کھانے کے لحاظ سے ہو (وہ) نہیں کرتا......" فرمایا کہ "یہ لوگ جو اخلاقی اصولوں کو توڑتے ہیں اور پرواہ نہیں کرتے کہ گویا انسان نہیں۔ پاک پلید کا تو یہ حال (ہے کہ) عرب میں مردے کتّے کھا لیتے تھے......" (پھر آگے آپ نے مثال دی کہ اس زمانے میں بھی لوگ کھا لیتے ہیں۔ پھر فرماتے ہیں کہ) "یتیموں کا مال کھانے میں کوئی تردّد وتامّل نہیں۔ جیسے یتیم کا گھاس گائے کے سامنے رکھ دیا جاوے، بلا تردّد کھا لے گی" (یعنی کہ گائے جو ہے اس کے سامنے گھاس رکھ دو، چاہے وہ جائز طریقے سے آیا ہے یا ناجائز طریقے سے، تو گائے نے تو کھا لینا ہے۔ اسی طرح بعض لوگ یتیموں کا مال جائز اور ناجائز طریقے سے کھا لیتے ہیں) فرمایا "ایسا ہی ان لوگوں کا حال ہے۔ یہی معنی ہیں وَالنَّارُ مَثۡوًی لَّہُمۡ (محمد:13) ان کا ٹھکانہ دوزخ ہو گا" (جب ناجائز طریقے سے کھاتے ہیں تو پھر ایسے انسانوں کا ٹھکانہ دوزخ بن جاتا ہے) فرمایا کہ "غرض یاد رکھو کہ دو پہلو ہیں۔ ایک عظمتِ الٰہی کا۔ جو اس کے خلاف ہے وہ بھی اخلاق کے خلاف ہے۔ اور دوسرا شفقت علیٰ خلق اللہ کا۔ پس جو نوع انسان کے خلاف ہو وہ بھی اخلاق کے برخلاف ہے" (اللہ کے حقوق ادا نہیں کرتے۔ اس کی عظمت نہیں مانتے۔ اس کی عبادت نہیں کرتے۔ اس کی باتوں کو توجہ سے نہیں سنتے۔ اس کی رضا کو حاصل کرنے کی کوشش نہیں کرتے تو یہ بھی اخلاق نہیں۔ اور اگر لوگوں کے حق ادا نہیں کرتے۔ ناجائز طریقے سے ان کے مال کھاتے ہو۔ نقصان پہنچانے کی کوشش کرتے ہو یا اور طریقے سے بداخلاقی دکھاتے ہو تو یہ بھی اخلاق کے خلاف ہے۔) آپ فرماتے ہیں "آہ بہت تھوڑے لوگ ہیں جو ان باتوں پر جو انسان کی زندگی کا اصل مقصد اور غرض ہیں غور کرتے ہیں۔" (ملفوظات جلد 2 صفحہ 78، 79، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر ایک برائی تکبر کی ہے جو نیکیوں سے محروم کر دیتی ہے بلکہ خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا مورد بنا دیتی ہے۔ آپ فرماتے ہیں "صوفی کہتے ہیں کہ انسان کے اندر اخلاقِ رذیلہ کے بہت سے جنّ ہیں" (گھٹیا اخلاق کے بہت سے جنّ ہیں جو انسان کے اندر ہوتے ہیں) "اور جب یہ نکلنے لگتے ہیں تو نکلتے رہتے ہیں۔ مگر سب سے آخری جنّ تکبر کا ہوتا

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
اگر تم دیکھ لو کہ اللہ کا خلیفہ زمین پر موجود ہے تو اس سے وابستہ ہو جاؤ
اگر چہ تمہارا بدن تار تار کر دیا جائے اور تمہارا مال لُوٹ لیا جائے۔ (مسند احمد بن حنبل)

طالب دعا: افراد خاندان و فیملی مکرم ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیماپوری مرحوم، حیدر آباد

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
اپنی اولاد کی بھی عزت کیا کرو اور
ان کی تربیت کو بہترین قالب میں ڈھالنے کی کوشش کرو۔ (ابن ماجہ)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم جے وسیم احمد صاحب مرحوم (چنتہ کنٹہ)

ہے جو اس میں رہتا ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل اور انسان کے سچے مجاہدہ اور دعاؤں سے نکلتا ہے‘‘ فرمایا کہ ’’بہت سے آدمی اپنے آپ کو خاکسار سمجھتے ہیں‘‘ (بڑی عاجزی دکھاتے ہیں۔ سمجھتے ہیں کہ ہم بہت عاجز ہیں) ’’لیکن ان میں بھی کسی نہ کسی نوع کا تکبر ہوتا ہے۔ اس لئے تکبر کی باریک در باریک قسموں سے بچنا چاہئے۔ بعض وقت یہ تکبر دولت سے پیدا ہوتا ہے۔ دولتمند متکبر دوسروں کو کنگال سمجھتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ کون ہے جو میرا مقابلہ کرے بعض اوقات خاندان اور ذات کا تکبّر ہوتا ہے۔ سمجھتا ہے کہ میری ذات بڑی ہے اور یہ چھوٹی ذات کا ہے...... بعض وقت تکبر علم سے بھی پیدا ہوتا ہے۔ ایک شخص غلط بولتا ہے تو یہ جھٹ اس کا عیب پکڑتا ہے اور شور مچاتا ہے کہ اس کو تو ایک لفظ بھی صحیح بولنا نہیں آتا۔ غرض مختلف قسمیں تکبّر کی ہوتی ہیں اور یہ سب کی سب انسان کو نیکیوں سے محروم کر دیتی ہیں اور لوگوں کو نفع پہنچانے سے روک دیتی ہیں۔ ان سب سے بچنا چاہئے۔‘‘ (ملفوظات جلد 6 صفحہ 402۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر آپ فرماتے ہیں ’’کسی کو اخلاق کی کوئی قوت نہیں دی گئی مگر اس کو بہت سی نیکیوں کی توفیق ملی۔ ترکِ اخلاق ہی بدی اور گناہ ہے‘‘۔ (فرمایا کہ نیکیوں کی انسان کو توفیق ملتی ہے اور فرمایا کہ ترک اخلاق ہی بدی اور گناہ ہے۔ جب اخلاق کو ترک کر دو گے تو یہ بدی اور گناہ بن جاتا ہے۔ اور پھر اس سے نیکیوں کی یہ توفیق بھی ختم ہو جاتی ہے۔) فرمایا ’’ایک شخص جو مثلاً زنا کرتا ہے اس کو خبر نہیں کہ اس عورت کے خاوند کو کس قدر صدمہ عظیم پہنچتا ہے۔‘‘ (کسی عورت کے ساتھ اگر زنا کیا ہے، شادی شدہ تھی) ’’اب اگر یہ اُس تکلیف اور صدمے کو محسوس کر سکتا اور اس کو اخلاقی حصہ حاصل ہوتا تو ایسے فعلِ شنیع کا مرتکب نہ ہوتا۔ اگر ایسے نابکار انسان کو یہ معلوم ہو جاتا کہ اس فعل بد کے ارتکاب سے نوع انسان کے لئے کیسے کیسے خطرناک نتائج پیدا ہوتے ہیں تو ہٹ جاتا‘‘ فرمایا کہ ’’ایک شخص جو چوری کرتا ہے کمبخت ظالم اتنا بھی تو نہیں کرتا کہ رات کے کھانے کے واسطے (کسی غریب آدمی کے گھر میں چوری کر لیتا ہے اس کے لئے کچھ) ’’ہی چھوڑ جائے۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ ایک غریب کی کئی سالوں کی محنت کو ملیا میٹ کر دیتا ہے‘‘ پھر آپ فرماتے ہیں ’’اب اگر ان حالتوں کو محسوس کرتا اور اخلاقی حالت سے اندھا نہ ہوتا تو کیوں چوری کرتا۔ آئے دن اخبارات میں دردناک موتوں کی خبریں پڑھنے میں آتی ہیں کہ فلاں بچہ زیور کے لالچ سے مارا گیا۔ فلاں جگہ کسی عورت کو قتل کر ڈالا......اب سوچ کر دیکھو کہ اگر اخلاقی حالت درست ہو تو ایسی مصیبتیں کیوں آئیں؟ ممکن ہے کہ اپنے جیسے انسان پر مصیبت آئے اور یہ محسوس نہ کرے‘‘ (ملفوظات جلد 2 صفحہ 77۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) اگر یہ اخلاق ہی نہ ہوں، احساس ہی نہ ہو، اللہ تعالیٰ کا خوف ہی نہ ہو تو تبھی یہ حالت پیدا ہوتی ہے۔ نہیں تو اگر اللہ تعالیٰ کا خوف ہو یا انسانیت انسان میں ہو تو کبھی اس قسم کی حرکتیں نہ کریں۔

اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ ’’جو شخص اپنے ہمسایہ کو اپنے اخلاق میں تبدیلی دکھاتا ہے کہ پہلے کیا تھا اور اب کیا ہے وہ گویا ایک کرامت دکھاتا ہے۔ اس کا اثر ہمسایہ پر بہت اعلیٰ درجہ کا پڑتا ہے۔ ہماری جماعت پر اعتراض کرتے ہیں کہ ہم نہیں جانتے کہ کیا ترقی ہوگئی ہے‘‘ (لوگ یہ اعتراض کرتے ہیں کہ ہمیں نہیں پتا کہ جماعت میں کیا ترقی ہوگئی ہے) ’’اور تہمت لگاتے ہیں کہ افتراء غیظ وغضب میں مبتلا ہیں‘‘ (یہ الزام بھی ہم پر لگاتے ہیں کہ غیظ وغضب میں بھی مبتلا ہیں اور افترا بھی کرتے ہیں۔) ’’کیا یہ ان کے لئے باعث ندامت نہیں ہے کہ انسان عمدہ سمجھ کر اس سلسلہ میں آیا تھا‘‘ (ایسے لوگ جو اس قسم کی حرکتیں کرتے ہیں تو پھر ان کو شرمندہ ہونا چاہئے۔) فرمایا کہ ’’جیسا کہ ایک رشید فرزند اپنے باپ کی نیک نامی ظاہر کرتا ہے کیونکہ بیعت کرنے والا فرزند کے حکم میں ہوتا ہے......‘‘ (اس لئے تم لوگ بھی جو بیعت میں آئے ہو تو لوگ جو الزام لگاتے ہیں کہ یہ ہوا یہ ہوا۔ وہ الزامات تمہارے پہ سچ ثابت نہیں ہونے چاہئیں) فرمایا ’’روحانی باپ آسمان پر لے جاتا‘‘ (جس طرح جسمانی باپ زمین پر لانے کا موجب ہوتا ہے اور ظاہری زندگی کا باعث بنتا ہے اسی طرح روحانی باپ آسمان پر لے جاتا ہے) ’’اور اس مرکز اصلی کی طرف رہنمائی کرتا ہے‘‘۔ فرمایا کہ ’’کیا آپ پسند کرتے ہیں کہ کوئی بیٹا اپنے باپ کو بدنام کرے؟ طوائف کے ہاں جاوے؟ اور قمار بازی کرتا پھرے۔ شراب پیوے یا اور ایسے افعال قبیحہ کا مرتکب ہو جو باپ کی بدنامی کا موجب ہوں‘‘ فرمایا کہ ’’مَیں جانتا ہوں کوئی آدمی ایسا نہیں ہو سکتا جو اس فعل کو پسند کرے۔ لیکن جب وہ ناخلف بیٹا ایسا کرتا ہے تو پھر زبانِ خَلق بند نہیں ہو سکتی۔ لوگ اس کے باپ کی طرف نسبت کر کے کہیں گے کہ یہ فلاں شخص کا بیٹا فلاں بدکام کرتا ہے۔ پس وہ ناخلف بیٹا خود ہی باپ کی بدنامی کا موجب ہوتا ہے۔ اسی طرح پر جب کوئی شخص ایک سلسلہ میں شامل ہوتا ہے اور اس سلسلہ کی عظمت اور عزت کا خیال نہیں رکھتا اور اس کے خلاف کرتا ہے تو وہ عند اللہ ماخوذ ہوتا ہے۔‘‘ (اللہ تعالیٰ کی پکڑ میں آجائے گا) ’’کیونکہ وہ صرف اپنے آپ ہی کو ہلاکت میں نہیں ڈالتا بلکہ دوسروں کے لئے ایک برا نمونہ ہو کر ان کو سعادت اور ہدایت کی راہ سے محروم رکھتا ہے‘‘ (بدنمونہ جو لوگ دیکھیں گے تو ان کو پھر اس جماعت سے دُوری پیدا ہو جائے گی۔ وہ قریب نہیں آئیں گے۔ اور پھر اس سعادت سے، جماعت میں شامل ہونے کی جو برکات ہیں اس سے محروم رہ جائیں گے) ’’پس جہاں تک آپ لوگوں کی طاقت ہے خدا تعالیٰ سے مدد مانگو اور اپنی پوری طاقت اور ہمت سے اپنی کمزوریوں کو دُور کرنے کی کوشش کرو۔ جہاں عاجز آ جاؤ وہاں صدق اور یقین سے ہاتھ اٹھاؤ کیونکہ خشوع اور خضوع سے اٹھائے ہوئے ہاتھ جو صدق اور یقین کی تحریک سے اٹھتے ہیں خالی واپس نہیں ہوتے۔ ہم تجربہ سے کہتے ہیں کہ ہماری ہزار ہا دعائیں قبول ہوئی ہیں اور ہو رہی ہیں‘‘ فرمایا کہ ’’یہ ایک یقینی بات ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے اندر اپنے ابنائے جنس کے لئے ہمدردی کا جوش نہیں پاتا وہ بخیل ہے‘‘ (اگر دوسرے انسان کے لئے ہمدردی کا جوش نہیں تو پھر وہ بخیل اور کنجوس ہے) ’’اگر میں ایک راہ دیکھوں جس میں بھلائی اور خیر ہے تو میرا فرض ہے کہ مَیں پکار پکار کر لوگوں کو بتلاؤں۔ اس امر کی پرواہ نہیں ہونی چاہئے کہ کوئی اس پر عمل کرتا ہے یا نہیں‘‘
(ملفوظات جلد 1 صفحہ 147-146۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر آپ فرماتے ہیں کہ ’’جب تک انسان مجاہدہ نہ کرے گا، دعا سے کام نہ لے گا، وہ غمرہ جو دل میں پڑ جاتا ہے دُور نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ (الرعد:12) یعنی خدا تعالیٰ ہر ایک قسم کی آفت اور بلا کو جو قوم پر آتی ہے دُور نہیں کرتا ہے جب تک خود قوم اس کو دُور کرنے کی کوشش نہ کرے۔ ہمت نہ کرے۔ شجاعت سے کام نہ لے تو کیونکر تبدیلی ہو۔ یہ اللہ تعالیٰ کی ایک لاتبدیل سنّت ہے جیسے فرمایا وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا (الاحزاب:63) پس ہماری جماعت ہو یا کوئی ہو وہ تبدیل اخلاق اسی صورت میں کر سکتے ہیں جبکہ مجاہدہ اور دعا سے کام لیں ورنہ ممکن نہیں ہے۔‘‘
(ملفوظات جلد 1 صفحہ 137۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اللہ تعالیٰ ہمیں اُسوہ رسول پر چلتے ہوئے اپنے اخلاق کو ہر لحاظ سے اور ہر موقع پہ اور ہر جگہ اور ہر صورت میں بہتر سے بہتر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہمارے اخلاق کے معیار اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہوں، نہ کہ دنیا دکھاوے کے لئے۔ مخلوق کی سچی ہمدردی ہمارے دلوں میں پیدا ہو۔ تقویٰ کے معیار بلند کرنے والے ہم ہوں۔ ہم نے زمانے کے امام کو مانا ہے تو ہماری سوچ ہر وقت یہ رہے کہ ہمارا کوئی عمل اسلام، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مسیح موعود علیہ السلام کی بدنامی کا باعث نہ بنے بلکہ اسلام کی خوبصورت تعلیم کو ہم پھیلانے والے ہوں اور دنیا کو اس سے متاثر کرنے والے ہوں اور اس سے بڑھ کر یہ کہ ہم اپنے اخلاق کے معیاروں کو بڑھانے کی ہر وقت کوشش کرتے رہیں اور اللہ تعالیٰ کے آگے جھک کر دعا سے کام لیتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے اس کے حصول کے لئے مدد طلب کرنے والے ہوں۔

نمازوں کے بعد مَیں ایک جنازہ غائب پڑھاؤں گا جو مکرم شیخ عبدالمجید صاحب ابن شیخ عبدالحمید صاحب حلقہ ڈیفنس سوسائٹی کراچی کا ہے۔ 15 فروری کو 88 سال کی عمر میں ان کی وفات ہوگئی۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ ان کے خاندان میں احمدیت ان کے دادا حضرت شیخ نور احمد صاحب جالندھر کے ذریعہ سے آئی تھی جن کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب انجام آتھم میں 313 صحابہ کی فہرست میں 242 نمبر پر شیخ نور احمد صاحب جالندھر حال ممباسہ کے نام سے کیا ہے۔ (انجام آتھم، روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 328) یہ 1929ء میں جالندھر میں پیدا ہوئے۔ تعلیم الاسلام کالج قادیان سے ایف ایس سی (FSC) کرنے کے بعد آپ نے گورنمنٹ کالج لاہور سے کیمیکل انجینئرنگ میں ایم ایس سی (MSC) کی اور کالج میں ٹاپ بھی کیا۔ پھر 1951ء سے 1953ء تک یہاں یوکے کی سرے (Surrey) یونیورسٹی میں میٹالوجیکل انجینئرنگ کی تعلیم حاصل کی۔ اور اس کے بعد پھر آپ کو کراچی میں جماعتی خدمات انجام دینے کی توفیق ملی۔ سیکرٹری جائیداد، صدر امداد کمیٹی، حلقے کے صدر تھے۔ نائب امیر کراچی کے طور پر خدمت کی توفیق ملی۔ مجلس تحریک جدید مرکزیہ کے ممبر تھے۔ آپ کی اولاد میں ایک بیٹی ہیں سلمٰی طارق جو طارق سجاد صاحب کی اہلیہ ہیں اور دو نواسے اور ایک نواسی ہیں۔

ان کے نواسے لکھتے ہیں کہ قادیان میں بزرگوں کی صحبت میں رہ کے بچپن سے ہی اللہ تعالیٰ سے ایک خاص تعلق تھا۔ اور کہتے ہیں میٹرک کے امتحان میں انگریزی کا پرچہ اچھا نہیں ہوا تو یہ مسجد کی طرف آ رہے تھے تو راستے میں حضرت مولانا شیر علی صاحب ملے۔ وہ مسجد سے نکل رہے تھے۔ مولانا صاحب نے امتحان کا حال پوچھا۔ انہوں نے کہا کہ پرچہ اچھا نہیں ہوا۔ مولانا شیر علی صاحب نے ہاتھ اٹھا کر وہیں دعا کی اور ان کو کہا کہ آپ پاس ہو جائیں گے۔ خوشخبری دی۔ کہتے ہیں کہ اس کے بعد دعا ایسی قبول ہوئی کہ ہر امتحان میں مَیں پاس ہی ہوتا چلا گیا۔ تنگی اور خوشی کے مختلف حالات ان پر آئے۔ یہاں سے جانے کے بعد مختلف نوکریاں بھی انہوں نے کیں اور جماعتی مخالفت کی وجہ سے بھی یا افسران کے آپس کے کچھ غلط رویّوں کی وجہ سے ان کو نوکریوں سے نکالا جاتا رہا۔ آخر انہوں نے کاروبار شروع کیا اور کاروبار میں یہ عہد کیا کہ اپنے خرچ کے لئے کچھ تھوڑا سا رکھوں گا۔ باقی جو کچھ ہوگا وہ جماعت کو پیش کر دیا کروں گا۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہوں نے تازندگی اس عہد کو جو اللہ تعالیٰ سے کیا تھا نبھایا۔ انہوں نے بزنس کیا ہے۔ کارخانے لگائے۔ اس کا جو بھی منافع آتا اس سے بے انتہا انہوں نے جماعت پر خرچ کیا اور جماعت کو ہمیشہ چندہ دیتے رہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے جب ایم ٹی اے کا اجراء فرمایا تو اس وقت بھی انہوں نے فوری طور پر ایک کروڑ روپیہ وہاں ادا کر دیا۔ اسی طرح رشیا میں ایک دفعہ مسجد بنانے کا خیال پیدا ہوا تھا تو اس وقت تحریک سے پہلے احمدیوں کا ایک رشین وفد یہاں آ کے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی خدمت میں حاضر ہوا اور وہاں باتیں ہو رہی تھیں تو اسی دوران میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کو پرائیویٹ سیکرٹری نے بتایا کہ شیخ صاحب نے بغیر کسی تحریک کے یہ خطیر رقم وہاں مسجد کے لئے دی ہے۔ اور پرائیویٹ سیکرٹری نے ان کو بتایا کہ اس پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے بڑا خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ اسی طرح وہاں کے مربی صاحب لکھتے ہیں کہ 2010ء میں جب دارالذکر میں اور ماڈل ٹاؤن میں 28 مئی کا واقعہ ہوا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ اسی دن شام کو میں دفتر گیا تو دیکھا کہ وہاں کے سیکرٹری مال ایک رسید کاٹ رہے تھے اور میں دیکھ رہا تھا کہ صفر پہ صفر ڈال رہے ہیں۔ میں نے ان سے پوچھا کہ آپ غلطی سے تو نہیں کر رہے۔ تو انہوں نے کہا نہیں بلکہ ابھی شیخ صاحب سیّدنا بلال فنڈ کے لئے ایک کروڑ روپے کی رقم دے کر گئے ہیں۔ اسی طرح قرآن کریم کی اشاعت کے لئے انہوں نے بڑی خطیر رقمیں دیں۔ جماعت کراچی کے بیشمار پراجیکٹ تھے ان کے لئے چندے دیئے اور انہوں نے ہمیشہ بڑی سادگی سے زندگی گزاری۔ ان کے ظاہری رکھ رکھاؤ سے لگتا ہی نہیں تھا کہ یہ شخص دو فیکٹریوں کا مالک اور بڑا امیر آدمی ہے کیونکہ جو کمائی ہوتی تھی اپنے اخراجات کے لئے اور گھر کے اخراجات کے لئے رکھ کے باقی جماعت کو دے دیا کرتے تھے اور آخر میں بھی یہی وصیت کر کے گئے کہ یہ جو میری جائیداد ہے یہ جماعت کی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ان کو غریق رحمت کرے۔ درجات بلند فرمائے۔ اور ان کے نواسوں نواسی کو اور بچوں کو، بیٹی کو بھی صبر و حوصلہ بھی عطا فرمائے اور ان کے نیک نمونوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ نمازوں کے بعد ان کا نماز جنازہ غائب پڑھاؤں گا۔

......☆......☆......☆......

خطبہ جمعہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی قربانیوں اور ان کے مقام و مرتبہ اور اللہ تعالیٰ کے ان پر انعامات کا ذکر

یہ صحابہ اپنی تمام نفسانی خواہشات سے پاک تھے، صاف دل ہو کر اور اللہ تعالیٰ کے لئے خالص ہو کر صرف اور صرف خدا تعالیٰ کی رضا چاہنے کے لئے اپنی زندگیاں گزارنے والے تھے اور جب یہ حالت ہو تو پھر خدا تعالیٰ بھی نوازتا ہے اور بے انتہا نوازتا ہے اور ہم صحابہ کی زندگی میں یہ باتیں دیکھتے ہیں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے تعلق باللہ اور محبت الٰہی میں اس کی رضا کی خاطر عظیم الشان قربانیوں کی روح پرور مثالوں کا تذکرہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی نے ان صحابہ میں ایک ایسی روح پھونک دی تھی کہ وہ مرتے ہوئے بھی کہتے تھے کہ
کعبہ کے ربّ کی قسم ہم کامیاب ہو گئے، ہم نے خدا کو پالیا، یہ لوگ ظلم کے خلاف جنگ کرنے والے تھے، ظلم پھیلانے والے نہیں تھے

کسی بھی صحابی کے واقعہ کو لے لیں اخلاص اور وفا اور خدا تعالیٰ کی خاطر جان کے نذرانے پیش کرنے کیلئے ہمہ وقت تیار رہتے تھے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے صحابہ سے محبت کا جو انداز تھا اور پھر جس طرح آپ کی قوت قدسی سے اللہ تعالیٰ سے ان صحابہ کا تعلق پیدا ہوا اور پھر خدا تعالیٰ بھی بعض دفعہ ان صحابہ کو براہ راست نوازتا تھا یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے توسط سے ان کو نوازتا تھا، اس کا ذکر بھی صحابہ کے مقام و مرتبہ کا پتہ دیتا ہے

ان کے اندر سے دنیا کی طلب ہی مسلوب ہو گئی اور وہ خدا کو دیکھنے لگ گئے
وہ نہایت سرگرمی سے خدا تعالیٰ کی راہ میں ایسے فدا تھے کہ گویا ہر ایک ان میں سے ابراہیم تھا

اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح رنگ میں صحابہ کے مقام کو بھی پہچاننے کی توفیق عطا فرمائے اور انکے نمونوں پر چلتے ہوئے اپنے اخلاص و وفا کو بھی بڑھانے کی توفیق عطا فرمائے

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 09 / مارچ 2018ء بمطابق 09 / امان 1397 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن، یو کے

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ- الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ- مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ- اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ-
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ- صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ-

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی قربانیوں اور ان کے مقام و مرتبہ اور اللہ تعالیٰ کے ان پر انعامات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

’’حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا سارا مال و متاع خدا تعالیٰ کی راہ میں دے دیا اور آپ کمبل پہن لیا تھا مگر اللہ تعالیٰ نے اس پر انہیں کیا دیا۔ تمام عرب کا انہیں بادشاہ بنا دیا اور اسی کے ہاتھ سے اسلام کو نئے سرے سے زندہ کیا اور مرتد عرب کو پھر فتح کر کے دکھا دیا اور وہ کچھ دیا جو کسی کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا‘‘ فرماتے ہیں ’’غرض ان لوگوں کا صدق و وفا اور اخلاص و مروّت ہر مسلمان کے لئے قابل اُسوہ ہے۔ صحابہؓ کی زندگی ایک ایسی زندگی تھی کہ تمام نبیوں میں سے کسی نبی کی زندگی میں یہ مثال نہیں پائی جاتی......‘‘ فرماتے ہیں کہ ’’اصل بات یہ ہے کہ جب تک انسان اپنی خواہشوں اور اغراض سے الگ ہو کر خدا تعالیٰ کے حضور نہیں آتا وہ کچھ حاصل نہیں کرتا بلکہ اپنا نقصان کرتا ہے۔ لیکن جب وہ تمام نفسانی خواہشات اور اغراض سے الگ ہو جاوے اور خالی ہاتھ اور صافی قلب لے کر خدا تعالیٰ کے حضور جاوے تو خدا اس کو دیتا ہے اور خدا تعالیٰ اس کی دستگیری کرتا ہے۔ مگر شرط یہی ہے کہ انسان مرنے کو تیار ہو جاوے اور اس کی راہ میں ذلّت اور موت کو خیر باد کہنے والا بن جاوے‘‘ فرمایا ’’دیکھو دنیا ایک فانی چیز ہے۔ (کوئی اس میں مستقل نہیں رہتا) ’’مگر اس کی لذت بھی اسی کو ملتی ہے جو اس کو خدا کے واسطے چھوڑتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جو شخص خدا تعالیٰ کا مقرّب ہوتا ہے خدا تعالیٰ دنیا میں اس کے لئے قبولیت پھیلا دیتا ہے۔ یہ وہی قبولیت ہے جس کے لئے دنیا دار ہزاروں کوششیں کرتے ہیں کہ کسی طرح کوئی خطاب مل جاوے یا کسی عزت کی جگہ یا دربار میں کرسی ملے اور کرسی نشینوں میں نام لکھا جاوے۔ غرض تمام دنیوی عزتیں اسی کو دی جاتی ہیں اور ہر دل میں اسی کی عظمت اور قبولیت ڈال دی جاتی ہے جو خدا تعالیٰ کے لئے سب کچھ چھوڑنے اور کھونے پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔ نہ صرف آمادہ بلکہ چھوڑ دیتے ہیں۔ غرض یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے واسطے کھونے والوں کو سب کچھ دیا جاتا ہے‘‘

آپ مجلس میں بیٹھے یہ باتیں فرما رہے تھے۔ دوسری جگہ ایک اور روایت میں اس کے یہ الفاظ بھی ملتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ ’’زمینی گورنمنٹوں کے لئے جو ذرا سا کچھ گنواتا ہے ان کو اجر ملتا ہے‘‘ (عام دنیاداری میں دیکھو تم کچھ دیتے ہو، ان کی خاطر کچھ کرتے ہو تو اجر ملتا ہے) فرمایا ’’تو جو خدا کے لئے گنوائے تو کیا اسے اجر نہ ملے گا؟‘‘ پھر آپ فرماتے ہیں ’’اور وہ نہیں مرتے ہیں جب تک وہ اس سے کئی چند نہ پالیں جو انہوں نے خدا تعالیٰ کی راہ میں دیا ہے۔ خدا تعالیٰ کسی کا قرض اپنے ذمہ نہیں رکھتا۔ مگر افسوس یہ ہے کہ ان باتوں کو ماننے والے اور ان کی حقیقت پر اطلاع پانے والے بہت ہی کم لوگ ہیں‘‘ (ملفوظات جلد 5 صفحہ 399-398 مع حاشیہ، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

یہ صدق و وفا اور اخلاص و مروّت دکھانے والوں کے نمونے ہمیں اس شان سے نظر آتے ہیں کہ انسان حیران رہ جاتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی نے نہ صرف ان کی محبتوں کے رخ بدل دیئے۔ پہلے محبتوں کے رخ کسی اور طرف تھے پھر اور طرف کر دیئے۔ دنیا سے خدا کی طرف کر دیئے۔ بلکہ ان محبتوں کے پیمانوں کو وہ عروج عطا کر دیا، وہ بلندیاں دے دیں جس کی مثال پہلے دنیا میں نہیں ملتی تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کس خوبصورتی سے اس عروج اور بلندی کی مثال دی ہے کہ فرمایا کہ ان کے اس معیار محبت اور قربانی کی سابقہ انبیاء کی زندگی میں بھی مثال نہیں پائی جاتی۔ اور جہاں تک نبیوں کے ماننے والوں کا سوال ہے تو ان کی شان کیا، ان کی حالت تو صحابہ کے مقابلہ میں بہت ہی گری ہوئی تھی۔ یہ صحابہ اپنی تمام نفسانی خواہشات سے پاک تھے۔ صاف دل ہو کر اور اللہ تعالیٰ کے لئے خالص ہو کر صرف اور صرف خدا تعالیٰ کی رضا چاہنے کے لئے اپنی زندگیاں گزارنے والے تھے اور جب یہ حالت ہو تو پھر خدا تعالیٰ بھی نوازتا ہے اور بے انتہا نوازتا ہے اور ہم صحابہ کی زندگی میں یہ باتیں دیکھتے ہیں۔

بعض صحابہ کے واقعات پیش کرتا ہوں کہ کس طرح انہوں نے اپنے نفسوں کو خدا تعالیٰ کے ماتحت کر لیا تھا۔ کیا نمونے انہوں نے دکھائے۔

حضرت عَبّاد بن بشر ایک انصاری صحابی تھے۔ عین جوانی میں تقریباً پینتالیس سال کی عمر میں ان کو شہادت نصیب ہوئی تھی۔ (اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ جلد 3 صفحہ 46 عباد بن بشرؓ دار الفکر بیروت 2003ء)، (الاصابہ فی تمیز الصحابہ جلد 3 صفحہ 496 عباد بن بشرؓ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2005ء) ان کی عبادت اور قرآن کریم کی تلاوت کا ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تہجد کے وقت جاگے تو مسجد سے قرآن کریم کی تلاوت کی آواز آ رہی تھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تہجد کے لئے بہت جلدی جاگا کرتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا یہ آواز عَبّاد کی ہے؟ حضرت عائشہ کہتی ہیں مَیں نے عرض کی کہ انہی کی آواز لگتی ہے۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دعا دی کہ اے اللہ عَبّاد پر رحم کر۔ (صحیح البخاری کتاب الشہادات باب شہادۃ الاعمی ...... الخ حدیث 2655)

کتنے خوش نصیب تھے وہ لوگ جو قرآن کریم کی تلاوت میں اپنی راتیں گزار کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں کے براہ راست حاصل کرنے والے بنے۔ اور راتوں کو اٹھ کر وہ اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لئے اور

اس کی رحمتوں کو حاصل کرنے کے لئے پکارتے تھے۔

حضرت عبّادکو اپنی ایک خواب کی وجہ سے یہ یقین تھا کہ انہیں شہادت کا رتبہ حاصل ہوگا۔ حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ حضرت عبّاد نے ایک دفعہ مجھے کہا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ آسمان پھٹا ہے اور مَیں اس میں داخل ہوگیا ہوں تو پھر وہ جڑ گیا ہے۔ واپس اپنی اصلی حالت میں آ گیا ہے۔ اس خواب سے وہ کہتے تھے کہ مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے شہادت کا رتبہ دے گا۔ ان کی یہ خواب جنگ یمامہ میں پوری ہوئی اور بڑی بہادری سے لڑتے ہوئے انہوں نے شہادت پائی۔ لیکن جس دشمن سے لڑ رہے تھے اس پر آپ کے دستے نے جس میں تمام انصار شامل تھے فتح پائی۔ آپ تو شہید ہو گئے لیکن دشمن پر فتح پائی۔ حضرت ابوسعید کہتے ہیں کہ جنگ کے بعد ان کا چہرہ تلوار کے زخموں کی وجہ سے پہچانا نہیں جا تا تھا۔ ان کی نعش کو ان کے جسم کے ایک نشان کی وجہ سے پہچانا گیا۔ (الطبقات الکبریٰ لابن سعد مترجم جلد 4 صفحہ 31 مطبوعہ نفیس اکیڈمی کراچی)

پھر تاریخ ہمیں ایک اور صحابی کے متعلق بتاتی ہے جن کا نام حرام بن ملحان تھا۔ یہ نوجوان نوجوانوں اور دوسروں کو قرآن سکھانے اور غریبوں اور اصحاب صفہ کی خدمت میں پیش پیش رہتے تھے۔ جب بنی عامر کے ایک وفد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ ہمیں تبلیغ کے لئے کچھ لوگ بھیجیں تا کہ ہمیں بھی اسلام کا پتہ چلے اور ہمارے لوگ اسلام میں داخل ہوں۔ نیت ان کی اس وقت بھی خراب تھی لیکن بہرحال انہوں نے یہ درخواست کی۔ یہ لوگ قابل اعتبار نہیں تھے اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے تم لوگوں سے خطرہ ہے کہ جس کو میں بھیجوں گا اسے شاید تمہارے لوگ نقصان پہنچائیں تو ان کے سردار نے کہا۔ وہ ابھی مسلمان نہیں ہوا۔ لیکن کہنے لگا کہ میں ذمہ داری لیتا ہوں۔ میں ذمہ دار ہوں گا اور سارے میری امان میں ہوں گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر ایک وفد بنی عامر کی طرف بھیجا۔ حرام بن ملحان کو امیر مقرر کیا۔ جب یہ وفد وہاں پہنچا تو حضرت حرام بن ملحان کو شک ہوا کہ ضرور کوئی گڑبڑ ہے۔ ان کے طور کوئی صحیح نظر نہیں آ رہے تھے۔ دَور سے پتا لگ رہا تھا کہ ان لوگوں کی نیت ٹھیک نہیں ہے۔ چنانچہ انہوں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ احتیاطی تدبیر کرنی چاہئے اور سب کو وہاں اکٹھے نہیں جانا چاہئے کیونکہ اگر انہوں نے گھیر لیا تو سب کو ایک ہی وقت میں نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ اس لئے تم سب یہیں رہو اور مَیں اور ایک اور ساتھی جاتے ہیں۔ اگر تو انہوں نے ہم سے صحیح سلوک کیا تو تم لوگ بھی آ جانا اور اگر ہمیں نقصان پہنچایا تو پھر تم لوگ حالات کے مطابق فیصلہ کرنا کہ کیا کرنا ہے۔ واپس جانا ہے یا ان سے لڑنا ہے یا وہیں رہنا ہے۔ جب یہ حرام بن ملحان اور ان کے ساتھی ان لوگوں کے قریب گئے تو بنی عامر کے سردار نے ایک آدمی کو اشارہ کیا اور اس نے پیچھے سے حرام بن ملحان پر نیزے سے حملہ کیا۔ ان کی گردن سے خون کا فوارہ نکلا۔ انہوں نے اس خون کو اپنے ہاتھوں پر لیا اور کہا کہ رب کعبہ کی قسم! مَیں کامیاب ہو گیا۔ کعبہ کے رب کی قسم مَیں کامیاب ہو گیا۔ اور بعد میں پھر ان کے دوسرے ساتھی کو بھی شہید کر دیا گیا اور پھر باقاعدہ حملہ کر کے باقی جو ستّر لوگ تھے، ان سب کو شہید کر دیا سوائے ایک یا دو کے جو بچے۔ جب ان لوگوں کو ظالمانہ طور پر دھوکے سے شہید کیا جا رہا تھا تو انہوں نے یہ دعا کی کہ اے اللہ ایک تو ہماری یہ قربانیاں قبول فرما لے اور ہماری اس حالت کی اطلاع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کر دے کیونکہ یہاں تو اطلاع پہنچانے کا کوئی ذریعہ نہیں ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت جبرائیل نے ان صحابہ کا سلام پہنچایا اور وہاں کے حالات اور شہادت کی اطلاع دی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو اطلاع دی کہ وہ سب شہید کر دیئے گئے ہیں۔ ستر صحابہ تھے جیسا کہ میں نے کہا، اور ان سب کی شہادت کا آپ کو بڑا انتہائی صدمہ تھا۔ آپ نے تیس دن تک ان قبائل کے خلاف دعا کی کہ اے اللہ ان میں سے جنہوں نے یہ ظلم کیا ہے خود ان کی پکڑ کر۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان شہادتوں کو بڑی عظیم شہادتیں قرار دیا ہے۔

(صحیح البخاری کتاب المغازی باب غزوۃ الرجیع ...... الخ حدیث 4091) (صحیح مسلم کتاب الامارۃ باب ثبوت الجنۃ للشھید حدیث 4917) (تاریخ الخمیس جلد اوّل صفحہ 452 سریۃ المنذر بن عمرو الی بئر المعونۃ مطبوعہ موسسۃ شعبان بیروت) (مسند احمد بن حنبل جلد 4 صفحہ 355 حدیث 12429 مسند انس بن مالکؓ مطبوعہ عالم الکتب بیروت 1998ء)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس عشق و محبت اور دین کی خاطر عظیم الشان قربانی کا ذکر کرتے ہوئے ایک موقع پر فرماتے ہیں کہ ”محبت ایک ایسی شئے ہے کہ وہ سب کچھ کرا دیتی ہے۔ ایک شخص کسی پر عاشق ہوتا ہے تو معشوق کے لئے کیا کچھ نہیں کر گزرتا“ پھر دنیا والوں کی ایک مثال دی آپ نے کہ ”ایک عورت کسی پر عاشق تھی۔ اس کو کھینچ کھینچ کر لاتے تھے اور طرح طرح کی تکلیفیں دیتے تھے۔ ماریں کھاتی تھی مگر وہ کہتی تھی کہ مجھے لذّت ملتی ہے۔ جبکہ جھوٹی محبتوں، فسق و فجور کے رنگ میں جلوہ گر ہونے والے عشق میں مصائب اور مشکلات کے برداشت کرنے میں ایک لذت ملتی ہے۔“ آپ فرماتے ہیں (دنیا داروں کا یہ حال ہے) ”تو خیال کرو کہ وہ جو خدا تعالیٰ کا عاشق زار ہو، اس کے آستانہ اُلوہیت پر نثار ہونے کا خواہشمند ہو وہ مصائب اور مشکلات میں کس قدر لذت پا سکتا ہے“ آپ فرماتے ہیں کہ ”صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی حالت دیکھو۔ مکّہ میں ان کو کیا کیا تکلیفیں پہنچیں۔ بعض ان میں سے پکڑے گئے۔ قسم قسم کی تکلیفوں اور عقوبتوں میں گرفتار ہوئے۔ مرد تو مرد بعض مسلمان عورتوں پر اس قدر سختیاں کی گئیں کہ ان کے تصوّر سے بدن کانپ اٹھتا ہے۔ اگر وہ مکّہ والوں سے مل جاتے تو اس وقت بظاہر وہ ان کی بڑی عزت کرتے کیونکہ وہ ان کی برادری ہی تو تھے۔ مگر وہ کیا چیز تھی جس نے ان کو مصائب اور مشکلات کے طوفان میں بھی حق پر قائم رکھا۔ وہ وہی لذت اور سرور کا چشمہ تھا جو حق کے پیار کی وجہ سے ان کے سینوں سے پھوٹ نکلتا تھا“

پھر آپ اس واقعہ کی مثال دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔ ”ایک صحابی کی بابت لکھا ہے کہ جب اس کے ہاتھ کاٹے گئے تو اس نے کہا کہ میں وضو کرتا ہوں۔ آخر لکھا ہے کہ سر کاٹو تو“ (پھر کہا کہ) ”سجدہ کرتا ہے۔ کہتا ہوا مر گیا۔ اس وقت اس نے دعا کی کہ یا اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر پہنچا دے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت مدینہ (میں) تھے۔ جبرائیل علیہ السلام نے جا کر السلام علیکم کہا۔ آپ نے علیکم السلام کہا اور اس واقعہ پر اطلاع ملی۔ غرض اس لذت کے بعد جو خدا تعالیٰ میں ملتی ہے ایک کیڑے کی طرح کچل کر مر جانا منظور ہوتا ہے“ (جس طرح ان صحابی نے کہا تھا میں نے ربِّ کعبہ کو پا لیا جو انتہا تھی عشق کی وہاں میں پہنچ گیا) فرماتے ہیں کہ ”اور مومن کو سخت سے سخت تکالیف بھی آسان ہی ہوتی ہیں۔ سچ پوچھو تو مومن کی نشانی ہی یہی ہوتی ہے کہ وہ مقتول ہونے کے لئے تیار رہتا ہے۔ اسی طرح اگر کسی شخص کو کہہ دیا جاوے کہ یا نصرانی ہو جا یا قتل کر دیا جائے گا۔ اس وقت دیکھنا چاہئے کہ اس کے نفس سے کیا آواز آتی ہے؟ آیا وہ مرنے کے لئے سر رکھ دیتا ہے یا نصرانی ہونے کو ترجیح دیتا ہے۔ اگر (وہ) مرنے کو ترجیح دیتا ہے تو وہ مومن حقیقی ہے ورنہ کافر ہے۔ غرض ان مصائب میں جو مومنوں پر آتے ہیں اندر ہی اندر ایک لذت ہوتی ہے۔ بھلا سوچو تو سہی کہ اگر یہ مصائب لذت نہ ہوتے تو انبیاء علیہم السلام ان مصائب کا ایک دراز سلسلہ کیونکر گزارتے“ (ماخوذ از ملفوظات جلد 2 صفحہ 309-308، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

یہاں تو صحابہ کی جو مثالیں ہیں ان میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی نے ایک ایسی روح پھونک دی تھی کہ جاتے ہوئے بھی یہ کہتے تھے، مرتے ہوئے یہ کہتے تھے جیسا کہ ہم نے سنا کہ کعبہ کے رب کی قسم ہم کامیاب ہو گئے۔ ہم نے خدا کو پا لیا۔ لیکن یہ وہ لوگ تھے جو نیکیاں کرنے والے تھے۔ جن پر جب ظلم کئے جاتے تھے تو اس ظلم کی خاطر قربانیاں دیتے تھے نہ کہ خود ظالم بن کر ظلم کرتے جس طرح کہ آج کل کے بعض گروہوں نے کام شروع کیا ہے اور پھر کہتے ہیں کہ ہم شہید ہو گئے یا شہید ہو جائیں گے تو جنت میں چلے جائیں گے۔ یہ وہ لوگ نہیں تھے۔ یہ لوگ ظلم کے خلاف جنگ کرنے والے تھے۔ ظلم پھیلانے والے نہیں تھے۔

پھر حضرت عبداللہؓ بن عمرو ایک انصاری صحابی تھے جن کے بارے میں یوں بیان ہوا ہے کہ اُحد کی جنگ میں جاتے ہوئے انہوں نے اپنے بیٹے کو کہا کہ سب سے پہلے مجھے شہادت حاصل ہوگی۔ شاید انہوں نے خواب دیکھی تھی یا اللہ تعالیٰ نے بتایا تھا۔ کہنے لگے کہ میری موت کے بعد تم اپنی بہنوں کا خیال رکھنا۔ ان کی بیٹیاں تھیں۔ اور ایک یہودی سے مَیں نے قرض لیا ہوا ہے۔ وہ قرض میرے کھجور کے باغات میں سے ادا کر دینا جب اس کی آمد آئے گی۔ (صحیح البخاری کتاب الجنائز باب ھل یخرج المیت من القبر واللحد لعلۃ حدیث 1351، کتاب المناقب باب علامات النبوۃ حدیث 3580) (عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری جلد 8 صفحہ 244 حدیث 1351 کتاب الجنائز باب ھل یخرج المیت من القبر واللحد لعلۃ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت 2003ء)

یہ تھا اللہ تعالیٰ سے محبت اور تقویٰ، پاکیزگی اور حقوق کی ادائیگی کا معیار۔ جنگ میں جا رہے ہیں۔ جان کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔ کوئی فکر نہیں۔ بلکہ اس بات کی خوشی ہے کہ میں شہید ہونے والوں میں سے پہلے شہید کی سعادت پانے والا ہوں یا پاؤں گا۔ یہ خوف نہیں کہ میری جوان بیٹیاں ہیں ان کے حقوق بھی ادا کرنے ہیں۔ ان حقوق کی ادائیگی کے لئے ایک تو توکّل علی اللہ ہے۔ اللہ پر توکل کیا۔ پھر بیٹے کو نصیحت کی کہ اب تم نے گھر کا بڑا بن کر ان فرائض کو پورا کرنا ہے اور بہنوں کا خیال رکھنا ہے۔ اور پھر قرض کی ادائیگی کی بھی فکر ہے کہ یہودی سے قرض لیا ہوا ہے اس کا سامان بھی مَیں تمہیں نہیں کہتا کہ تم اپنی ذات سے کرو بلکہ انشاء اللہ تعالیٰ باغات کی آمد سے ادا ہو جائے گا۔ تمہارے پہ بوجھ نہیں ڈال رہا۔ ہاں ایک فرض سے تمہیں آگاہ کر رہا ہوں۔ ایک اسلامی حکم سے تمہیں آگاہ کر رہا ہوں کہ قرض کی ادائیگی کرنی ضروری ہے اور قرض اتار کر پھر ہی تم میری جائیداد کے وارث بن سکتے ہو۔ پہلی بات اور پہلا حکم یہی ہے کہ قرض اتارو۔

حضرت عبداللہ کی شہادت اور قربانی کو بھی کس طرح اللہ تعالیٰ نے نوازا۔ اس کا ذکر یوں ملتا ہے کہ حضرت عبداللہ کے بیٹے کو افسردہ دیکھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تعزیت فرمانے کے بعد فرمایا کہ مَیں تمہیں ایک خوش کرنے والی بات بتاتا ہوں۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے باپ کو شہادت کے بعد اپنے سامنے بٹھایا اور فرمایا کہ مجھ سے جو چاہو خواہش کرو مَیں تمہیں عطا کروں گا۔ حضرت عبداللہ نے اپنے رب سے عرض کیا کہ اے

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

”ہمارے ہر عہدے دار کو چاہئے کہ وہ جس بھی سطح کے عہدیدار ہیں اپنے نمونے قائم کریں۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 6/فروری 2015)

طالبِ دُعا: بشیر احمد مشتاق (صدر جماعت احمدیہ حلقہ اِرم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

”ہمارے اجتماعات کی اصل روح تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق اور آپس میں محبت و اخوت میں بڑھ جائے۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 30/ستمبر 2016)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، ننگل باغبانہ، قادیان

میرے خدا! میں نے حقِ بندگی تو ادا نہیں کیا۔ تیرے سامنے خواہش کس منہ سے کروں۔ حالانکہ آپ کے عبادتوں کے معیار تھے، قربانیوں کے معیار تھے۔ لیکن پھر بھی یہ کہہ رہے ہیں کہ مَیں نے تیرا حقِ بندگی تو ادا نہیں کیا۔ اور پھر کس منہ سے تیرے سامنے اپنی خواہش کا اظہار کروں۔ تیرا رحم اور فضل ہے جو عطا کر دے۔ پھر عرض کیا کہ خواہش میری اگر پوچھتا ہے اے اللہ! تو یہی خواہش ہے کہ مجھے تُو پھر دنیا میں لوٹا دے تا کہ مَیں پھر تیرے نبی کے ساتھ ہو کر دشمن کا مقابلہ کروں اور پھر شہید ہو کر آؤں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مَیں یہ فیصلہ کر چکا ہوں جس کو ایک دفعہ موت دے دوں وہ دوبارہ دنیا میں لوٹایا نہیں جاتا۔ (مجمع الزوائد جلد 9 صفحہ 389 حدیث 15756 کتاب المناقب باب فی عبداللہ بن عمروؓ مطبوعہ دار الکتب العلمیة بیروت 2001ء) اس لئے یہ خواہش تو پوری نہیں ہو سکتی۔ باقی انشاء اللہ، اللہ چاہتا ہے کہ شہید کا جو مقام ہے وہ تو ملنا ہی ہے۔

اسی طرح ایک اور صحابی حضرت عمرؓو بن جموح کے بارے میں ان کے جذبہ قربانی اور شہادت کا ذکر ملتا ہے کہ وہ اپنے پاؤں کی تکلیف کی وجہ سے لنگڑا کر چلتے تھے۔ کافی تکلیف تھی۔ اس وجہ سے بدر کی جنگ میں ان کے بیٹوں نے ان کے معذور ہونے کی وجہ سے انہیں شامل نہیں ہونے دیا۔ جب اُحد کا موقع آیا اور دشمن نے حملہ کیا۔ کافر لوگ مسلمانوں پر حملہ کرنے کے لئے اکٹھے ہوئے۔ تو انہوں نے اپنے بیٹوں سے کہا کہ اب تم جو چاہو کر لو مَیں نے اب تمہاری بات نہیں ماننی اور اس میں ضرور شامل ہونا ہے۔ چنانچہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میرے بیٹے میرے پاؤں کی تکلیف کی وجہ سے جنگ میں مجھے شامل ہونے سے روک رہے ہیں۔ لیکن میں آپ کے ساتھ اس جہاد میں شامل ہونا چاہتا ہوں۔ اور عرض کیا کہ خدا کی قسم میں امید کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری دلی خواہش پوری کرے گا اور مجھے شہادت عطا فرمائے گا اور میں اپنے لنگڑے پاؤں کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤں گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ معذوری کی وجہ سے تم پر جہاد تو فرض نہیں بنتا۔ لیکن اگر تمہاری یہی خواہش ہے، تم یہی خواہش رکھتے ہو تو پھر شامل ہو جاؤ۔ اور بیٹوں کو بھی فرمایا کہ انہیں شامل ہونے دو۔ چنانچہ حضرت عمرو جنگ میں شامل ہوئے اور یہ دعا کرتے تھے کہ اے اللہ! مجھے شہادت عطا کر اور مجھے ناکام و نامراد اپنے گھر کی طرف نہ لوٹانا اور پھر واقعۃً ان کی یہ خواہش پوری بھی ہوئی اور وہ میدان اُحد میں شہید ہوئے۔ (اسد الغابہ جلد 7 صفحہ 689-688 مترجم، عمرو بن الجموح مطبوعہ المیزان ناشران و تاجران کتب لاہور)

پس یہ لوگ ایمان میں بڑھے ہوئے تھے۔ یقین میں بڑھے ہوئے تھے۔ کسی بھی صحابی کے واقعہ کو لے لیں۔ وہ اخلاص اور وفا اور خدا تعالیٰ کی خاطر جان کے نذرانے پیش کرنے کے لئے ہمہ وقت تیار رہتے تھے۔

حضرت ابوطلحہ ایک انصاری صحابی تھے جو تیر اندازی میں مشہور تھے۔ احد کی جنگ میں تیر اندازی کرتے ہوئے انہوں نے بڑے جوہر دکھائے۔ (صحیح البخاری کتاب المناقب باب مناقب ابی طلحہ انصاریؓ حدیث 3811)، (صحیح البخاری کتاب المغازی باب اذ ھمت طائفتان ...... الخ حدیث 4064) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ ابوطلحہ کے آگے تیر ڈال دو۔ کیونکہ وہ بڑی تیزی سے تیر استعمال کرتے تھے اور ان کے یہ تیر بڑے نشانوں پر لگتے تھے۔ ان کو بھی اُحد کی جنگ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے ڈھال بن کر کھڑے ہونے کی توفیق ملی۔ یہ انصاری تھے۔ حضرت طلحہ نے تو اپنا ہاتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کے سامنے کیا ہوا تھا۔ اور ابوطلحہ کو بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑے ہو کر شجاعت اور بہادری کے جوہر دکھانے کا موقع ملا۔ (صحیح البخاری کتاب المناقب باب مناقب ابی طلحہ انصاریؓ حدیث 3811) بے خوف اور بے دھڑک خطرناک ترین جگہوں پر کھڑے ہونے کو جنگ کے دوران ترجیح دیتے تھے۔ اس لئے کہ دشمن جو اسلام کو ختم کرنا چاہتا ہے اس کے ساتھ لڑیں۔ اس لئے کہ دنیا میں امن اور سلامتی قائم کر سکوں جیسا کہ میں نے کہا ان لوگوں نے ظلم کرنے کے لئے جنگیں نہیں کیں۔ بلکہ دشمن نے جب حملہ کیا تو پھر بزدلی نہیں دکھائی۔ بلکہ بہادری اور جرأت کے جوہر دکھائے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کے لئے اپنی تمام تر صلاحیتیں استعمال کیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ”خدا (تعالیٰ) کی طرف سے جو معلوم ہوتا ہے وہ ہو کر ہی رہتا ہے۔ اَسباب کیا شئے ہے؟ کچھ بھی نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میری راہ میں جاؤ گے تو مُرٰغَمًا كَثِيرًا (النساء: 101) پاؤ گے۔ صحت نیت سے جو قدم اٹھاتا ہے۔ خدا اس کے ساتھ ہوتا ہے بلکہ انسان اگر بیمار ہو تو اس کی بیماری دور ہو جاتی ہے“ فرمایا کہ ”صحابہ کی نظیر دیکھ لو۔ دراصل صحابہ کرام کے نمونے ایسے ہیں کہ کُل انبیاء کی نظیر ہیں۔ خدا کو تو عمل ہی پسند ہیں۔ انہوں نے بکریوں کی طرح اپنی جانیں دیں اور ان کی مثال ایسی ہے جیسے نبوت کی ایک ہیکل آدم علیہ السلام سے چلی آتی تھی۔“ (نبوت کی ایک شکل ہے، ایک عظمت ہے جس کو ظاہر صورت میں بتایا جاتا ہے۔ ہمارے مذہب کی تاریخ میں ہمیں حضرت آدم علیہ السلام سے چلی آتی نظر آتی ہے۔) فرماتے ہیں کہ ”مگر صحابہ کرام نے چمکا کر دکھلا دی“ (صرف اس کی علمی حیثیت نہیں بتائی بلکہ عمل سے اس کو چمکا کر دکھلا دیا) ”اور بتلا دیا کہ صدق اور وفا اسے کہتے ہیں“ آپ فرماتے ہیں ”حضرت عیسیٰ کا تو حال ہی نہ پوچھو۔ موسیٰ (علیہ السلام) کو کسی نے فروخت نہ کیا۔ مگر عیسیٰ کو ان کے حواریوں نے تیس روپے لیکر فروخت کر دیا۔ قرآن شریف سے ثابت ہوتا ہے کہ حواریوں کو عیسیٰ علیہ السلام کی صداقت پر شک تھا جبھی تو مائدہ مانگا اور کہا وَنَعۡلَمَ اَنۡ قَدۡ صَدَقۡتَنَا تا کہ تیرا سچا اور جھوٹا ہونا ثابت ہو جائے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نزولِ مائدہ سے پیشتر ان کی حالت نَعۡلَمُ کی نہ تھی۔ پھر جیسی بے آرامی کی زندگی انہوں نے (یعنی صحابہ کرام نے) بسر کی اس کی نظیر کہیں نہیں پائی جاتی“ فرماتے ہیں کہ ”صحابہ کرام کا گروہ عجیب گروہ قابلِ قدر اور قابلِ پیروی گروہ تھا۔ انکے دل یقین سے بھر گئے ہوئے تھے۔ جب یقین ہوتا ہے تو آہستہ آہستہ اوّل مال وغیرہ دینے کو جی چاہتا ہے۔ پھر جب بڑھ جاتا ہے تو صاحبِ یقین خدا کی خاطر جان دینے کو تیار ہو جاتا ہے“۔ (ملفوظات جلد 5 صفحہ 42، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

یہ یقین بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی کی وجہ سے ہر وقت بڑھتا ہی چلا جا رہا تھا۔ ان صحابہ کے عام روز کے معاملات بھی عشق رسول کے عجیب نظارے دکھاتے ہیں۔ ان کی کوشش ہوتی تھی کہ کس طرح کوئی موقع ملے اور ہم اپنی محبت کا اظہار کریں۔

حضرت عبداللہ بن عَمرو کے بارے میں آتا ہے کہ وہ ہر وقت اس فکر میں رہتے تھے کہ کس طرح عام حالات میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت و وفا کا اظہار کریں۔ روایت میں آتا ہے کہ ایک دفعہ اپنے بیٹے حضرت جابر کے ہاتھ گھر میں پکی ہوئی کوئی میٹھی چیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھجوائی۔ جب وہ واپس آئے تو بیٹے سے پوچھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ ارشاد فرمایا تھا؟ انہوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جابر گوشت لائے ہو۔ اس پر حضرت عبداللہ بن عمرو نے کہا کہ میرے آقا کو گوشت کی خواہش ہے۔ اسی وقت گھر کی ایک بکری ذبح کی اور پھر گوشت بھون کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھجوایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے خاندان کو بھی دعا سے نوازا۔

(الجامع لشعب الایمان جلد 8 صفحہ 63-62 حدیث 5503 مطبوعہ مکتبۃ الرشد ناشرون ریاض 2003ء)

صحابہ کو شروع میں اپنے قریبی رشتہ داروں کو بھی تبلیغ کرنے میں بڑی دقّتیں پیش آتی تھیں۔ کہیں بیٹا مسلمان ہوا اور باپ نہیں تو مشکلات ہیں۔ کہیں کوئی اَور کمزور رشتہ دار مرد یا عورت مسلمان ہوا تو دوسرے بڑے رشتہ دار تنگ کر رہے ہیں یا وہ ناپسندیدگی کا اظہار کرتے تھے۔ حضرت عمرو بن جموح سے پہلے ان کے بیٹے نے بیعت کر لی تھی۔ باپ مشرک تھا۔ باپ کو تبلیغ کرنے کے لئے جب اور کوئی رستہ نہیں دیکھا، وہ مانتے نہیں تھے تو بیٹے نے یہ راستہ نکالا کہ اپنے باپ کا وہ بُت جو گھر میں بڑا سجا کر رکھا گیا تھا اسے رات کو اٹھا کر کوڑے کے گڑھے میں پھینک دیا۔ عمرو بن جموح دوبارہ تلاش کر کے اپنے گھر میں اس کو لے آئے اور بڑے غصہ سے کہا کہ اگر مجھے پتا چل جائے کہ کس نے میرے بت کے ساتھ یہ سلوک کیا ہے تو میں اسے بڑی عبرتناک سزا دوں۔ اگلے دن پھر بیٹا اپنے باپ کے بت کے ساتھ وہی سلوک کرتا اور کسی گڑھے میں پڑا ہوا وہ بت ملتا۔ آخر ایک دن انہوں نے یعنی عمرو نے اس بت کو خوب صاف کیا اور سجایا اور ساتھ اپنی تلوار رکھ دی اور اس بت کو کہا کہ مجھے نہیں پتا لگتا کہ کون تمہارے ساتھ یہ حرکتیں کر رہا ہے۔ لیکن اب میں تلوار بھی تمہارے ساتھ رکھ رہا ہوں اب اپنی حفاظت تم خود کر لینا۔ اگلے دن جب دیکھا تو بت پھر غائب تھا۔ تلاش کرنے پر ایک گند کے ڈھیر پر ایک مردہ کتے کے گلے میں بندھا ہوا ملا۔ عمرو یہ دیکھ کر سوچ میں پڑ گئے کہ وہ بت جسے میں نے خدا بنا رکھا ہے اس میں تو اتنی ہمت بھی نہیں ہے کہ تلوار پاس ہونے کے باوجود اپنا دفاع کر سکے تو اس نے میری حفاظت کیا کرنی ہے۔ چنانچہ انہوں نے بت کو مخاطب کر کے کہا کہ اگر تم سچے خدا ہوتے تو یوں کتے کے گلے میں نہ پڑے ہوئے ہوتے۔ پس میں بلند و برتر اللہ کی تعریف کرتا ہوں جو رزق عطا کرنے والا اور انصاف کرنے والا ہے۔ کہتے ہیں کہ یہ انصار میں سب سے آخر میں اسلام قبول کرنے والے عمرو بن جموح ہی تھے۔ (اسد الغابہ جلد 7 صفحہ 688 مترجم مطبوعہ المیزان ناشران و تاجران کتب لاہور)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے صحابہ سے محبت کا جو انداز تھا اور پھر جس طرح آپ کی قوت قدسی سے اللہ تعالیٰ سے ان صحابہ کا تعلق پیدا ہوا اور پھر خدا تعالیٰ بھی بعض دفعہ ان صحابہ کو براہ راست نوازتا تھا یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے توسّط سے ان کو نوازتا تھا۔ اس کا ذکر بھی صحابہ کے مقام و مرتبہ کا پتا دیتا ہے۔

حضرت ابی بن کعب کا تعلق باللہ کا بھی ایک خاص مقام تھا۔ بخاری میں بھی یہ روایت آتی ہے کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ میں تجھے قرآن پڑھ کر سناؤں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے اپنے صحابی کو کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے یہ کہا ہے کہ میں تمہیں قرآن پڑھ کر سناؤں۔ حضرت اُبیّ بن کعب حیرانی سے پوچھنے لگے کہ کیا اللہ تعالیٰ نے میرا نام لے کر فرمایا ہے۔ اس خدا نے جو سارے جہان کا مالک ہے میرا نام لے کر کہا ہے کہ مجھے قرآن سنایا جائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

”خلافت سے مضبوط تعلق کیلئے ہر احمدی کو ایم.ٹی.اے سننے کی ضرورت ہے، اس کی عادت ڈالنی چاہئے۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 4/مارچ 2016)

طالبِ دُعا: مقصود احمد قریشی ولد مکرم محمد عبیداللہ قریشی اینڈ فیملی و افراد خاندان (جماعت احمدیہ بنگلور)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

”ہمارا پہلا اور سب سے بڑا فرض جو بنتا ہے وہ یہ کہ خدا تعالیٰ سے تعلق میں بڑھیں اور اسے مضبوط کریں۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 25/مارچ 2016)

طالبِ دُعا: ایم خلیل احمد (امیر ضلع شموگہ) صوبہ کرناٹک

تمہارا نام لے کر کہا ہے۔اس پر اُبیؓ بن کعب شدت جذبات سے رونے لگے۔ بہرحال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں لَمۡ یَکُنِ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا کی سورۃ پڑھ کر سنائی۔یعنی سُوۡرَۃُ اَلۡبَیِّنَۃِ۔(صحیح البخاری کتاب تفسیر القرآن باب کلّا لئن لم ینتہ ......الخ حدیث 4961-4960) جب کسی نے ایک دفعہ بعد میں اُبیؓ بن کعب سے پوچھا کہ آپ تو یہ بات سن کر بہت خوش ہوئے ہوں گے۔تو انہوں نے جواب دیا کہ جب اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں کو دیکھ کر اور یاد کر کے خوش ہوا کرو تو میں خوش کیوں نہ ہوتا۔(اسد الغابہ مترجم جلد 1 صفحہ 111 ابی بن کعبؓ مطبوعہ المیز ان ناشران وتاجران کتب لاہور) حضرت اُبیؓ بن کعب فہم قرآن بھی بہت رکھتے تھے۔ایک موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا۔(یہ دو تین ہفتے پہلے بھی مَیں ایک خطبہ کے دوران بیان کر چکا ہوں) کہ قرآن کریم کی کون سی آیت ایسی ہے جسے سب سے عظیم کہا جائے؟ تو انہوں نے پہلے تو یہی کہا کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصرار پر عرض کی کہ آیۃ الکرسی ایسی ہے جسے عظیم کہنا چاہئے۔آیۃ الکرسی کے ضمن میں مَیں نے یہ روایت بھی بیان کی تھی۔اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر بڑی خوشنودی کا اظہار فرمایا اور فرمایا کہ اے اُبیؓ! اللہ تعالیٰ تیرا علم مبارک کرے۔واقعی آیت الکرسی ہی قرآن کریم کی عظیم آیت ہے۔(سنن ابو داؤد کتاب الوتر باب ما جاء فی آیۃ الکرسی حدیث 1460) ایک روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات کے سال ان کے ساتھ سارے قرآن کا دَور کیا۔(کنز العمال جلد 13 صفحہ 266 حدیث 36779 مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ بیروت 1985ء) حضرت عمر کی اجازت سے آپ لوگوں کو قرآن کریم کا علم سکھایا کرتے تھے۔تفسیر بتایا کرتے تھے۔(صحیح البخاری کتاب صلاۃ التراویح باب فضل من قام رمضان حدیث 2010) تو یہ تھے وہ صحابہ جو ترقی کرتے کرتے اپنے انتہائی مقام کو پہنچے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ’’چونکہ ترقی تدریجاً ہوتی ہے اس لئے صحابہ کی ترقیاں بھی تدریجی طور پر ہوئی تھیں‘‘ فرماتے ہیں کہ ’’آپ صحابہ کو دیکھ کر (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کو دیکھ کر) چاہتے تھے کہ پوری ترقیات پر پہنچیں۔لیکن یہ عروج ایک وقت پر مقدر تھا‘‘ (یعنی تدریجی ہوتا ہے) ’’آخر صحابہ نے وہ پایا جو دنیا نے کبھی نہ پایا تھا اور وہ دیکھا جو کسی نے نہ دیکھا تھا‘‘

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 52، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک موقع پر صحابہ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ ’’صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانہ کو اگر دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ لوگ بڑے سیدھے سادے تھے جیسے کہ ایک برتن قلعی کروا کر صاف اور ستھرا ہو جاتا ہے۔ایسے ہی ان لوگوں کے دل تھے جو کلام الٰہی کے انوار سے روشن اور کدورت نفسانی کے زنگ سے بالکل صاف تھے۔گویا قَدۡ اَفۡلَحَ مَنۡ زَکّٰھَا کے سچے مصداق تھے‘‘

(ملفوظات جلد 6 صفحہ 15، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر آپ فرماتے ہیں کہ ’’صحابہ نے اس قدر صدق دکھایا اور انہوں نے نہ صرف بُت پرستی اور مخلوق پرستی سے ہی منہ موڑا‘‘ (نہ صرف بت پرستی سے اور مخلوق پرستی سے یعنی لوگوں کو پوجنے سے اور لوگوں کی خوش آمدیں کرنا یا ان کی منّتیں کرنا یہ بھی پوجنا ہی ہوتا ہے۔) ’’بلکہ درحقیقت ان کے اندر سے دنیا کی طلب ہی مسلوب ہو گئی اور وہ خدا کو دیکھنے لگ گئے۔ وہ نہایت سرگرمی سے خدا تعالیٰ کی راہ میں ایسے فدا تھے کہ گویا ہر ایک ان میں سے ابراہیم تھا‘‘ (ملفوظات جلد 6 صفحہ 137۔ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر فرمایا کہ ’’آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک جسم کی طرح ہیں اور (آپ کے) صحابہ کرامؓ آپ کے اعضاء ہیں‘‘ (ملفوظات جلد 6 صفحہ 279۔ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح رنگ میں صحابہ کے مقام کو بھی پہچاننے کی توفیق عطا فرمائے اور ان کے نمونوں پر چلتے ہوئے اپنے اخلاص و وفا کو بھی بڑھانے کی توفیق عطا فرمائے۔

......☆......☆......☆......

بقیہ اداریہ از صفحہ نمبر 2

مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب بڑے عالم دین، کئی کتابوں کے مصنف، محقق، فقیہ وغیرہ کی حیثیت سے جانے جاتے ہیں۔لیکن ہمیں حیرت ہے کہ اُنہوں نے جو دعویٰ کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہر قسم کی نبوت کا دروازہ بند ہے حتی کہ آپؐ کے بعد آپؐ کی غلامی میں کوئی اُمتی نبی بھی نہیں آسکتا اس کی وہ کوئی بھی دلیل نہیں لا سکے۔اگر دس بیس نہیں تو کوئی دو چار دلیل ہی پیش کرتے۔محض شیخی و تعلّی میں یہ انتہائی جھوٹا اور کھوکھلا دعویٰ کر دیا کہ اُمّت کا اجماع ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہر قسم کی نبوت بند ہے۔ان کے اجماع کا دعویٰ محض جھوٹ کا ایک پلندہ ہے۔چنانچہ ہم نے مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی دار العلوم دیوبند، اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، حضرت محی الدین ابن عربی، حضرت امام شعرانی، عارف ربّانی سیّد عبد الکریم جیلانی ابن ابراہیم جیلانی، حضرت ملّا علی قاری، حضرت سیّد شاہ ولی اللہ صاحب محدّث دہلوی، مولوی عبد الحیٔ صاحب لکھنوی، امام ابن حجر الہیثمی رحمۃ اللہ علیہم کے حوالے پیش کئے تھے۔ یہ بزرگانِ اُمت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ کی غلامی میں اُمتی نبی کی آمد کے قائل ہیں۔اب قارئین خود ہی فیصلہ فرمائیں کہ ان کے اجماع کا دعویٰ کس قدر بے بنیاد اور عوام کو دھوکا دینے والا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے الحق مباحثہ لدھیانہ میں محمد حسین بٹالوی صاحب کے حوالہ سے تحریر فرمایا ہے، انہوں نے ریویو براہین احمدیہ کے صفحہ 330 پر لکھا تھا:

’’اجماع میں اوّلاً یہ اختلاف ہے کہ یہ ممکن یعنی ہو بھی سکتا ہے یا نہیں بعضے اس کے امکان کو ہی نہیں مانتے۔ پھر ماننے والوں کا اس میں اختلاف ہے کہ اس کا علم ہو سکتا ہے یا نہیں۔ایک جماعت امکانِ علم کے بھی منکر ہیں۔ امام فخر الدین رازی نے کتاب محصول میں یہ اختلاف بیان کر کے فرمایا ہے کہ انصاف یہی ہے کہ بجز اجماع زمانہ صحابہ جب کہ مومنین اہل اجماع بہت تھوڑے تھے اور ان سب کی معرفت تفصیلی ممکن تھی اَور زمانہ کے اجماعوں کے حصول علم کی کوئی سبیل نہیں۔‘‘

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’اسی کے مطابق کتاب حصول المامول میں ہے جو کتاب ارشاد الفحول شوکانی سے ملخص ہے اس میں کہا ’’جو یہ دعویٰ کرے کہ ناقل اجماع ان سب علماء دنیا کی جو اجماع میں معتبر ہیں معرفت پر قادر ہے وہ اس دعویٰ میں حد سے نکل گیا اور جو کچھ اس نے کہا اٹکل سے کہا۔‘‘ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: خدا امام احمد حنبل پر رحم کرے کہ انہوں نے صاف فرما دیا ہے کہ جو دعویٰ اجماع کا مدعی ہے وہ جھوٹا ہے۔فقط۔‘‘

(الحق مباحثہ لدھیانہ، رُوحانی خزائن جلد 4، صفحہ 19)

اس شمارہ میں ہم نے قرآن مجید کی آیات سے امکانِ نبوت کے دلائل پیش کئے ہیں۔آئندہ شمارہ میں ہم حدیث کی رُو سے امکانِ نبوت کے دلائل پیش کریں گے۔انشاء اللہ۔ (منصور احمد مسرور)

قارئین اخبار بدر کے لئے ضروری اطلاع

سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اخبار بدر کے سالانہ چندہ کی شرح میں اضافہ کیا گیا ہے۔نئی شرح کے مطابق سالانہ چندہ 700 روپے مقرر ہوا ہے جو ماہِ اپریل 2018 سے لاگو ہوگا۔کاغذ، طباعت، پوسٹنگ اور دیگر اخراجات میں اضافہ کی وجہ سے بدل اشتراک میں اضافہ ناگزیر ہو گیا ہے۔قارئین اخبار بدر سے گزارش ہے کہ آئندہ نئی شرح کے مطابق ادائیگی کریں اور اسی طرح نمائندگان بدر کو بھی اطلاع دی جاتی ہے کہ وہ آئندہ نئی شرح یعنی 700 روپے سالانہ کے حساب سے وصولی کریں۔ (مینیجر ہفت روزہ اخبار بدر قادیان)

10 Years Quality Service 2003-2013
Study Abroad
سٹڈی ابراڈ
• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.
Study Abroad
10 Offices Across India
All Services free of Cost
Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.
Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh.
Phone : +91 40 49108888.
بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں
CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884
About Us
Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years
Achievements
• NAFSA Member Association , USA.
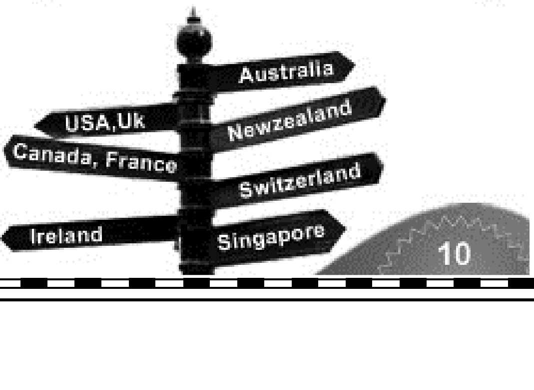

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ یورپ 2005

ڈنمارک سے پہلی مرتبہ MTA کے توسط سے خلیفۃ المسیح کے خطبہ جمعہ کی Live نشریات

بیعت کی تقریب، تقریب آمین، واقفین نو بچوں اور بچیوں کی الگ الگ کلاسز کا انعقاد، پریس میں دورہ کی کوریج

خدام الاحمدیہ، لجنہ اماء اللہ، انصار اللہ اور جماعت کی نیشنل مجالس عاملہ سے الگ الگ میٹنگز میں کارکردگی کا تفصیلی جائزہ اور جماعتی ترقی واستحکام کیلئے بیش قیمت ہدایات، قرآن کریم کے ڈینش ترجمہ کی ٹیم کے اراکان کے ساتھ میٹنگ، فیملی ملاقاتیں

(رپورٹ: عبدالماجد طاہر، ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے گزشتہ دوروں کی جو رپورٹیں اخبار بدر میں شائع ہونے سے رہ گئی ہیں، وہ قارئین کے استفادہ کیلئے شائع کی جارہی ہیں۔ (ایڈیٹر)

8 ستمبر 2005ء (بروز جمعرات)

صبح ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد نصرت جہاں کوپن ہیگن میں نماز فجر پڑھائی۔ صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف نوعیت کے دفتری امور سرانجام دیئے۔ دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد نصرت جہاں میں تشریف لاکر ظہر وعصر کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔

بعد از سہ پہر حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق چھ بجے فیملی اور انفرادی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ ڈنمارک کی مختلف جماعتوں کے 35 خاندانوں کے 135 افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی اور حضور انور کے ساتھ تصاویر بھی بنوائیں۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام رات ساڑھے آٹھ بجے تک جاری رہا۔ ملاقات کرنے والوں میں بہت سے خاندان، بچے بوڑھے، مرد خواتین ایسے تھے جو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے پہلی بار مل رہے تھے۔ ان کے جذبات اور خوشی اور مسرت کا اظہار ان کے چہروں سے عیاں تھا۔ سبھی اپنی اس خوش نصیبی اور سعادت پر بے حد خوش تھے۔ اللہ تعالیٰ ان برکتوں اور سعادتوں کو اور جو روحانی تبدیلی ان میں آئی ہے اس کو ان کے لئے دائمی بنادے۔

پونے نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد نصرت جہاں میں تشریف لاکر مغرب و عشا کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

......☆......☆......☆......

9 ستمبر 2005ء (بروز جمعۃ المبارک)

صبح ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز فجر مسجد نصرت جہاں کوپن ہیگن میں پڑھائی۔ صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

خطبہ جمعہ

دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد نصرت جہاں کوپن ہیگن میں تشریف لا کر خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ آج کا دن جماعت احمدیہ ڈنمارک کے لئے ایک تاریخی اہمیت کا حامل دن تھا۔ ڈنمارک کی سرزمین سے خلیفۃ المسیح کا یہ پہلا خطبہ جمعہ تھا جو ایم۔ٹی۔اے کے ذریعہ دنیا بھر میں Live نشر ہوا۔ اس طرح آج ڈنمارک بھی ان خوش قسمت ممالک کی فہرست میں شامل ہو گیا جہاں سے MTA کی Live نشریات ہوئی ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس خطبہ جمعہ کا متن حسب دستور علیحدہ شائع ہو رہا ہے۔ تین بجے حضور انور نے نماز جمعہ اور عصر کی نماز جمع کرکے پڑھائیں۔

بیعت کی تقریب

نمازوں کی ادائیگی کے بعد بیعت کی تقریب ہوئی۔ سات ممبران پر مشتمل ایک عرب فیملی اور ایک ڈینش دوست احمدیت میں داخل ہوئے۔ عرب فیملی کے سربراہ اور ڈینش دوست نے حضور انور کے دست مبارک پر بیعت کی سعادت حاصل کی۔ بیعت کی یہ تقریب MTA پر Live نشر ہوئی۔ ان نو احمدیوں سے بیعت لینے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ اس کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

فیملی ملاقاتیں

ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی اور انفرادی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ کوپن ہیگن اور ناکسو جماعتت کی 30 فیملیز کے 135 افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرف ملاقات حاصل کیا اور تصاویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام رات آٹھ بجے تک جاری رہا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد نصرت جہاں میں تشریف لاکر نماز مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائیں۔

تقریب آمین

نمازوں کی ادائیگی کے بعد آمین کی تقریب ہوئی جس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دو بچوں اور ایک بچی سے قرآن کریم کا کچھ حصہ سنا اور آخر پر دعا کروائی۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

پریس میں دورہ کی کوریج

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے انٹرویو اور دورہ کی دیگر تفصیلات اور پروگراموں کے بارہ میں اخبارات میں اشاعت کا سلسلہ آج بھی جاری رہا۔ آج درج ذیل تین اخباروں نے اپنی اشاعت میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تصویر کے ساتھ حضور انور کے خطاب اور انٹرویوز پر مشتمل مضامین اور آرٹیکل شائع کئے۔

(۱) اخبار Ekstra Bladet

(اس اکیلے اخبار کی روزانہ اشاعت 4 لاکھ ہے)

(۲) اخبار Jyske Vestkysten

(۳) اخبار Roskilde Stiftidens

اس کے علاوہ آج حضور انور کے خطبہ جمعہ کے دوران درج ذیل تین اخبارات کے نمائندے آئے اور انہوں نے حضور انور کی تصاویر بھی لیں۔ اور اخبارات میں اشاعت کے لئے اپنی رپورٹس بھی تیار کیں۔

(۱) اخبار Jyllands Poste

(۲) اخبار Vestegnen

(۳) اخبار Hvidovre Avis

پہلے دونوں اخبارات کی اشاعت تین لاکھ ہے۔ موخر الذکر علاقہ کا لوکل اخبار ہے۔ اس کے نمائندہ نے حضور انور کے خطبہ اور نماز جمعہ کی کوریج کے علاوہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ اور پروگراموں کے بارہ میں امام مسجد نصرت جہاں کوپن ہیگن کا انٹرویو بھی لیا۔

......☆......☆......☆......

10 ستمبر 2005ء (بروز ہفتہ)

صبح ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد نصرت جہاں میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ صبح حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی۔

واقفین نو بچوں کی کلاس

10 بجے مسجد نصرت جہاں میں واقفین نو بچوں کی کلاس ہوئی۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور اس کے اردو ترجمہ سے ہوا جو عزیزم منصور احمد داؤد نے کی۔ اسکے بعد عزیزم سجاد احمد چغتائی نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام ؎

ہے شکر رب عزّ وجل خارج از بیاں
جس کے کلام سے ہمیں اس کا ملا نشاں

میں سے منتخب اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔

نظم کے بعد عزیزم دانیال احمد چغتائی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک حدیث مبارکہ پیش کی کہ ایک آدمی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول! کوئی ایسا عمل بتائیے جو مجھے جنّت میں لے جائے اور آگ سے دور کردے۔ آپؐ نے فرمایا۔ اللہ عبادت کر۔ اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرا۔ نماز پڑھ۔ زکوٰۃ دے اور صلہ رحمی کر یعنی رشتہ داروں کے ساتھ پیار ومحبت سے رہ۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچوں سے دریافت فرمایا۔ کون کون تلاوت کرتا ہے؟ صبح نماز پڑھتا ہے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا امّی ابّو کو نماز کے لئے کہہ دیا کریں کہ وہ آپ کو جگادیا کریں۔ ہر احمدی کو تلاوت کرنی چاہئے۔ اور واقفین نو کو اس طرف زیادہ توجہ کی ضرورت ہے۔ نماز پڑھنے والے گناہوں سے محفوظ رہتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ جو 15، 16 سال کی عمر کے بچے ہیں انہیں پتہ ہے کہ یہاں کس کس طرح کے گناہ ہیں۔ ان گناہوں سے بچیں۔ چندہ تحریک جدید، وقف جدید میں شامل ہوں۔ چندہ دینے کی عادت پیدا کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کے بارہ میں پڑھیں تا کہ آپ غیر مسلموں کے اعتراضات کے جوابات دے سکیں۔

اس کے بعد عزیزم احسان احمد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق حسنہ کے موضوع پر تقریر کی اور عزیزم بلاج محمود بُٹر نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح میں عربی قصیدہ یاعین فیض اللہ و العرفان کے چند اشعار ترنم کے ساتھ پڑھے۔

بعد ازاں عزیزم جبرئیل سیّد نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا ایک ایمان افروز واقعہ بیان کیا۔ یہ 1904ء کا واقعہ ہے جب آپؑ کچھ دنوں کے لئے لاہور تشریف لے گئے تھے۔ ایک سبز پوش فقیر نے اصرار کیا کہ آپ مجھے لکھ دیں کہ جو کچھ آپ نے اپنی کتابوں میں لکھا ہے سب سچ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ ایک ہفتہ بعد آؤ ہم لکھ

دیں گے۔ جب ایک ہفتہ کے بعد وہ آیا تو حضور علیہ السلام نے یہ الفاظ لکھ کر اور اپنی مہر لگا کر اُسے دیئے۔

’’میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر جو جھوٹوں پر لعنت کرتا ہے یہ گواہی دیتا ہوں کہ جو کچھ میں نے دعویٰ کیا ہے یا جو کچھ اپنے دعویٰ کی تائید میں لکھا ہے یا جو میں نے الہام الٰہی اپنی کتابوں میں درج کئے ہیں وہ سب صحیح ہے، سچ ہے اور درست ہے۔ والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ۔ الراقم خاکسار مرزا غلام احمد۔‘‘

اسکے بعد عزیزم اویس ندیم شیخ نے خلافت سے محبت و اطاعت کے موضوع پر تقریر کی۔ بعد ازاں سلمان طاہر نے ایک لطیفہ پیش کیا۔ جسکے بعد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت وسوانح کے موضوع پر عزیزم عطاء الحی منیر احمد نے تقریر کی۔ پروگرام کے آخر پر چھ بچوں عزیزم سیّد اویس حمدانی، سیّد ہارون احمد، جبرئیل سیّد، محب الرحمن، صہیب فرہاد البابا اور خالد احمد البابا نے گروپ کی صورت میں ترانہ ’’اے مسیحا نفس اے مہ دلبراں‘‘ پیش کیا۔ کلاس کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان بچوں کو قلم عطا فرمائے جن کو اس سے قبل قلم نہیں ملے تھے۔ واقفین نو بچوں کی یہ کلاس گیارہ بجے تک جاری رہی۔

واقفات نو بچیوں کی کلاس

اسکے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ واقفات نو بچیوں کی کلاس شروع ہوئی۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور اس کے اردو ترجمہ سے ہوا جو عزیزہ عافیہ وہاب بٹ نے کی۔ بعد ازاں اطاعت امام کے موضوع پر عزیزہ ماہا سیّد نے آنحضرت ﷺ کی حدیث پیش کی۔ اسکے بعد عزیزہ ملیحہ مرزا نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام ’’وہ دیکھتا ہے غیروں سے کیوں دل لگاتے ہو‘‘ خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا جس کے بعد عزیزہ شائستہ ملک نے مسجد نصرت جہاں کا تعارف پیش کیا۔

بعد ازاں عزیزہ ماہم ندیم نے ’’آنحضرت ﷺ کے عورتوں پر احسانات‘‘ کے عنوان پر تقریر کی۔ اس تقریر کے بعد ناصرات نے کورس کی شکل میں ترانہ ’’سوسالہ خلافت جو تسلسل سے رواں ہے‘‘ پیش کیا۔ جس کے بعد عزیزہ شہر بانو طاہر نے ’اسلام کی اخلاقی تعلیم‘ اور عزیزہ نداء جاوید نے ’خلافت کی برکات‘ پر مضامین پیش کئے۔ کلاس کے آخری پروگرام میں ناصرات کے ایک گروپ نے ترانہ ’’جو تخت مسیحا پر جلوہ نما ہے‘‘ پیش کیا۔

کلاس کے اختتام پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان بچیوں کو قلم عطا فرمائے جن کو اس سے قبل قلم نہیں ملے تھے۔ اس کے علاوہ تمام بچیوں کو البم بھی عنایت فرمائیں۔ کلاس کا پروگرام دوپہر بارہ بجے تک جاری رہا۔

نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ کے ساتھ میٹنگ

واقفین نو بچوں اور بچیوں کی کلاسز کے بعد بارہ بجکر دس منٹ پر نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ ڈنمارک کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ مسجد نصرت جہاں میں میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور نے دعا کروائی۔

حضور انور نے مہتمم مال سے خدام کے بجٹ اور چندہ ادا کرنے والے خدام کا تفصیلی جائزہ لیا اور بجٹ بنانے کا طریق بتایا۔ حضور انور نے فرمایا خدام کی ایک لسٹ بنائیں آپ کو پتہ چلے گا کہ کمانے والے کتنے ہیں اور نہ کمانے والے کتنے ہیں۔ اسی طرح طلباء کتنے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہاں کی انکم اور خدام کے حالات کا تفصیلی جائزہ لیتے ہوئے ہدایت فرمائی کہ اپنا بجٹ صحیح کریں۔ اس میں ابھی بہت آگے بڑھنے کی گنجائش ہے۔ چھوٹی جماعتوں میں قائدین بنائیں، زعماء بنائیں اور اپنے نظام کو آرگنائز کریں۔

مہتمم اشاعت کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ آپ خدام کی تربیت کے لئے رسالہ شائع کر سکتے ہیں۔ اس کا جائزہ لیں۔

مہتمم اطفال سے حضور انور نے اطفال کی تجنید کا جائزہ لینے کے بعد ہدایت فرمائی کہ اپنی تجنید ہر لحاظ سے مکمل کریں ابھی کافی گنجائش ہے۔ فرمایا شروع سے ہی اطفال کی تربیت کریں اور ان کی ایسی تعلیم و رتربیت کریں کہ یہ برائیوں میں نہ پڑیں۔ ان کے والدین کو بھی اپنے بچوں کی تربیت کی طرف توجہ دلاتے رہیں۔ اگر بچپن میں صحیح تربیت نہ ہو تو بعد میں بڑے ہو کر بعض گھروں سے چلے جاتے ہیں۔ اس لئے شروع سے ہی ان کو سمجھانا ضروری ہے۔

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ سے اس کے شعبہ کا جائزہ لیتے ہوئے حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ خدام الاحمدیہ کی ماہانہ رپورٹ براہ راست حضور انور کو آنی چاہئے۔ فرمایا خدام کو اور اپنی مجالس کو آرگنائز کریں اور اپنے نظام کو مضبوط کریں۔

مہتمم نو مبائعین کو حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ نو مبائعین کو بیعت کرنے کے بعد تین سال کے اندر اندر جماعت کے نظام میں آجانا چاہئے اس کے بعد وہ نو مبائعین نہیں رہیں گے۔

مہتمم تجنید کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ خدام کی تجنید مکمل کریں۔ جن جن علاقوں میں فیملیز آباد ہیں وہاں پہنچیں اور تجنید بھی مکمل کریں اور مجالس بھی قائم کریں۔ جو خدام گھروں کو چھوڑ کر علیحدہ رہ رہے ہیں ان کی فہرست مکمل کریں۔ ان سے رابطہ رکھیں اور ان کی تربیت کریں اور ان کے نام اپنی تجنید میں شامل کریں اور جائزہ لیں کہ کس طرح ان کو واپس لایا جاسکتا ہے۔

مہتمم تعلیم کے کام کا جائزہ لیتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی کہ طلباء کی فہرستیں بنائیں، سکول کے طلباء، پھر یونیورسٹی جانے والے طلباء کی فہرستیں ہوں۔ فرمایا آپ کی مجلس عاملہ میں مہتمم امور طلباء ہونا چاہئے۔ حضور انور نے فرمایا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کوئی چھوٹی کتاب مقرر کریں اور سال میں ایک دو مرتبہ خدام سے اس کا امتحان لیں۔ حضور انور نے فرمایا جن کتب کے انگریزی زبان میں ترجمے ہو چکے ہیں ان میں سے بھی رکھی جاسکتی ہیں تا کہ جو اردو نہیں پڑھ سکتے وہ انگریزی زبان میں پڑھیں اور پھر امتحان دیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کتاب ’’شرائط بیعت اور ایک احمدی کی ذمہ داریاں‘‘ کو بھی آپ لے سکتے ہیں اس کا انگریزی زبان میں ترجمہ ہو چکا ہوا ہے باری باری ایک ایک شرط کو لے سکتے ہیں۔

حضور انور نے مہتمم تربیت کو ہدایت فرمائی کہ ہر ویک اینڈ پر کلاسز لیا کریں۔ تربیتی کلاسز ہونی چاہئیں۔ تربیتی کلاسز کے لئے مزید سنٹر بنائیں۔

مہتمم صحت جسمانی کے پروگراموں کا جائزہ لیتے ہوئے حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ کھیلوں کے ذریعہ آپ خدام کو اپنے قریب لا سکتے ہیں۔ ان ڈور کھیلوں کے پروگرام بنائیں۔ خدام آئیں گے۔ مسجد سے رابطہ رہے گا۔ نمازیں پڑھیں گے اس طرح کھیلوں کے ساتھ ساتھ ان کی تربیت بھی ہوگی۔

مہتمم وقار عمل کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی کی مسجد کی صفائی کو اب Maintain رکھنا ہے۔

مہتمم خدمت خلق کے کام کا جائزہ لیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ یہاں بھی ہیومینیٹی فرسٹ کو رجسٹر کروائیں۔ فرمایا ہسپتالوں میں اور اولڈ پیپلز ہوم میں جائیں۔ بوڑھوں سے ملیں ان کا حال پوچھیں۔ مریضوں کی عیادت کریں، پھل پھول وغیرہ ساتھ لے جائیں۔ حضور انور نے فرمایا بلڈ بنک بنائیں۔ خدام بلڈ Donate کریں۔ خدام باقاعدہ احمدیہ مسجد کے نام سے رجسٹر ہوں۔ پتہ لگے کہ آپ ملک کی خدمت کر رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: مہتمم امور طلباء کا کام ہے کہ لازمی ایجوکیشن کے بعد احمدی طلباء مزید آگے بڑھیں۔ یونیورسٹی میں جائیں۔ ان کی کونسلنگ کی جائے، ان کو گائیڈ کیا جائے۔ حضور انور نے فرمایا یونیورسٹیوں میں سمپوزیم ہوں آپ وہاں جا کر اسلام کی خوبیاں بیان کریں۔

حضور انور نے فرمایا جو خدام گھروں سے دور ہیں، جماعت سے تعلق نہیں ہے، ان کو پیار سے سمجھائیں سخت رویّہ اختیار نہیں کرنا۔ پیار و محبت سے لائیں گے تو آجائیں گے۔ فرمایا خود سوچیں اور راستے نکالیں کہ ان کو کس طرح واپس لانا ہے۔ فرمایا والدین اپنے بچوں کو سنبھالیں اور قریب لائیں۔ فرمایا آپ سختی کریں گے تو یہ مزید دُور ہٹ جائیں گے۔ فرمایا باقی ہر مہتمم کو اپنی ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے اپنی ڈیوٹی ادا کرنی چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا اب ایک بہت بڑا Break Through ہوا تھا۔ میڈیا میں غیر معمولی طور پر ذکر آیا ہے اب اس کو Maintain رکھیں۔ حضور انور نے فرمایا آپ اپنے نمونہ سے مثال قائم کریں گے تو آگے نمونے بنیں گے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔ بجائے اس کے یہ دیکھیں کہ فلاں میں کیا برائی ہے۔ یہ دیکھیں کہ مجھے خدا نے جو پوٹینشل دیا ہے اس سے میں جماعت کی کیا خدمت کرسکتا ہوں۔

حضور انور نے فرمایا: ناکسو و جماعت کے جو احمدی ہیں اب وہ نو مبائع نہیں رہے ان کو باقاعدہ نظام جماعت کا حصہ بنائیں۔

تین سال کے بعد نو مبائع نہیں رہتا اس کو باقاعدہ جماعت کے نظام کا حصہ بنانا چاہئے۔

حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ مشعل راہ کی جو جلدیں چھپ چکی ہیں وہ سب منگوائیں۔ نیشنل مجلس عاملہ کے ساتھ حضور انور کی یہ میٹنگ ایک بجے دوپہر ختم ہوئی۔ آخر پر مجلس عاملہ کے ممبران نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔

اس موقع پر ڈیوٹی دینے والے خدام نے بھی حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد نصرت جہاں میں ظہر وعصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور

کلامُ الامام

’’سچا ایمان وہی ہے جو دل میں داخل ہو اور اس کے اعمال کو اپنے اثر سے رنگین کردے۔‘‘

(ملفوظات، جلد4، صفحہ 594)

طالبِ دُعا: مقصود احمد ڈار ولد مکرم محمد شعبان ڈار، ساکن شورت، تحصیل وضلع کولگام (جموں کشمیر)

کلامُ الامام

’’کوئی شخص مراتب ترقیات حاصل نہیں کرسکتا جب تک تقویٰ کی باریک راہوں کی پروا نہ کرے۔‘‘

(ملفوظات، جلد4، صفحہ 601)

طالبِ دُعا: الٰہ دین فیملیز، بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ کی میٹنگ

پروگرام کے مطابق پانچ بجے سہ پہر نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ ڈنمارک کی میٹنگ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ شروع ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرداً فرداً لجنہ عاملہ کی تمام ممبران سے ان کے شعبوں اور کام کا جائزہ لیا اور ساتھ ساتھ ہر سیکرٹری کو ہدایات سے نوازا۔ نیشنل لجنہ اماء اللہ کی یہ میٹنگ چھ بجکر دس منٹ پر ختم ہوئی۔

نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ کی میٹنگ

اس کے بعد نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ ڈنمارک کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔

قائد تعلیم کو حضو رانور نے ہدایت فرمائی کہ انصار کیلئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کوئی کتاب مطالعہ کے لئے مقرر کریں یا کتاب کا کوئی حصہ مقرر کریں اور پھر انصار سے اس کا امتحان لیں اور انہیں کہیں کہ بے شک کتاب سے دیکھ کر پرچہ حل کر لیں لیکن سب امتحان دیں۔

حضور انور نے قائد تربیت کو ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ انصار کو توجہ دلاتے رہیں کہ گھروں میں اپنے بچوں کی تربیت کریں۔ ان کو نماز پڑھائیں، قرآن کریم کی تلاوت کی عادت ڈالیں اور نگرانی بھی کریں۔

قائد ذہانت وصحت جسمانی اور محاسب کے کاموں کا بھی حضور انور نے جائزہ لیا۔ قائد عمومی سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کتنی مجالس ہیں جو آپ کو ریگولر رپورٹس بھجواتے ہیں۔ حضو رانور نے فرمایا تمام مجالس سے ماہانہ رپورٹ لیا کریں اور پھر اپنی ماہانہ رپورٹ تیار کر کے مجھے بھجوایا کریں۔ حضور انور نے فرمایا کہ قائد عمومی کا یہ بڑا کام ہے کہ اپنے تمام حلقہ جات کو Active کریں، خود بھی دورہ کریں، وفود بھجوائیں۔

نائب صدر صف دوم کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ صف دوم کے انصار کے لئے خاص پروگرام بنائیں۔ ان کی جوانی کی روح قائم رہنی چاہئے۔

قائد وقف جدید، تحریک جدید سے حضور انور نے ان کے کام کا جائزہ لیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی جو انصار نو مبائع ہیں ان کو سنبھالیں اور انصار کی تنظیم کا بھی حصہ بنائیں۔

قائد تبلیغ و قائد ایثار سے بھی ان کے پروگراموں کا حضور انور نے تفصیل سے جائزہ لیا اور ہدایت فرمائی کہ تبلیغ کے لئے چھوٹی چھوٹی جگہوں پر جائیں اور وہاں تبلیغ کے پروگرام بنائیں اور رابطے کریں۔ فرمایا ڈنمارک کے جو چار جزیرے ہیں ان سب میں پیغام پہنچانے کیلئے پروگرام بنائیں اور دورے کریں۔ مختلف قوموں کے جو لوگ آباد ہیں ان میں بھی تبلیغ کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے شعبہ ایثار کو ہدایت فرمائی کہ اولڈ پیپلز ہوم میں جائیں۔ خود بھی جائیں اور دوسرے انصار کو بھی بھجوائیں۔ ساتھ پھل، پھول وغیرہ لے جائیں۔ اس طرح ان کا حال پوچھیں۔ ان سے باتیں کریں اور تعلق بڑھائیں۔

قائد تجنید کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تجنید مکمل کرنے کی ہدایت فرمائی۔ قائد اشاعت کے کام کا بھی جائزہ لیا۔

قائد مال سے حضو رانور نے بجٹ اور انصار کے ماہانامہ چندہ کا تفصیل کے ساتھ جائزہ لیا۔ فرمایا ممبر شپ چندہ کا حساب علیحدہ رکھیں اور چندہ اجتماع کا حساب علیحدہ رکھیں۔ فرمایا جو انصار مجلس کے چندہ کو اہمیت نہیں دیتے ان کو آہستہ آہستہ سمجھاتے رہیں۔ آپ کا کام سمجھانا اور سمجھاتے چلے جانا ہے۔ ان میں قربانی کا احساس پیدا کریں۔

حضور انور نے فرمایا قائد تربیت جب تربیت کر لیں گے تو چندے بھی خود بخود ٹھیک ہو جائیں گے۔ حضور انور نے فرمایا جو شخص لازمی چندہ ادا نہیں کرتا اس سے ذیلی تنظیم کا چندہ نہیں لینا۔ سوائے اس کے کہ اس کو بتایا جائے کہ تم جو ذیلی تنظیم کا چندہ دے رہے ہو اس کو لازمی چندہ میں ڈال رہے ہیں۔

ایک سوال کے جواب پر کہ جو شخص چندہ اجتماع یا مجلس کا ماہانہ چندہ نہیں دیتا لیکن صدقہ دینا چاہتا ہے تو کیا اس سے صدقہ لے لیا جائے۔ حضور انور نے فرمایا کہ جو صدقہ دینا چاہتا ہے اس سے صدقہ لے لیا جائے لیکن اس کو مجلس کا چندہ اور اجتماع کا چندہ ادا کرنے کی تلقین کریں اور سمجھاتے رہیں۔

نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ کے ساتھ یہ میٹنگ پونے سات بجے ختم ہوئی۔ اس کے بعد عاملہ مجلس انصار اللہ کے ممبران نے حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کیا اور تصاویر بھی بنوائیں۔

اس کے بعد حضور انور اپنے دفتر تشریف لائے اور مختلف علاقوں سے آنے والی تین فیملیز کے ۱۶ ممبران نے حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کیا اور تصاویر بنوائیں۔

قرآن کریم کے ڈینش ترجمہ کی ٹیم کی میٹنگ

اسکے بعد سوا سات بجے مسجد نصرت جہاں کوپن ہیگن میں قرآن کریم کے ڈینش ترجمہ کی ٹیم نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ اس ٹیم کے ممبران کی تعداد ۲۴ تھی جس میں بڑی تعداد میں نوجوان بچے اور بچیاں شامل ہیں جو قرآن کریم کے ڈینش ترجمہ کی نظر ثانی کر رہے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان کے کام کی حوصلہ افزائی فرمائی اور فرمایا لڑکیوں کی تعداد لڑکوں سے ماشاء اللہ زیادہ ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ترجمہ تیار ہونے پر مَیں سب کو ایک ایک قرآن کریم اپنے دستخط کر کے تحفۃً دوں گا۔ حضور انور کو ترجمہ کی اب تک کی صورتحال کے بارہ میں بتایا گیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ سورتوں کے تعارف کے لئے مکرم ملک غلام فرید صاحب کے انگریزی ترجمہ کو استعمال کرنے کی اجازت دی ہوئی ہے مگر یہ مدّ نظر رہے کہ کسی جگہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے تعارفی نوٹ سے متضاد نہ ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا اس سے مدد لے کر ڈینش میں ترجمہ کریں تاکہ کام میں رکاوٹ نہ ہو۔ حضور انور نے فرمایا قرآن کریم کے متن کا ترجمہ جو کہ انگریزی سے ہونا ہے اس کیلئے حضرت مولانا شیر علی صاحبؓ کا ترجمہ استعمال کریں۔ اس میں جو تراجم اور تفسیری نوٹس حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے ہیں وہ بھی لے لیں۔ اس طرح ایک بہت اچھا ترجمہ قرآن تیار ہو جائے گا۔ جس میں تین تراجم شامل ہو جائیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ڈینش احمدی کمال کرو صاحب اور منیرہ کرو صاحبہ سے بھی تفصیلی گفتگو فرمائی اور ترجمہ کی ٹیم کے دیگر ممبران سے بھی گفتگو فرمائی اور فرمایا میں نے آپ لوگوں کو فارغ نہیں بیٹھنے دینا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کتاب ''شرائط بیعت اور ایک احمدی کی ذمہ داریاں'' کے ڈینش ترجمہ کی بھی ہدایت فرمائی اور فرمایا اس سے آپ کی تربیت میں بھی بہت رہنمائی ہوگی اور پتہ چلے گا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام آپ سے کیا توقعات رکھتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی کتاب Revelation &Rationality کے ترجمہ کی بھی تیاری کریں۔

اس اجلاس کی کارروائی مسجد میں پردہ لگا کر کی گئی۔ ایک طرف لجنہ کی ٹیم تھی دوسری طرف مرد حضرات تھے۔ آخر پر ترجمہ گروپ کے ممبران نے حضو رانور کے ساتھ علیحدہ علیحدہ تصاویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔ یہ اجلاس قریباً نصف گھنٹہ جاری رہا۔ حضور انور کو بتایا گیا کہ لجنہ کی ترجمہ ٹیم کی بعض بچیاں بیرون ملک چلی گئی ہیں لیکن وہ کام جاری رکھے ہوئے ہیں۔ حضور انور فرمایا جس جس نے بھی اس میں حصّہ لیا ان سب کی لسٹ بنالیں۔ ان سب کو مَیں قرآن کریم تحفہ دوں گا۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہمارے لئے یہ ڈینش مترجمین انشاء اللہ مستقبل میں جماعت کے سکالرز ہوں گے۔

اس اجلاس کے اختتام پر حضور انور اپنی قیام گاہ پر تشریف لے گئے۔ آٹھ بجے حضور انور نے مسجد نصرت جہاں میں مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ آج ڈنمارک میں قیام کا آخری دن تھا۔ (باقی آئندہ)

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 21/اکتوبر 2005)

......☆......☆......☆......

کلامُ الامام

''ہر ایک امت اس وقت تک قائم رہتی ہے
جب تک اس میں توجہ الی اللہ قائم رہتی ہے۔''

(ملفوظات، جلد 4، صفحہ 292)

طالب دُعا: سکینہ الہ دین صاحبہ، اہلیہ مکرم سلطان محمد الہ دین صاحب آف سکندر آباد

کلامُ الامام

''جب تک مسلمان قرآن شریف کے پورے متبع
اور پابند نہیں ہوتے وہ کسی قسم کی ترقی نہیں کر سکتے۔''

(ملفوظات، جلد 4، صفحہ 379)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیاپوری مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، امیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

کلامُ الامام

''خدا تعالیٰ کبھی اس شخص کو جو محض اسی کا ہو جاتا ہے
ضائع نہیں کرتا بلکہ وہ خود اس کا متکفل ہو جاتا ہے۔''

(ملفوظات، جلد 4، صفحہ 595)

طالب دُعا: نصیر احمد، جماعت احمدیہ بنگلور (صوبہ کرناٹک)

Prop. Tanveer Akhtar 8010090714, 8447373088

FANZY COLLECTIONS

Exclusive Place for Coats, Pants
Indo-Wester, Jeans & Sherwani

A-5, Buddha Tower, Near Noida Sector-18, Metro Station
Atta Market, Sector-27, Noida - 201301

ابنائے جنس اور مخلوق الٰہی کی ہمدردی ایک ایسی شئے ہے جو ایمان کا دوسرا جزو ہے جس کے بدوں ایمان کامل اور راسخ نہیں ہوتا

جب تک انسان ایثار نہ کرے دوسرے کو نفع کیونکر پہنچا سکتا ہے، پس مال کا اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا بھی انسان کی سعادت اور تقویٰ شعاری کا معیار اور محک ہے

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 3 ؍نومبر 2017 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال حضور انور نے خطبہ جمعہ کے آغاز میں کون سی آیت تلاوت فرمائی؟

جواب حضور انور نے سورۃ آل عمران کی آیت لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ وَمَا تُنۡفِقُوۡا مِنۡ شَیۡءٍ فَاِنَّ اللّٰہَ بِہٖ عَلِیۡمٌ (آل عمران 93:) کی تلاوت فرمائی۔

سوال اس آیت میں بیان مضمون کو سب سے بڑھ کر کس نے سمجھا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اس آیت کے مضمون کو قربانی کرنے والے مومنین نے ہی بہتر رنگ میں سمجھا ہے۔ اس کا سب سے بڑھ کر اظہار آنحضرت ﷺ کے صحابہ نے کیا جنہوں نے اپنا مال، اپنی جان، اپنا وقت دین کے لئے قربان کیا۔ یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے ''اَلۡبِرّ'' کی حقیقت کو سمجھا یعنی نیکی کے معیار کو سمجھا اور حاصل کرنے کی کوشش کی۔

سوال جب مذکورہ آیت نازل ہوئی تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کیا نمونہ پیش کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت ابوطلحہؓ نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں عرض کی کہ اَے اللہ کے رسول! میرا ایک باغ ہے جو بیرحاء کے نام سے جانا جاتا ہے اور مسجد نبوی کے قریب ہی وہ باغ تھا۔ انہوں نے عرض کی کہ مجھے اپنی جائدادوں میں سے سب سے زیادہ پیارا یہی باغ ہے۔ آج مَیں اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں صدقہ کرتا ہوں۔

سوال آج سب سے بڑھ کر قربانیوں کا ادراک کسے ہے اس کا سب زیادہ عملی اظہار کون کر رہا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آج قربانیوں کا سب سے زیادہ اِدراک آنحضرت ﷺ کے غلام صادق کو ماننے والوں کو ہی ہے اور اس کا سب سے زیادہ عملی اظہار بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی ہی کرتے ہیں۔ آج دنیا تو مال و دولت سمیٹنے کی دوڑ میں لگی ہوئی ہے۔ احمدیوں کی بہت بڑی تعداد ایسی ہے جو پیسہ کماتے ہیں اور جب انہیں مالی قربانی کی طرف توجہ دلائی جائے تو وہ اپنا مال پیش کرتے ہیں۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مالی قربانی کے متعلق کیا نصیحت فرمائی ہے؟

جواب حضورؑ نے فرمایا: دنیا میں انسان مال سے بہت زیادہ محبت کرتا ہے۔ اگر کوئی شخص (خواب) دیکھے کہ اس نے جگر نکال کر دیا ہے تو اس سے مراد مال ہے۔ حقیقی اتقاء اور ایمان کے حصول کے لئے فرمایا لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ کہ حقیقی نیکی کو ہرگز نہ پاؤ گے جب تک کہ تم عزیز ترین چیز خرچ نہ کرو گے۔ مخلوق الٰہی کے ساتھ ہمدردی اور سلوک کا ایک بڑا حصہ مال کے خرچ کرنے کی ضرورت بتلاتا ہے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایمان کے کامل اور راسخ ہونے کی کیا شرط بیان فرمائی ہے؟

جواب حضورؑ نے فرمایا: اور ابنائے جنس اور مخلوق الٰہی کی ہمدردی ایک ایسی شئے ہے جو ایمان کا دوسرا جزو ہے جس کے بدوں ایمان کامل اور راسخ نہیں ہوتا۔ جب تک انسان ایثار نہ کرے دوسرے کو نفع کیونکر پہنچا سکتا ہے۔ پس مال کا اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا بھی انسان کی سعادت اور تقویٰ شعاری کا معیار اور محک ہے۔

سوال آنحضرت ﷺ نے جب ایک دینی ضرورت کے لیے مالی قربانی کی تحریک فرمائی تو صحابہؓ نے کیا نمونہ پیش کیا؟

جواب حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا: ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندگی میں للّٰہی وقف کا معیار اور محک وہ تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (دین کے لئے) ایک ضرورت بیان کی اور وہ کل اثاث البیت لے کر حاضر ہو گئے۔ حضرت عمر گھر کا نصف سامان لے کر آ گئے اور اسی طرح باقی صحابہ بھی اپنی اپنی استعداد کے مطابق قربانیاں دیتے رہے۔

سوال مالی قربانی کرنے والوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا کیا وعدہ ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جب انسان اپنی پیاری ترین چیز اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ میں اس کو بڑھا کر دیتا ہوں اور سات سو گنا تک بھی دے سکتا ہوں اور اس سے زیادہ بھی دے سکتا ہوں۔

سوال جو شخص اپنی پاک کمائی میں سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتا ہے، اللہ اس کے ساتھ کیا سلوک فرماتا ہے؟

جواب حضور اکرم ﷺ فرماتے ہیں کہ ''جس نے ایک کھجور بھی پاک کمائی میں سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں دی اور اللہ تعالیٰ پاک چیز کو ہی قبول فرماتا ہے۔ جس نے پاک کمائی اللہ تعالیٰ کی راہ میں دی تو اللہ تعالیٰ اس کھجور کو دائیں ہاتھ سے قبول فرمائے گا اور اسے بڑھاتا جائے گا یہاں تک کہ وہ پہاڑ جتنی ہو جائے گی۔ فرمایا: جیسے تم میں سے کوئی اپنے چھوٹے سے بچھڑے کی پرورش کرتا ہے اور اسے بڑا جانور بنا دیتا ہے۔

سوال کیمرون افریقہ کے ایک احمدی کی مالی قربانی اور اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان کا کیا واقعہ حضور انور نے بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: کیمرون کے ایک احمدی عبداللہ صاحب بے روزگار تھے۔ اتنے برے حالات تھے کہ اپنے فیملی کو سنبھالنا بھی ان کے لئے مشکل تھا۔ ایک دن نماز جمعہ پر سیکرٹری تحریک جدید نے چندہ کا اعلان کیا تو انہوں نے دس ہزار فرانک سیفا چندہ میں دے دیئے۔ کچھ دنوں کے بعد انہوں نے بتایا کہ چندہ کی برکت سے ایک پرائیویٹ کمپنی نے مجھے کام دیا ہے اور میری تنخواہ ایک لاکھ فرانک سیفا مقرر ہوئی ہے۔

سوال حضور انور نے کانگو کے رہنے والے مکرم داؤد صاحب کی مالی قربانی کا کیا ایمان افروز واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: مکرم داؤد صاحب کو مالی قربانی کی اہمیت بتائی گئی۔ اگلی بار جمعہ کے لئے آئے تو کہنے لگے کہ مسجد سے جانے سے قبل مَیں نے سو فرانک سیفا چندے کی مدّ میں ادا کئے تھے۔ گھر پہنچا تو ایک دوست جنہوں نے کچھ لکڑی ہمارے صحن میں رکھی ہوئی تھی وہ اچانک لکڑی لینے کے لئے آ گئے اور جاتے ہوئے چار ہزار فرانک سیفا میرے ہاتھ میں تھما گئے۔ خدا تعالیٰ نے چالیس گنا بڑھا کر عطا کر دیا۔

سوال افریقہ کے لاسینا صاحب کے کاروبار میں کس طرح برکت پڑی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: انہوں نے اپنی معمولی آمد سے پانچ سو فرانک سیفا چندہ دیا جس کی برکت سے انکے کاروبار میں غیر معمولی برکت پڑی۔ اللہ کے فضل سے موصی بھی ہیں۔ انکے غیر احمدی دوست ان کے کاروبار کی ترقی دیکھ کر سمجھتے ہیں کہ شاید جماعت ان کی مالی مدد کر رہی ہے۔

سوال فرانس کے حمزہ صاحب کو کس طرح اپنے چھ سو یورو واپس ملے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حمزہ صاحب کہتے ہیں کہ مجھے بعض احمدی دوستوں نے بتایا کہ چندے میں بڑی برکت ہے۔ میرے پاس ساٹھ یورو تھے جو میں نے چندے میں دیئے۔ چند دن بعد میری بینک سٹیٹمنٹ آئی تو دیکھا کہ میرے اکاؤنٹ میں چھ سو یورو آئے ہیں۔ پتا کرنے پر معلوم ہوا کہ حکومت نے میرے چھ سو یورو دینے تھے جو پہلے ان کے ریکارڈ میں نہیں تھے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے کئی گنا بڑھا چڑھا کر انہیں لوٹا دیا۔

سوال بنگلور کے ایک نوجوان کو چندے کی برکت سے کس طرح ملازمت مل گئی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: انڈیا بنگلور کے ایک مخلص نوجوان بے روزگار تھے۔ ان کے حالات کے مطابق ان کو تحریک کی گئی۔ موصوف نے ایک لاکھ روپے کا وعدہ لکھایا۔ اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا۔ ان کو ملازمت مل گئی اور انہوں نے دو سال کا وعدہ بھی ادا کر دیا۔

سوال مایوٹی آئی لینڈ کے رابیوں صاحب نے مالی قربانی کا کیا ایمان افروز واقعہ بیان کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: مایوٹی آئی لینڈ کے ایک احمدی دوست رابیوں صاحب ایک موٹر سائیکل کی دکان میں کام کرتے ہیں اور سب سے زیادہ چندہ دیتے ہیں۔ وہ بتاتے ہیں کہ عجیب سلسلہ ہے مَیں جتنا چندہ ادا کرتا ہوں اور مہینے کے آخر پر دوگنی رقم واپس مل جاتی ہے۔ موصوف اللہ تعالیٰ کے فضل سے مالی قربانی میں دن بدن بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مالی قربانی کی طرف کن الفاظ میں توجہ دلائی؟

جواب حضورؑ نے فرمایا: بہت سے لوگ ہیں رو رو کر بیعت کر کے جاتے ہیں۔ اگر ان کو کہا جاوے تو ضرور وہ چندہ دیویں مگر ترغیب دینا ضروری ہے۔ ہر ایک کمزور بھائی کو بھی چندے میں شامل کرو۔

سوال حضور انور نے ماگیما کی ایک چھوٹی سے بچی کی مالی قربانی کا کیا ایمان افروز واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: لائبیریا کے مبلغ بیان کرتے ہیں کہ جماعت ماگیما میں ایک چھوٹی سی بچی جس کا نام بنتو سماویرا ہے۔ وہ ٹوکری میں چھوٹی چھوٹی چیزیں بیچ رہی تھی۔ ہماری باتیں سن کر اس نے کہا کہ کیا بچے بھی تھوڑے پیسے دے کر اس میں شامل ہو سکتے ہیں؟ تو ہم نے کہا کہ ہاں بچے شامل ہوتے ہیں۔ یہ سن کر وہ دوڑتی ہوئی اندر گئی اور بیس لائبیرین ڈالر لے کر آئی اور کہا کہ میرے پاس تو یہی ہیں۔ مجھے بھی شامل کر لیں۔

سوال حضور انور نے تحریک جدید کے کون سے سال کے آغاز کا اعلان فرمایا؟

جواب حضور انور نے تحریک جدید کے چوراسی ویں سال کے آغاز کا اعلان کرتے ہوئے گزشتہ سال کے کچھ کوائف بیان کیے۔

سوال حضور انور نے چندہ تحریک جدید کی وصولی کے سلسلہ میں نمایاں کارکردگی دکھانے والے کون سے دس ملکوں کے نام بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: پاکستان کے علاوہ جرمنی نمبر ایک۔ دو برطانیہ ہے۔ نمبر تین امریکہ۔ نمبر چار کینیڈا۔ نمبر پانچ بھارت۔ نمبر چھ آسٹریلیا۔ نمبر سات انڈونیشیا اور آٹھ مڈل ایسٹ کی ایک جماعت ہے اور اسی طرح نو بھی مڈل ایسٹ کی جماعت ہے۔ دسویں نمبر پر غانا ہے۔

سوال حضور انور نے مسجد بیت الفتوح کی تعمیر نو کے سلسلہ میں احباب جماعت سے کیا تحریک فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا کہ مسجد کے جلنے کے بعد اسکی تعمیر نو کا منصوبہ بنایا گیا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے اس مسجد کے لیے پانچ ملین کی تحریک تھی۔ بعد میں پانچ ملین کی اور تحریک آپ کو کرنی پڑی۔ لیکن اب جو اس کا نیا منصوبہ بنایا گیا ہے اس میں بھی تقریباً اتنی ہی رقم خرچ ہو گی۔ اس کے لئے بہرحال احباب نے ہی قربانی کرنی ہے جس طرح ہمیشہ کرتے رہے ہیں۔ وہ لوگ جن کو پہلے اس کی تعمیر میں حصہ لینے کا موقع نہیں ملا انہیں تو ضرور کوشش کر کے حصہ لینا چاہئے۔

سوال حضور انور نے مسجد کی تعمیر نو کے لیے کیے جانے والے وعدوں کی ادئیگی کے لیے کتنا وقت دیا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اپنی رقم کے جو بھی وعدے کریں تین سال کے عرصہ میں ان کو پورا کرنے کی کوشش کریں۔ لیکن کم از کم تیسرا حصہ پہلے سال میں ہی ضرور ادا کر دیں۔

سوال خطبہ جمعہ میں حضور انور نے کس کی نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: نمازوں کے بعد مَیں ایک جنازہ غائب پڑھاؤں گا جو مکرم عادل حمود ناخوذہ صاحب یمن کا ہے۔ 14 ؍اکتوبر کو حرکت قلب بند ہونے کی وجہ سے چالیس سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔

......☆......☆......☆......

ارشادِ نبوی ﷺ

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیۡنِ

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

نماز جنازہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 24 / جنوری 2018ء بروز بدھ نماز ظہر سے قبل محمود ہال (مسجد فضل لندن) میں تشریف لا کر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆مکرم شفیق احمد کھوکھر صاحب ابن مکرم حاجی قاضی نذیر احمد صاحب (آف لاہور، حال یوکے)

21 / جنوری 2018ء کو 78 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ لاہور سے مخالفت کے باعث 2002ء میں یوکے آئے اور والتھم فارسٹ میں رہائش اختیار کی۔ بہت نیک، نمازوں کے پابند، تہجد گزار، خلافت کے ساتھ گہرا محبت کا تعلق رکھنے والے باوفا انسان تھے۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرم محمد ابراہیم کھوکھر صاحب (لیسٹر، یوکے)

5 / نومبر 2017ء کو 84 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ آپ 1972ء میں یوگنڈا سے یوکے آئے۔ جب لیسٹر میں جماعت قائم ہوئی تو وہاں کے پہلے صدر مقرر ہوئے۔ مرحوم انتہائی ملنسار، ہمدرد اور جماعت سے پختہ تعلق رکھنے والے بزرگ انسان تھے۔ پسماندگان میں دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرمہ مسرت بھٹی صاحبہ (انچارج انگریزی ڈاک ٹیم دفتر پرائیویٹ سیکرٹری لندن) کے بڑے بھائی تھے۔

(2) مکرم فضل الرحمن صاحب
(معلم سلسلہ سلی گوڑی، بنگال، انڈیا)

14 / دسمبر 2017ء کو 47 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ 1999ء میں جامعۃ المبشرین قادیان سے معلم کورس پاس کیا۔ 1999ء سے 2015ء تک اپنے وطن سے دور صوبہ مہاراشٹر اور کرناٹک کی مختلف جماعتوں میں خدمت کی توفیق پائی اور کرناٹک میں ہی آپ کی شادی ہوئی۔ بعدازاں سلی گوڑی صوبہ بنگال میں نہایت اخلاص کے ساتھ خدمت بجالاتے رہے۔ آپ صوم وصلوٰۃ کے پابند، اطاعت گزار، سلسلہ کا درد رکھنے والے بہت مخلص اور باوفا انسان تھے۔ خلافت کے ساتھ اطاعت اور محبت کا تعلق تھا۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے بڑے بھائی بذل الرحمٰن صاحب بھی سلسلہ کے معلم ہیں۔

(3) مکرم عبدالرحمٰن احسن صاحب (جرمنی)

8 / اکتوبر 2017ء کو 51 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کو حج اور عمرہ کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ تبلیغ کا بہت شوق تھا۔ ہسپتال میں بھی تبلیغ کیا کرتے تھے۔ آپ چندوں کی ادائیگی میں بڑے باقاعدہ، بہت نیک، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ چار بچے یادگار چھوڑے ہیں۔

(4) مکرمہ بشریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد احمد صاحب (جرمنی)

21 / نومبر 2017ء کو 73 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ نے لیاقت آباد (کراچی) میں لجنہ کی سیکرٹری خدمت خلق کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ غریب بچیوں کی شادی کا بندوبست اور بیواؤں کی مدد کیا کرتی تھیں۔ جرمنی آکر بھی آپ نے پاکستان کی ضرورتمند خواتین کی مدد کا یہ سلسلہ جاری رکھا۔ نمازوں کی پابند تھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء سے بے انتہا محبت کرتی تھیں۔ اپنی اولاد کو ہمیشہ دین کی اہمیت اور جماعت اور خلافت سے مضبوط تعلق کی طرف توجہ دلاتی رہتیں۔ جرمنی میں فلورزہائم کی مسجد کیلئے آپ نے اپنا سارا زیور پیش کیا۔ دیگر مالی تحریکات میں بھی ہمیشہ حصہ لیتی رہیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں چھ بیٹیاں اور پانچ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم شیخ عبدالحنان صاحب مربی سلسلہ (جرمنی) کی پھوپھی تھیں۔

(5) مکرم محمد شفیع صاحب (646 گ ، ب ، ٹھٹھہ کالوکا، تحصیل جڑانوالہ ضلع فیصل آباد)

18 / دسمبر 2017ء کو 89 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کے خاندان میں احمدیت حضرت میاں محمد صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ آئی جو رشتہ میں آپ کے پڑدادا لگتے تھے۔ مرحوم نمازوں کے پابند، تہجد گزار، نہایت سادہ مزاج، دیندار، عبادت گزار، خلافت اور نظام سلسلہ سے بے انتہا محبت رکھنے والے بزرگ انسان تھے۔ جماعتی روایات اور اقدار کا بہت خیال رکھتے تھے۔ لمبا عرصہ اپنی جماعت میں سیکرٹری مال کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ اپنے علاقے میں بہت ہردلعزیز تھے اور لوگوں کے تنازعات وغیرہ کا تصفیہ کرواتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور چھ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم شہادت علی شاہد صاحب مربی سلسلہ (نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ ربوہ) کے والد تھے۔

(6) مکرمہ بشیراں بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم ملک سردار بخش صاحب مرحوم (پکہ نسوانہ)

7-8 / دسمبر 2017ء کی درمیانی رات کو ہارٹ اٹیک سے وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کے خاندان میں احمدیت آپ کے والد مکرم ملک تاج حسین صاحب کے ذریعہ آئی جنہوں نے قادیان میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کی سعادت پائی۔ آپ بڑی سخی، مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

(7) مکرمہ ثریا بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ملک احسان الحق صاحب (جاکے چیمہ ضلع سیالکوٹ)

23 / اکتوبر 2017ء کو 75 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ بہت نیک خاتون تھیں۔ مالی قربانی میں پیش پیش رہتی تھیں۔ جماعت سے دلی وابستگی تھی۔ لمبا عرصہ بطور صدر لجنہ جاکے چیمہ کے علاوہ لجنہ کے دیگر شعبوں میں بھی خدمت کی توفیق پائی۔

(7) مکرمہ منظور مبارکہ صاحبہ اہلیہ مکرم محمود خان رانا صاحب ایڈووکیٹ (دارالعلوم وسطی ربوہ)

11 / نومبر 2017ء کو 61 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ پنجوقتہ نمازوں کی پابند، تہجد گزار خاتون تھیں۔ دو بچے حافظ قرآن ہیں۔ بہت سے یتامیٰ، بیوگان اور ضرورت مندوں کی مستقل کفالت کرتی تھیں۔ تمام مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ طاہر ہارٹ کے لیے خطیر رقم پیش کرنے کے علاوہ تھرپارکر میں کنویں کے لیے بھی رقم پیش کرنے کی توفیق پائی۔

(9) مکرمہ رسولاں بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم فضل الٰہی صاحب مرحوم (تہال، ضلع گجرات)

22 / نومبر 2017ء کو 100 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ پیدائشی احمدی تھیں۔ آپ بے شمار خوبیوں کی مالک، انتہائی ملنسار، صابرہ وشاکرہ اور مہمان نواز خاتون تھیں۔ 1974ء میں مخالفین احمدیت نے گھر کا سارا سامان لوٹ لیا اور آپ کے شوہر پر بھی بہت تشدد کیا لیکن دکھ کی اس گھڑی میں آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑے صبر کے ساتھ ایمان پر قائم رہیں۔

10۔ مکرمہ ممتاز حمید صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالحمید طارق صاحب مرحوم (آف مغلپورہ لاہور)

22 / نومبر 2017ء کو 56 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، سلیقہ شعار، مہمان نواز، غریب پرور، یتیموں اور بیواؤں کا خیال رکھنے والی بہت ہمدرد خاتون تھیں۔ غریب رشتہ داروں کی بچیوں کو طلائی زیورات بھی بنوا کر دیتی تھیں۔ خلافت سے بے حد محبت کا تعلق تھا۔ خطبات باقاعدگی سے سنتیں اور ہر تحریک پر لبیک کہتی تھیں۔ قرآن کریم کی تلاوت باقاعدگی سے کرتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم اظہر حمید صاحب مربی سلسلہ (دفتر وقف جدید نظامت مال ربوہ) کی والدہ تھیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

......☆......☆......☆......

خطبہ نکاح: فرمودہ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 12 / مارچ 2016ء بروز ہفتہ مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاح کا اعلان فرمایا۔ خطبہ مسنونہ کی تلاوت کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت مَیں ایک نکاح کا اعلان کروں گا جو عزیزہ شیزہ احمد بنت مکرم سرفراز احمد صاحب کا ہے۔ یہ عزیزم خالد احمد شاہ ابن مکرم مبارک شاہ صاحب کے ساتھ ساڑھے گیارہ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فریقین کے مابین ایجاب و قبول کروایا اور اس دوران حضور انور نے دولہے سے دریافت فرمایا کہ تمہارا نام صرف خالد شاہ ہے یا خالد احمد ہے؟

دولہے کے عرض کرنے پر کہ خالد احمد شاہ ہے۔ حضور انور نے دولہے کے پورے نام ’’خالد احمد شاہ‘‘ کے ساتھ ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا: دعا کر لیں۔ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے یہ رشتہ بابرکت فرمائے۔

مرتبہ: ظہیر احمد خان، مربی سلسلہ
انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی.ایس لندن
(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 16 فروری 2018)

......☆......☆......☆......

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
جس نے قرآن کریم کا ایک حرف بھی پڑھا اس کو
ایک نیکی کا اجر ملے گا اور اس ایک نیکی کا بدلہ دس نیکیاں ہیں۔ (ترمذی)

طالب دعا: محمد منیر احمد، امیر ضلع نظام آباد (صوبہ تلنگانہ)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
مَیں اس وقت سے اللہ تعالیٰ کے ہاں لوحِ محفوظ میں خاتم النبیین
قرار پایا ہوں جب کہ آدم ابھی تخلیق کے مراحل میں تھے۔ (مسند احمد)

طالب دُعا: محمد معین الدین، صدر جماعت احمدیہ کاماریڈی (تلنگانہ)

جماعتی رپورٹیں

جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

● جماعت احمدیہ علی گڑھ میں مورخہ 2 دسمبر 2017 کو بعد نماز عصر مکرم اصلاح الدین صاحب صدر جماعت علی گڑھ کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم شمس الدین صاحب نے کی۔ نظم کے بعد رشید احمد صاحب مبلغ سلسلہ علی گڑھ نے سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

● جماعت احمدیہ رائٹ، علی گڑھ میں بروز جمعہ جلسہ سیرت النبی ﷺ منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم دلشاد صاحب نے کی۔ بعدہ خاکسار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (شان الرحمن، معلم اصلاح وارشاد)

جامعہ احمدیہ قادیان میں ایک سیمینار کا انعقاد

مورخہ 21 فروری 2018 کو صبح گیارہ بجے جامعہ احمدیہ کے رحیم حال میں مکرم طاہر احمد چیمہ صاحب استاذ جامعہ احمدیہ قادیان کی زیر صدارت ''اَے فضل عمر تیرے اوصاف کریمانہ'' کے موضوع پر ایک سیمینار کا انعقاد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم حافظ ابوشہان منڈل طالب علم درجہ سادسہ نے کی۔ نظم فاصل محمد متعلم درجہ سادسہ نے پڑھی۔ عبدالنور نیر متعلم درجہ سادسہ نے متن پیشگوئی حضرت مصلح موعودؓ پڑھ کر سنایا۔ بعدہ محمد طارق غنی متعلم درجہ سادسہ نے ''پیشگوئی مصلح موعود کا پس منظر'' کے عنوان پر تقریر کی۔ دوسری تقریر راحل احمد صدیق نے ''حضرت مصلح موعودؓ کی طلبا جامعہ احمدیہ سے اعلیٰ توقعات'' کے موضوع پر کی۔ بعدہ صدارتی خطاب ہوا جس میں صدر جلسہ نے حضرت مصلح موعودؓ کی سیرت طیبہ کے بعض پہلو بیان کیے۔ دعا کے ساتھ سیمینار اختتام پذیر ہوا۔

(مبشر احمد خادم، صدر سیمینار کمیٹی، جامعہ احمدیہ قادیان)

جلسہ یوم مسیح موعودؑ

☆ جماعت احمدیہ بنگلور میں مورخہ 25 مارچ 2018 کو بعد نماز عصر مکرم مصدق احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ بنگلور کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعود منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم نصیر احمد صاحب نے کی۔ نظم مکرم مظفر احمد صاحب نے پڑھی۔ بعدہ مکرم ڈاکٹر سید بشیر الدین حکیم صاحب، عزیزم احتشام احمد، مکرم محمد حشمت اللہ صاحب، مکرم محمد اسمٰعیل صاحب اور خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پاکیزہ سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقریر کی۔ بعدہ ایک ڈاکومنٹری ''موعود اقوام عالم کی بعثت'' کے عنوان پر دکھائی گئی۔ دوران تقاریر مکرم ڈاکٹر تحسین احمد صاحب، عزیزم فوزان عارف اور مکرم سلیم احمد صاحب نے خوش الحانی سے نظمیں سنائیں۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(میر عبدالحمید شاہد، مبلغ انچارج بنگلور)

☆ جماعت احمدیہ بھرتپور صوبہ بنگال میں مورخہ 23 مارچ 2018 کو بعد نماز مغرب مکرم نیک بخش شمیم صاحب نائب صدر بھرتپور کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعود منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم ظہیر الشیخ صاحب نے کی۔ نظم عزیزم کبیر الاسلام نے پڑھی۔ بعدہ مکرم ضیاء الحسن صاحب مبلغ سلسلہ، ظہیر الحسن صاحب مبلغ انچارج 24 پرگنہ اور خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پاکیزہ سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (مشرف حسین، معلم سلسلہ بھرتپور)

جلسہ یوم مصلح موعود

★ جماعت احمدیہ ضلع ورنگل کی جماعتوں تمڑ پلی، پالاکرتی، میلارم، کنڈور، کاٹراپلی، نانچاری مڈور، چٹیالہ، نلا بیلی، کٹاکشاپور، سرگنڈہ، جنگوپلی، بدارم، نرملہ ملم پلی اور نارائن پور میں جلسہ یوم مصلح موعود منعقد کیا گیا۔

(محمد اکبر معلم سلسلہ کٹاکشاپور)

★ مورخہ 25 فروری 2018 کو بعد نماز ظہر مجلس اطفال الاحمدیہ یادگیر کی جانب سے سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کی پاکیزہ سیرت کے موضوع پر ایک سیمینار منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید عزیزم ذکی احمد لاڈجی نے کی۔ متن پیشگوئی مکرم تبریز احمد گلبرگی صاحب نے پڑھ کر سنایا۔ نظم عزیز راہل احمد ڈنڈوتی نے پڑھی۔ بعدہ عزیز نوید احمد لاڈجی، عاصف احمد گڈے، مسرور احمد یادگیر، عمان احمد لاڈجی، عزیزہ صالحہ احمد جینا، عزیز عیان احمد جگڑی، مبرور احمد گلبرگی اور مسرور احمد شحنہ نے حضرت مصلح موعودؓ کی پاکیزہ سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ سیمینار اختتام پذیر ہوا۔ (عرفان احمد گلبرگی، ناظم اطفال یادگیر)

★ جماعت احمدیہ بہوا میں مورخہ 20 فروری 2018 کو بعد نماز مغرب جلسہ یوم مصلح موعود منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم قمر الدین صاحب نے کی۔ عزیزم کامل احمد نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ متن پیشگوئی مکرم قمر الدین صاحب نے پڑھ کر سنایا۔ بعدہ خاکسار نے ''پیشگوئی مصلح موعود کا پس منظر'' کے موضوع پر تقریر کی۔ بعدہ حضرت مصلح موعودؓ کی سیرت کے متعلق ایک ڈاکومنٹری دکھائی گئی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (طارق محمود مبلغ انچارج فتح پور۔ یوپی)

★ جماعت احمدیہ پونچھ میں مورخہ 20 فروری 2018 کو احمدیہ مسجد میں مکرم مختار احمد ظفر صاحب سیکرٹری اصلاح وارشاد کی زیر صدارت جلسہ یوم مصلح موعود منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم نصیر احمد صاحب نے کی۔ نظم عزیز یاسر حمید نے پڑھی۔ متن پیشگوئی صدر اجلاس نے سنایا۔ بعدہ عزیزم توصیف احمد اور خاکسار نے سیدنا حضرت مصلح موعود کی پاکیزہ سیرت کے موضوع پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (وسیم احمد ندیم معلم سلسلہ پونچھ)

★ جماعت احمدیہ راٹھ میں مورخہ 18 فروری 2018 کو بعد نماز مغرب صدر جماعت راٹھ کی زیر صدارت جلسہ یوم مصلح موعود منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم جرجس حسین صاحب معلم سلسلہ نے کی، مکرم ابصار احمد صاحب نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ بعدہ خاکسار نے سیرت حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے موضوع پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (شیخ عطاء العزیز، مبلغ انچارج ضلع ہمیر پور۔ یوپی)

★ جماعت احمدیہ مالیر کوٹلہ میں مورخہ 20 فروری 2018 کو مکرم محمد اکرم صاحب کی زیر صدارت جلسہ یوم مصلح موعود منعقد کیا گیا۔ تلاوت اور نظم کے بعد خاکسار نے سیرت حضرت مصلح موعود کے موضوع پر تقریر کی۔ دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (سید اقبال احمد معلم مالیر کوٹلہ)

★ جماعت احمدیہ ہوشیار پور میں مورخہ 20 فروری 2018 کو مکرم نسیم طاہر صاحب مبلغ سلسلہ کی زیر صدارت جلسہ یوم مصلح موعود منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد صدر جلسہ نے تقریر کی۔ بعدہ مکرم شمس الدین صاحب معلم سلسلہ نے متن پیشگوئی پڑھ کر سنایا۔ دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (شیخ منان، مبلغ انچارج ہوشیار پور)

نتیجہ انعامی مقالہ نویسی نظارت تعلیم قادیان

سال 18-2017 کیلئے نظارت تعلیم قادیان کی جانب سے لکھوائے جانے والے انعامی مقالے ''قرآن کریم ہستی باری تعالیٰ کا ایک عظیم الشان ثبوت'' میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والوں کے اسماء درج ذیل ہیں:

اوّل: مکرم مرید احمد ڈار صاحب قادیان۔ دوم: مکرم سید کلیم احمد صاحب عجب شیر قادیان۔ سوم: مکرم محمد کاشف خالد صاحب قادیان۔ اللہ تعالیٰ انہیں یہ اعزاز مبارک کرے۔ (ناظر تعلیم، صدر انجمن احمدیہ قادیان)

میں خدا تعالیٰ کے ان تمام الہامات پر جو مجھے ہو رہے ہیں
ایسا ہی ایمان رکھتا ہوں جیسا کہ توریت اور انجیل اور قرآن مقدس پر ایمان رکھتا ہوں
اور میں اس خدا تعالیٰ کو جانتا اور پہچانتا ہوں جس نے مجھے بھیجا ہے

(تبلیغ رسالت، جلد ہشتم صفحہ 64)

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

طالبِ دعا:
SYED IDRIS AHMED s/o SYED MANSOOR AHMED & FAMILY
Jama'at Ahmadiyya Tiruppur (Tamil Nadu)

PHLOX
All for dreams

PHLOX EXIM(OPC) PRIVATE LIMITED
MARCHENT EXPORTER OF DERMA COSMETICS, COSMETICS, MEDICATED AND NUTRITIONAL PRODUCTS

OFFICE NO. B/205, SIGNATURE-II, BUSINESS PARK
SARKHEJ SANAND ROAD SARKHEJ CIRCLE
AHMEDABAD-382210, GUJARAT (INDIA)
Mob: +91 8335898045 Tel: +91 7966177405
E MAIL: PHLOXEXIM@GMAIL.COM
WEB: WWW.PHLOXEXIM.IN

Zaid Auto Repair
زید آٹو رپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین

سہارا آٹو ٹریڈرز
SAHARA AUTO TRADERS
Rexines & Auto Tops
Motor Line Road, Mahboob Nagar
Pro. V.Anwar Ahmad
Mob. : 9989420218

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش: 2237-0471, 2237-8468

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL
a desired destination
for royal weddings & celebrations.
2 - 14 -122 / 2 - B , Bushra Estate
HYDRABAD ROAD, YADGIR - 585201
Contact Number : 09440023007, 08473296444

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی عبدہ المسیح الموعود
وَسِّعۡ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
Courtesy: Alladin Builders
e-mail:khalid@alladinbuilders.com

Prop. Mir Ahmed Ashfaq Cell: 9701226686, 7702164917, 7702164912

A.S.
WEIGH BRIDGE
100 TONS ELECTRONIC TRAILER
WEIGH BRIDGE
NATIONAL HIGHWAY 44, KURNOOL ROAD, JEDCHARLA

Ahmad Travels Qadian
Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses
Contact : 9815665277
Propritor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

Prop: S.I.A.Javeed
Syed Lubaid Ahamed
Contact Details. : 080-22238666, 080-22918730
Mobile : 9900422539, 9886145274
Website : www.jnroadlines.com

No.75
F.C. Complex
1st Main Road
K.P. New Extension
J.C. Road, Bangaluru
- 560 002
طالب دعا : سید اقبال احمد جاوید اینڈ فیملی (جماعت احمدیہ بنگلور، صوبہ کرناٹک)

سرمہ نور۔کاجل۔حب اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زدجام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔
سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ

رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

Pro. B.S.Abdul Raheem
S.A. POULTRY HOUSE
Broiler Integration & Feeds
(Godrej Agrovet Ltd)
Office Address :
Cuttlery Building
Opp Pvt Bus Stand, Nellikatte, PUTTUR
Contact No : 9164441856, 9740221243

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian
کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

GRIP HOME
PROPERTY MANAGEMENT
طالب دعا
Mohammed Anwarullah
Managing Partner
+91-9980932695
#4, Delhi Naranappa Street
R.S. Palya, Kammanahalli
Main Road, Bangalore - 560033
E-Mail : anwar@griphome.com
www.griphome.com

MBBS IN BANGLADESH
SAARC
FREE SCHOLARSHIP SEATS
EVALUATION & GUIDANCE
APPLICATION PROCESSING
ADMISSION IN PVT. MEDICAL COLLEGES
• BANGLADESH MEDICAL COLLEGE
• AD-DIN WOMEN'S MEDICAL COLLEGE
• GREEN LIFE MEDICAL COLLEGE
• JAHARUL ISLAM MEDICAL COLLEGE
• SOUTHERN MEDICAL COLLEGE
• ENAM MEDICAL COLLEGE
• DHAKA NATIONAL MEDICOCAL COLLEGE
• Z.H. SIKHDER WOMEN'S MEDICAL COLLEGE
• UTTARA WOMEN'S MEDICAL COLLEGE AND HOSPITAL
• ANWAR KHAN MODERN MEDICAL COLLEGE
AND OTHER COLLEGES OF BANGLADESH

SALIENT FEATURES
• Recognized By MCI/IMED/ BM&DC
• Lowest Packages Payable In Instalments
• Excellent Faculty & Hostel Facility
• Secure Environment
Lowest Total Package For 5 Years Starts From 30,000 USD (INR 19.00 Lacs Approx.)
For Transparent Admission Contact With Original Certificates & Passport
BILAL MIR
NEEDS EDUCATION KASHMIR
QURESHI BUILDING OPP. AKHARA BUILDING, NEXT BUILDING TO KBD BOOK SHOP, BUDSHAH CHOWK, NEAR BUDSHAH BRIDGE SGR - 190001
Cell: 09596580243|07298531510
Email: mbbsjk.bd@gmail.com
H/O : 69/C 5TH FLOOR, PANTHAPATH DHAKA

Valiyuddin
+ 91 99000 77866
FAWWAZ OUD & PERFUMES
No. 44, Castle Street, Ashoknagar, Opp. Hotel Empire, Bengaluru - 560 025.
+91 80 41241414
valiyuddin@fawwazperfumes.com
www.fawwazperfumes.com
FAWWAZ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک زبردست ثبوت

وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ○لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ○ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ○

اور اگر وہ بعض باتیں جھوٹے طور پر ہماری طرف منسوب کر دیتا تو ہم اسے ضرور داہنے ہاتھ سے پکڑ لیتے۔ پھر ہم یقیناً اس کی رگ جان کاٹ ڈالتے۔ (سورۃ الحاقۃ 45 تا 47)

حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام بانی مسلم جماعت احمدیہ نے اسلام کی صداقت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنے رُوحانی تعلق پر متعدد مرتبہ خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بتایا ہے کہ میں خدا کی طرف سے ہوں۔ ایسے اکثر و بیشتر ارشادات کو یکجا کر کے ایک کتاب

"خدا کی قسم"

کے نام سے شائع کی گئی ہے۔ کتاب حاصل کرنے کے خواہش مند حضرات بذریعہ پوسٹ کارڈ/ای میل **مفت** کتاب حاصل کریں۔

E-Mail : ansarkkq@gmail.com
Ph : 01872-220186, Fax : 01872-224186
Postal-Address:Aiwan-e-Ansar,Mohalla Ahmadiyya,Qadian-143516,Punjab
For On-line Visit :https//:www.alislam.org/urdu/pdf/khuda-ki-qasam.pdf

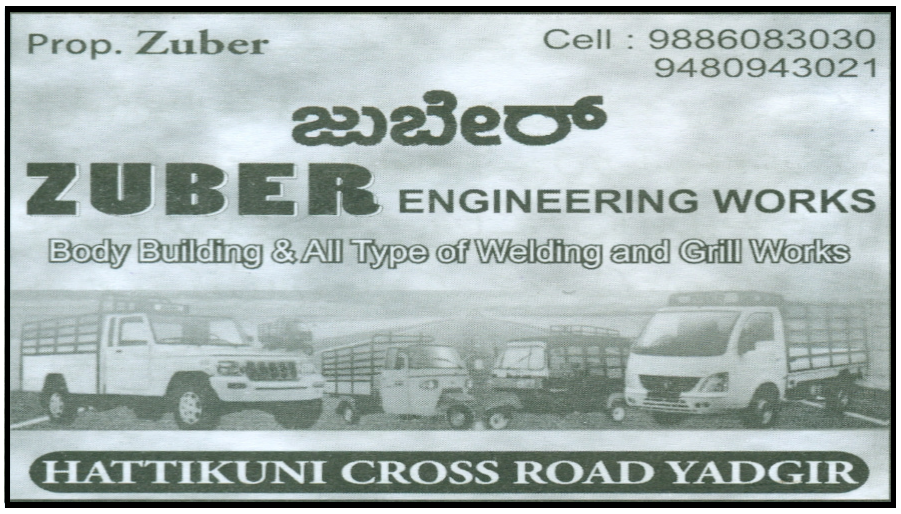

INDIAN ROLLING SHUTTERS
WHOLESALE DEALER
SUPPLIERS OF ALL SPARES PARTS OF ROLLING SHUTTERS
Specialist in : GEAR & REMOTE SHUTTERS
Prop : HAMEED AHMAD GHOURI
Add : Beside Andhra Bank, Balapur X Road, Hyderabad (T.S)
Mobile : 09849297718

SEELIN® TYRE SAFETY SYSTEM
R. Subba Rao
Telengana Distributor
Mob : 9949412352
9492707352
Prevent Punctures For Tyres with Tubes and Tubeless
RS TRADERS
Office : Flat No G-5, Manikanta Paradise
Dwarakanagar, Boduppi, Rangareddy, Telangana - 500 092
E-mail: seelinhyd@gmail.com website: www.seelin.in

SUIT SPECIALIST
Proprietor
SYED ZAKI AHMAD
Bandra, Mumbai
Mobile : 09867806905

UNIKCARE HOSPITAL
Dr. M.A.Razak (MBBS,DNB(Med)FCCP FIAG)
Consulting Physician & Director
New Mallepally, Hyderabad (T.S)
e-mail : drmarazak@rediffmail.com
Mobile : 9866320619 Office :040-23237021

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

Baseer Ahmed +91-95053-05382
CCTV FOR HOME SECURITY
Santosh Nagar, Hyderabad
baseernafe.ahmed@gmail.com
طالب دعا : بصیر احمد
جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ، ضلع محبوب نگر (صوبہ تلنگانہ)

وَسِّعْ مَكَانَكَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
G.M. BUILDERS & DEVELOPERS
RAICHURI CONSTRUCTION
SINCE 1985
OFFICE:
PLOT NO.6 DURGA SADAN TARUN BHARAT CO.OP
HSG. SOC, NEAR CIGARETTE FACTORY,
CHAKALA, ANDHERI (EAST), MUMBAI-400069
TEL 2825831O, MOB. 09987652552
E-MAIL: RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM

طالب دعا:
شیخ سلطان احمد
ایسٹ گوداوری
(صوبہ آندھرا پردیس)

JANIC
CONSTRUCTION PVT. LTD
Mohammad. Janealam Shaikh
وَسِّعْ مَكَانَكَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ
E-Mail id : janicconstruction@gmail.com
Mobile No: 09082768330, 09647960851
Res : Mazagaon, Mumbai - 400010

طالب دعا:
اقبال احمد ضمیر
فلک نما، حیدر آباد
(صوبہ تلنگانہ)

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com

Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 8616: میں رشید الحق، ولد مکرم فرمان علی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت، عمر 24 سال، تاریخ بیعت 2003، ساکن حلقہ دارالانوار قادیان، ضلع گورداس پور، صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 21 جنوری 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 5400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد انور احمد العبد: رشید الحق گواہ: ایاز عالم

مسل نمبر 8617: میں کوثر طارق، زوجہ مکرم طارق احمد ظفر صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری، عمر 29 سال، تاریخ بیعت 2009، ساکن محلہ دارالانوار شمالی، قادیان، ضلع گورداس پور، صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 26 جنوری 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند مبلغ 26000 روپئے۔ زیور طلائی: ایک سیٹ 25.330 گرام۔ انگوٹھی ایک عدد 2.100 گرام۔ چین ایک عدد 4.860 گرام (22 کیریٹ) زیور نقرئی: ایک انگوٹھی تین گرام۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: طارق احمد ظفر الامۃ: کوثر طارق گواہ: سلطان احمد ظفر

مسل نمبر 8618: میں ندیم احمد ملک، ولد مکرم ملک منیر احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان، طالب علم، عمر 24 سال، پیدائشی احمدی، ساکن حلقہ نور قادیان، ضلع گورداس پور، صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 31 جنوری 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 100 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد انور احمد العبد: ندیم احمد ملک گواہ: ایاز عالم

مسل نمبر 8619: میں سیدہ طوبیٰ فرحت، بنت مکرم سید کلیم الدین احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان، طالبہ علم، عمر 20 سال، پیدائشی احمدی، ساکن حلقہ مبارک قادیان، تحصیل بٹالہ، ضلع گورداس پور، صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 16 فروری 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: کان کے کانٹے وزن 3.850 گرام (23 کیریٹ) میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سید کلیم الدین احمد الامۃ: سیدہ طوبیٰ فرحت گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 8620: میں محمد فہیم، ولد مکرم محمد شریف صاحب، قوم احمدی مسلمان، پیشہ: ملازمت، عمر 45 سال، پیدائشی احمدی، ساکن دھول پور، صوبہ راجستھان۔ مستقل پتا کیرنگ، ضلع خوردہ، صوبہ اُڈیشہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 30 جنوری 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 9063 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ایوب خان العبد: محمد فہیم گواہ: شہید الاسلام منڈل

بقیہ خلاصہ خطبہ از صفحہ 20

و آخرت میں بہترین جزا عطا فرمائے۔

بہت سارے ان کے واقعات ہیں کام کے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے، خلیفۃ المسیح الثالث نے ان کی خدمات کو بہت سراہا۔ ایک خط میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے لکھا کہ آپ کی طرف سے لجنہ کراچی کی رپورٹ اور نہایت پرخلوص جذبات عقیدت پہنچے۔ میں آپ سب کے جذبات عقیدت اور اخلاص کی دل کی گہرائیوں سے قدر کرتا ہوں اور اپنے رب سے ہمیشہ آپ کے لئے بھلائی کا طالب رہتا ہوں اور یہ عرض کرتا ہوں کہ وہ دن پہلے سے بڑھ کر شان کے ساتھ لوٹا دے جن کی یادیں مجھے بہت عزیز ہیں۔

چار بیٹیوں کے بعد پہلا بیٹا پیدا ہوا۔ کچھ عرصہ بعد اس کی وفات ہوگئی۔ بڑے صبر اور حوصلے سے کہتی تھیں کہ اللہ کی امانت تھی اس نے لے لی۔ ہر وقت دعائیں کرنے والی تھیں۔ بچے کہتے ہیں کہ ہمیشہ ہمیں یہ نصیحت کیا کرتی تھیں کہ خلیفہ کا دامن کبھی نہ چھوڑنا، خلافت سے ہمیشہ وابستہ رہنا۔ پردے کا انتہائی اہتمام کرنے والی تھیں۔ جہاں بھی پردے میں کمزوری دیکھتیں بڑے اچھے انداز میں سمجھا دیتیں تاکہ دوسروں کو برا بھی نہ لگے۔

امۃ الباری ناصر صاحبہ کہتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپا سلیمہ میر صاحبہ سے لجنہ کراچی کی طویل خدمت لی آپ اس دنیا میں نہیں رہیں لیکن آپ کی تربیت یافتہ ممبرات دنیا کے کونے کونے میں لجنہ کے کام کرتی ہوئی آپ کا نام اور کام زندہ رکھیں گی۔

امۃ النور صاحبہ کراچی سے لکھتی ہیں کہ سلیمہ میر صاحبہ انتہائی محبت کرنے والی بے غرض انتہائی منکسر المزاج اپنی ذات کو پیچھے رکھ کر دوسروں کے کام کو بے انتہا سراہنے والی ہنس مکھ خاتون تھیں۔

کراچی کی سیکرٹری اشاعت لکھتی ہیں کہ آپا سلیمہ میر صاحبہ کے ساتھ 1986ء سے کام کرنے کا موقع ملا میں نے انہیں انتہائی غریب پرور اور منکسر المزاج پایا۔ ایک موقع پر کراچی کی پرجوش خدمت گزار خاتون جو کسی وجہ سے جماعت سے پیچھے ہٹ گئی تھیں ان کے بارے میں پتا لگا کہ وہ شدید بیمار ہیں اور ان کے پاس جماعت کے بعض نوادرات ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی دعاؤں اور رہنمائی میں سلیمہ صاحبہ کی سرپرستی میں بڑی حکمت سے ان سے رابطہ کیا گیا مگر کچھ حاصل ہونے سے پہلے وہ وفات پا گئیں ان کی ایک رشتہ دار سے کہا کہ اگر اس طرح کا کوئی سامان ان کا آپ کے پاس ہے تو ہمیں دے دیں ہم قیمت دینے کے لئے تیار ہیں۔ چنانچہ ایک صندوق مل گیا جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دست مبارک سے لکھے ہوئے خطوط تھے اور حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی تحریرات تھیں۔ اور صندوق بھی تاریخی تھا۔ اس کو بڑی حکمت سے انہوں نے لیا۔

ہر لکھنے والے نے یہی لکھا ہے کہ بڑی باوقار، باحوصلہ، صبر و تحمل کا مظاہرہ کرنے والی، خلافت سے وابستہ رہنے والی، خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین کرنے والی، نیکیوں پر قائم رہنے والی، نیکی کی تلقین کرنے والی، اپنے ہوں یا غیر سب کو نصیحت کرتی تھیں۔ توکل علی اللہ بہت زیادہ تھا۔ اللہ تعالیٰ کی رضا پر ہر وقت راضی ہونے والی تھیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کے بچوں کو بھی ان کی بیٹیوں کو بھی ان کی نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

......☆......☆......

افسوس میری والدہ محترمہ ہاجرہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری مبارک علی صاحب درویش مرحوم قادیان وفات پاگئیں!

افسوس! میری والدہ محترمہ ہاجرہ بیگم صاحبہ اہلیہ محترم چوہدری مبارک علی صاحب درویش مرحوم قادیان مورخہ 17 فروری 2018 بوقت صبح وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ والدہ محترمہ اپنے بچوں کے ساتھ کینیڈا میں رہ رہی تھیں۔ جلسہ سالانہ قادیان 2017 میں شمولیت کی نیت سے قادیان آئیں۔ جلسہ میں شمولیت کے بعد عمرہ کرنے کا ارادہ تھا۔ چنانچہ 10 جنوری کو عمرہ کیلئے روانہ ہوئیں۔ عمرہ کی سعادت پانے کے بعد قادیان واپس لوٹیں۔ مشیت ایزدی وفات سے پہلے ہر ضروری کام آپ سے کروا رہی تھی۔ اسی دوران آپ نے اپنے بچوں میں جائداد بھی تقسیم کی تاکہ یہ اہم کام آپ کی حین حیات میں ہو جائے۔

مورخہ 16 فروری کو دہلی سے کینیڈا کیلئے فلائٹ تھی۔ اس کیلئے آپ نے مورخہ 15 فروری کو قادیان سے دہلی اور پھر کینیڈا کیلئے رختِ سفر باندھنا تھا لیکن اللہ کا ارادہ کچھ اور ہی تھا۔ کچھ دن مزید قادیان دارالامان میں گزارنے کے خیال سے آپ نے ٹکٹ کینسل کروا دی۔ صحت بالکل اچھی تھی۔ 16 فروری کی رات اپنے بچوں سے باتیں کرتی رہیں۔ 17 فروری کی صبح اچانک طبیعت خراب ہوئی اور دیکھتے ہی دیکھتے اپنے مولیٰ کو پیاری ہوگئیں۔ والدہ صاحبہ انتہائی نیک، دعا گو، صوم و صلوٰۃ کی پابند، ملنسار، نظام جماعت اور خلافت سے بہت محبت رکھنے والی، بہت ہی نڈر اور دعا گو خاتون تھیں۔ آپ نے اپنے پیچھے پانچ بیٹے اور پانچ بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

والدہ صاحبہ موصیہ تھیں۔ مورخہ 18 فروری کو بعد نماز عصر محترم مولانا محمد انعام غوری صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ قادیان میں آپ کی تدفین عمل میں آئی۔ اللہ تعالیٰ کی یہی مرضی تھی کہ آپ کی آخری آرام گاہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا قائم کردہ بہشتی مقبرہ ہو جہاں آپ کے شوہر اور میرے بہت ہی پیارے والد محترم چوہدری مبارک علی صاحب مدفون ہیں۔ یہی وجہ تھی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو کینیڈا جانے سے روک دیا اور قادیان کی مقدس بستی میں ہی آپ کو اپنے حضور بلا لیا۔

مورخہ 8 مارچ 2018 بروز جمعرات حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز ظہر سے قبل مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر دیگر مرحومین کے ساتھ آپ کی بھی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔ اللہ تعالیٰ میری پیاری والدہ کی مغفرت فرمائے اور انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین۔

(امۃ الرافع نیلو، اہلیہ مکرم خالد محمود صاحب کارکن نظارت بیت المال خرچ قادیان)

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان
The Weekly **BADAR** Qadian
Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516
Postal Reg. No. GDP/001/2016-18 Vol. 67 Thursday 5-12 April-2018 Issue. 14-15

MANAGER
NAWAB AHMAD
Tel. : +91 1872 224757
Mobile : +91 94170 20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.550/- (Per Issue : Rs.11/-) By Air : 50 Pounds or 80 U.S. $ - 60 Euro or 80 Canadian Dollar (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

ہمیں ہمیشہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے یہ الفاظ یاد رکھنے چاہئیں کہ میری بیعت میں آنے کے بعد پھر صحابہ کے نمونوں کو اپنے اوپر لاگو کرو تبھی وہ خوبصورت معاشرہ قائم ہوسکتا ہے جو مہدی اور مسیح کے آنے کے بعد قائم ہونا تھا

مکرم بلال ادلبی صاحب آف سیریا اور مکرمہ سلیمہ میر صاحبہ سابق صدر لجنہ کراچی، پاکستان کا ذکرِ خیر

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 30 مارچ 2018 بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی حضرت جابر بن عبداللہ تھے اور یہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن حرام کے بیٹے تھے۔ عبداللہ بن عمرو بن حرام وہی صحابی ہیں جن کے ذکر کے حوالے سے چند جمعہ پہلے میں نے بتایا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی شہادت کے بعد فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ان سے پوچھا تھا کہ کیا خواہش ہے تمہاری؟ بتاؤ میں پوری کروں، تو انہوں نے کہا کہ اے اللہ میری خواہش ہے کہ دوبارہ زندہ کر کے دنیا میں بھیجا جاؤں اور پھر تیری راہ میں شہید ہو جاؤں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ تو نہیں ہوسکتا کیونکہ مرنے والے دوبارہ دُنیا میں نہیں لوٹائے جاتے۔ بہرحال اس سے ان کی قربانی کے معیار اور اللہ تعالیٰ کے ان سے غیر معمولی سلوک کا پتا چلتا ہے۔ حضرت جابر بن عبداللہ بچپن میں ہی بیعت عقبہ ثانیہ کے دوران بیعت کی تھی۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن حرام کے واقعہ میں یہ بھی ذکر ہوا تھا کہ انہوں نے اپنے بیٹے کو کہا تھا کہ میرا یہودی سے لیا ہوا قرض باغ کے پھل کو فروخت کر کے ادا کر دینا۔ انہوں نے وہ قرض ادا کیا۔ اس زمانے میں رواج تھا کہ باغوں اور فصلوں کے مقابل پر قرض لیا جاتا تھا۔ حضرت جابر بھی اپنے اخراجات پورے کرنے کے لئے قرض لیتے تھے

حضرت جابر بن عبداللہ روایت کرتے ہیں کہ مدینہ میں ایک یہودی تھا جو میرے کھجوروں کے باغ کا نیا پھل تیار ہونے تک مجھے قرض دیا کرتا تھا۔ ایک بار سال گزر گیا مگر پھل کم لگا۔ وہ یہودی حسب معمول اپنا قرض وصول کرنے آ گیا۔ میں نے اس سے مزید ایک سال کی مہلت مانگی لیکن اس نے انکار کر دیا۔ اس واقعہ کی خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوئی تو آپ نے صحابہ کو فرمایا کہ چلو ہم یہودی سے جابر کے لئے مہلت طلب کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مع چند صحابہ کے میرے باغ میں تشریف لائے اور یہودی سے بات کی مگر یہودی نے کہا اَے ابوالقاسم! میں اسے مہلت نہیں دوں گا۔ یہودی کا یہ رویہ دیکھ کر آپ نے کھجور کے درختوں میں ایک چکر لگایا پھر آ کر یہودی سے دوبارہ بات کی لیکن اس نے پھر انکار کر دیا۔ جابرؓ کہتے ہیں اس دَوران مَیں نے باغ سے کچھ کھجوریں توڑ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیں جو آپ نے تناول فرمائیں۔ پھر فرمایا جابر تمہارا جو باغوں میں چھپر سا ہوتا ہے وہ کہاں ہے؟ میں نے بتایا، تو آپ نے فرمایا کہ میرے لئے وہاں چٹائی بچھا دو تا کہ میں کچھ دیر آرام کروں۔ کہتے ہیں میں نے تعمیل ارشاد کی۔ آپ وہاں سو گئے۔ جب بیدار ہوئے تو میں پھر مٹھی بھر کھجوریں لایا۔ آپ نے ان میں سے کچھ کھائیں۔ پھر کھڑے ہوئے اور یہودی سے دوبارہ بات کی مگر وہ نہ مانا۔ آپ نے دوبارہ باغ کا چکر لگایا اور مجھ سے فرمایا جابر کھجوروں سے پھل اتارنا شروع کرو اور یہودی کا قرض ادا کرو۔ میں نے پھل اتارنا شروع کیا۔ اس دوران آپ کھجوروں کے درختوں میں کھڑے رہے۔ کہتے ہیں میں نے پھل توڑ کر یہودی کا سارا قرضہ ادا کر دیا اور کچھ کھجوریں بچ گئیں۔ میں نے حضور کی خدمت میں یہ خوشخبری عرض کی تو آپ نے فرمایا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔

حضور انور نے فرمایا پس جہاں اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفقت اور قبولیت دعا کی وجہ سے پھل میں برکت کا ہم واقعہ دیکھتے ہیں وہاں قرض کی ادائیگی کے لئے صحابہ کی بے چینی بھی نظر آتی ہے۔ پس یہ روح ہے جو حقیقی مؤمن کا ایک خاص امتیاز ہونا چاہئے۔ بعض لوگ احمدی کہلا کر پھر اس کی فکر نہیں کرتے اور قرض اتارنے کے معاملے میں ٹال مٹول سے کام لیتے ہیں، سالوں گزر جاتے ہیں مقدمے چل رہے ہوتے ہیں، پس ہمیں بھی ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے یہ الفاظ یاد رکھنے چاہئیں کہ میری بیعت میں آنے کے بعد پھر صحابہ کے نمونوں، کو اپنے اوپر لاگو کرو تبھی وہ خوبصورت معاشرہ قائم ہوسکتا ہے جو مہدی اور مسیح کے آنے کے بعد قائم ہونا تھا۔

قرض کی ادائیگی کی اہمیت کے بارے میں حضرت جابر سے ایک روایت بیان کی جاتی ہے کہ ایک صحابی پر دو دینار کا قرض تھا اور ان کی وفات ہوگئی۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ان کا جنازہ پڑھنے سے انکار کر دیا اس پر دوسرے صحابی نے یہ ضمانت دی کہ مَیں ذمہ داری لیتا ہوں قرض اتارنے کی، تب آپ نے جنازہ پڑھایا اور اگلے دن پھر اس ذمہ لینے والے سے پوچھا کہ تم نے جو دو دینار اپنے ذمہ لئے تھے وہ ادا بھی کر دیئے ہیں کہ نہیں؟ پس یہ اہمیت ہے قرض کی ادائیگی کی اور یہ فکر ہونی چاہئے۔ لیکن حضرت جابر سے یہ بھی روایت ملتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی مؤمن مال چھوڑ جائے تو یہ اس کے اہل و عیال کو ملتا ہے اور اگر کوئی قرض چھوڑ جائے اور جائیداد بھی ہو اور ترکہ میں گنجائش نہ ہو کہ پورا قرض ادا ہو سکے، یا بے سہارا اولاد چھوڑ جائے تو اس کی بے سہارا اولاد اور قرض کی ادائیگی کا انتظام کیا جائے گا یعنی حکومت یہ کرے گی، ذمہ دار لوگ یہ کریں گے۔ یتیم کی پرورش اور اس کے اخراجات کا انتظام کرنے کی بہت زیادہ تلقین اسلام میں کی گئی ہے۔ یہ دو مختلف مواقع لگ رہے ہیں۔ پہلے تو بلا وجہ قرض لینے والوں کو یہ سمجھانے کے لئے کہ قرض کی بڑی اہمیت ہے اور اس کے لواحقین اور قریبیوں کو اس ذمہ داری کو ادا کرنا چاہئے اور دوسرے موقع پر اسلامی حکومت کی یہ ذمہ داری قرار دی گئی ہے کہ یتیم بچوں کی پرورش کرے اور اس کا قرض اُتارے۔

پس یہ ہے اسلامی حکومتوں کے لئے ایک سبق جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دیا کہ کس طرح ہمیں اپنی رعایا کا خیال رکھنا چاہئے لیکن بدقسمتی سے سب سے زیادہ رعایا کے حقوق جو مارے جا رہے ہیں وہ اسلامی حکومتوں میں ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت جابر پر شفقت کا ایک اور واقعہ بھی ملتا ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ مَیں حضرت جابر بن عبداللہ انصاری کے پاس آیا اور ان سے کہا کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو بات سنی وہ بیان کریں۔ حضرت جابر نے کہا کہ میں ایک سفر میں آپ کے ساتھ تھا۔ جب ہم مدینہ کی طرف لوٹے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اپنے گھر والوں کے پاس جلدی جانا چاہتا ہو وہ جلدی چلا جائے۔ حضرت جابر کہتے تھے کہ یہ سن کر ہم جلدی جلدی چلے اور میں اپنے ایک اونٹ پر سوار تھا جس کا رنگ خاکی تھا کوئی داغ نہ تھا لوگ میرے پیچھے تھے۔ میں اسی طرح جا رہا تھا کہ وہ اونٹ اڑ گیا۔ میرے چلانے سے بھی نہ چلا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دیکھا تو مجھے کہا کہ جابر ذرا مضبوطی سے اس کے اوپر بیٹھو اور یہ کہہ کر آپ نے اس کو اپنے کوڑے سے ایک ضرب لگائی تو اونٹ اپنی جگہ سے کود کر چل پڑا اور اس کے بعد بڑی تیزی سے چلنا شروع ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا اس اونٹ کو بیچتے ہو؟ میں نے کہا جی ہاں بیچتا ہوں۔ جب ہم مدینہ پہنچے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کئی صحابہ کے ساتھ مسجد میں داخل ہوئے تو میں بھی آپ کے ساتھ گیا اور اس اونٹ کو مسجد کے سامنے پتھر کے فرش کے ایک کونے میں باندھ دیا۔ میں نے آپ سے کہا یہ آپ کا اونٹ ہے۔ آپ باہر نکلے اور اس اونٹ کے اردگرد چکر لگایا اور فرمایا یہ اونٹ ہمارا اونٹ ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کے کئی اَوقیے بھیجے اور فرمایا یہ جابر کو دے دو۔ پھر آپ نے فرمایا کہ کیا تم نے قیمت پوری کی پوری لے لی ہے میں نے کہا جی ہاں لے لی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ قیمت اور یہ اونٹ تمہارا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شفقت فرماتے ہوئے اس اونٹ کو بھی واپس کر دیا اور قیمت بھی ادا کر دی۔ یہ شفقت تھی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ اور ان کے بچوں کے ساتھ فرمایا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان صحابہ کے درجات بلند کرے اور ہمیں بھی توفیق دے کہ ان کی نیکیوں کو جاری رکھیں، اپنے اوپر بھی لاگو کریں۔

حضور انور نے فرمایا : اب میں دو مخلصین کا ذکر خیر کروں گا۔ پہلے ہیں مکرم بلال ادلبی صاحب سیریا کے، گزشتہ دنوں کار کے حادثہ میں شدید زخمی ہوئے اور 17 ر مارچ 2018ء کو رات ڈیڑھ بجے حرکت قلب بند ہونے کی وجہ سے وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ بلال صاحب 1978ء میں پیدا ہوئے۔ انہیں جماعت سے 17 سال کی عمر میں تعارف حاصل ہوا۔ کچھ عرصہ بعد انہوں نے بیعت کر لی۔ صدر جماعت سیریا لکھتے ہیں کہ بلال صاحب کی سپورٹس گارمنٹس کی دوکان تھی۔ یہ سب محتاج بھائیوں کی مدد کرتے تھے۔ بڑے غیرت مند تھے۔ کسی احمدی کو اس حال میں نہ دیکھ سکتے تھے کہ اس کے پاس پہننے کو کچھ نہ ہو۔ اپنے بچوں کا بھی بڑا خیال رکھنے والے تھے۔ انہیں بہترین سکولوں میں داخل کروایا۔ بڑی باقاعدگی سے چندوں کا حساب رکھنے والے، ان کی ادائیگی کرنے والے، خدمت خلق کرنے والے، نمازوں اور عبادت کا بڑا اہتمام کرنے والے، خلافت کے ساتھ انتہائی گہرا تعلق تھا۔ ہر خطبہ کو سنتے تھے۔ صدر صاحب لکھتے ہیں کہ جب میں خطبہ کا خلاصہ اگلے ہفتہ سناتا تو یہ منہ ڈھانپ کر رونے لگتے تھے اور ہمیشہ کہتے تھے کہ لگتا ہے خلیفہ وقت میرے بارے میں خطبہ دے رہے ہیں، یا مجھ سے بات کر رہے ہیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹا عمر گیارہ سال اور ایک بیٹی بارہ سال چھوڑے ہیں۔

دوسرا ذکر ہے سلیمہ میر صاحبہ سابق صدر لجنہ اماء اللہ کراچی کا جو عبدالقادر ڈار صاحب کی اہلیہ تھیں۔ یہ بھی 17 رمارچ 2018ء کو 90 سال کی عمر میں فوت ہوئی ہیں۔ آپ کے والد میر الٰہی بخش صاحب صحابی تھے۔ شیخ پور ضلع گجرات سے تعلق تھا۔ 1904ء میں بیعت کی تھی اور ان کی والدہ مریم بیگم صاحبہ مدرسۃ الخواتین قادیان کی تعلیم یافتہ تھیں۔ قرآن کریم کی تدریس سے ان کو خاص شغف تھا۔ مختلف حیثیتوں سے ان کو لجنہ کا کام کرنے کی توفیق ملی۔ 1981ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے آپ کو منتظمہ کمیٹی کی صدر نامزد کیا۔ کہتی ہیں جب مجھے کمیٹی کا صدر مقرر کیا تو مَیں دُعاؤں میں لگ گئی۔ گڑگڑا کر خدا تعالیٰ سے مدد مانگی۔ کام شروع کیا اور مجلس عاملہ کے جلدی جلدی اجلاس بلائے قیادتوں کے دَورے کئے اور سب کے سامنے اطاعت اور تنظیم سے وابستگی، اسلامی اخلاق اپنانے، بدعات کے خلاف جہاد کرنے، ناجائز اعتراضات سے بکلی پرہیز کرنے پر زور دیا۔ 1986ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے آپ کو صدر لجنہ کراچی نامزد فرمایا۔ 1986ء سے 1997ء تک آپ نے صدر لجنہ کراچی کے فرائض سرانجام دیئے۔ لجنہ کراچی نے کتب کی اشاعت کے سلسلہ میں آپ کے دَور میں بڑا کام کیا، جن میں ساٹھ کتب اور دو مجلّے آپ کے دور صدارت میں شائع ہوئے۔ آپ کے دَور میں داعی الی اللہ کی کلاس کا آغاز بھی ہوا۔ اس پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے بڑی خوشی کا اظہار فرمایا اور فرمایا کہ آپ بفضلہ تعالیٰ اچھا کام کر رہی ہیں کہ دل سے دعائیں اٹھتی ہیں۔ اللہ آپ کی عمر اور صحت اور خوشیوں میں برکت دے اور پھر آگے آپ کے مخلص ساتھیوں کو دنیا

باقی صفحہ نمبر 19 پر ملاحظہ فرمائیں

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of the Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad